نبیِ رحمت ﷺ کی

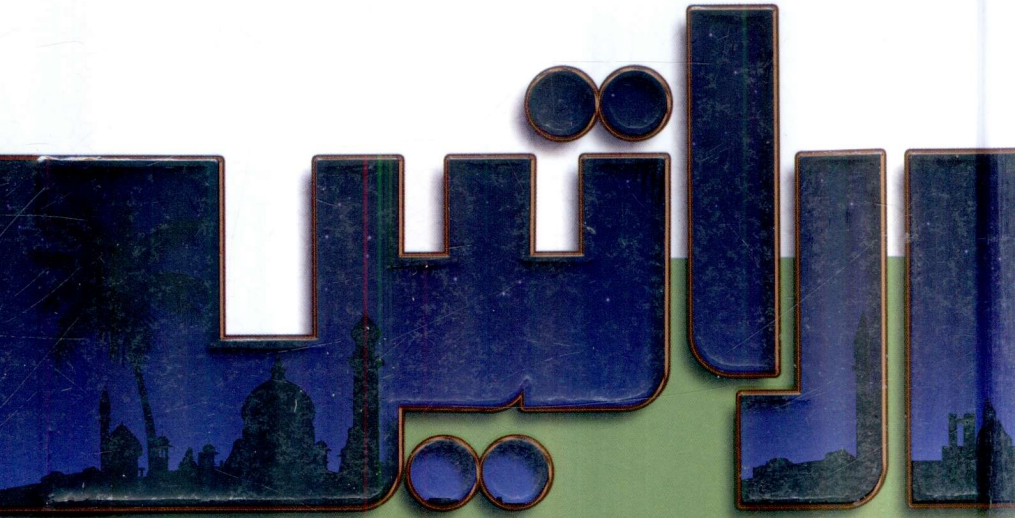

تابیں

www.KitaboSunnat.com

عمر فاروق قدوسی حفظہ اللہ

دار المعرفۃ
پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

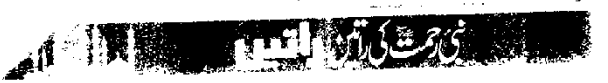

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی رحمت ﷺ کی راتیں

عمر فاروق قدوسی

دار المعرفت
الفضل مارکیٹ اردو بازار۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ادارہ تمام کتب معاشرتی اصلاح وتربیت اور نیک نیتی سے شائع کرتا ہے، البتہ مصنف ومترجم کی آراء سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں، تاہم فنی واملائی خرابی کی صورت میں کتاب کسی بھی وقت تبدیل کی جاسکتی ہے۔ (ادارہ)

نبی رحمت ﷺ کی راتیں

عمر فاروق قدوسی

سعودی عرب

- دار العلوم الندیه للنشر والتوزیع | س ت : ١٠١٠٢٠٤٨٧٦ |
  فرع: مركز الجامع التجاری شارع باخشب جده
  معرض : ٠٢٦٣٣٦٦٤٠ | فاكس : ٠٢٦٨٧٤٥٥٧.
- المكتب الرئيسي الرياض، حي الفيصلة | هاتف: ٠١٢٤٢٣١٢٦.
- مكتبه دار الفرقان ، الرياض | هاتف: ٠١-٤٣٥٨٦٤٦ ، ٠٥٦٣٠٦٤٧٣٦ ، ٠٥٠٧٤١٩٩٢١.
- دار القبس للنشر والتوزيع | شارع امير سطام، البديعه، رياض. جوال: ٠٥٠٦٤٣٩٩١٧ ـ ٠٠٩٦٦

پاکستان

- مکتبہ الکتاب.....حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321 42 10 145
- جامعہ احیاء العلوم لبنات الاسلام، مظفر آباد آزاد کشمیر فون: 0301 53 65 383

ڈیلرز

- اسلامی اکیڈمی ..... الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 57 587
- کتاب سرائے ..... الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 20 318
- نعمانی کتب خانہ ..... حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 373 21 865
- مکتبہ اسلامیہ ..... غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042 372 44 973
- دار الکتب السلفیہ ..... اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042 373 61 505
- مکتبہ قدوسیہ ..... غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321 40 45 775
- الحرم پبلیکیشنز ..... اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0322 48 14 274

ملنے کے پتے

اسلام آباد
دار النور: 0321 53 36 844
تبلیغات طیبہ: 051 355 35 168
السعو داسلامک بکس: 051 322 61 356
الحرم (اسلامک بکس): 0300-322-4814274

کراچی
فضلی بکس : 021-32212991
علمی کتاب گھر: 021-32628939

سیالکوٹ
مکتبہ رحمانیہ : 052-34591911

فیصل آباد
مکتبہ اسلامیہ : 041-32631204

دار المعرفة پاکستان

الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
+92 321 42 10 145

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

☆ عرضِ ناشر ---------- 23

باب 1 ..... سونے سے پہلے کچھ ضروری کام

۱۔ رات گہری ہونے کے بعد بلاضرورت باہر نکلنے کی ممانعت ---------- 25

۲۔ رات کے وقت کتے یا گدھے کی آواز سنائی دے تو؟ ---------- 25

۳۔ نیند کا ارادہ کرتے وقت کی دعا ---------- 26

۴۔ رات گئے تک گپ شپ لگانا..... ایک ناپسندیدہ کام ---------- 27

۵۔ سونے سے پہلے رات کے وقت علمی باتیں کرنا ---------- 28

۶۔ سونے سے پہلے ہاتھوں سے چکنائی دُور کرنا ---------- 31

۷۔ سونے سے پہلے اثمد سرمہ لگانا ---------- 31

۸۔ سونے سے پہلے دروازے بند کر دینا ---------- 31

۹۔ سونے سے پہلے چراغ گل کر دینا ---------- 31

۱۰۔ سونے سے پہلے برتن ڈھانپ دینا ---------- 32

۱۱۔ شیطان سے حفاظت کی تدبیر ---------- 33

۱۲۔ رات کے وقت شیطان سے گھروں کو محفوظ رکھنا ---------- 34

۱۳۔ سونے سے پہلے وضو کرنا ---------- 34

۱۴۔ باوضو سونے والے کے لیے فرشتے کا دُعائے مغفرت کرنا ---------- 35

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ باوضو سونے پر دنیا و آخرت کی بھلائی میسر آنا ---------- 36
۱۶۔ کسی اوٹ یا رکاوٹ کے بغیر کھلی چھت پر سونا ---------- 37

باب 2 ..... سونے کے آداب

۱۔ بستر پر جانے سے پہلے اسے جھاڑ لیں ---------- 38
۲۔ دائیں کروٹ لیٹنا ---------- 38
۳۔ پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت ---------- 38
۴۔ جہنمیوں کی نیند کا انداز ---------- 39
۵۔ دوران سفر رات کے وقت نبی کریم ﷺ کا سونے کا طریقہ ---------- 40
۶۔ نبی کریم ﷺ کا مسجد میں چت لیٹنا ---------- 40

باب 3 ..... بستر پر جانے کے بعد معمولات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ دایاں ہاتھ دائیں رُخسار کے نیچے ---------- 41
۲۔ سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت ---------- 41
۳۔ معوذات کی تلاوت اور دَم ---------- 42
۴۔ دائیں رُخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر دُعا ---------- 42
۵۔ مخلوقات کے شر سے کفایت کرنے والی دعا ---------- 43
۶۔ ظالم آدمی یا موذی جانور کے شر سے بچنے کے لیے ایک غیر مسنون عمل ---------- 43
۷۔ گناہوں کی معافی، شیطان سے دوری اور بہترین افراد کی رفاقت کی دعا ---------- 44
۸۔ شتر بے مہار آزادی اور بھوک سے پناہ طلب کرنا ---------- 45

باب 4 ..... بستر پر جانے کے بعد مسنون اذکار

۱۔ سوتے وقت ذکر الٰہی کی اہمیت ---------- 46
۲۔ آیت الکرسی پڑھنا اور شیطان سے محفوظ و مامون ہو جانا ---------- 47

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جنات وشیاطین سے حفاظت کے لیے ایک ''مجرب'' عمل ---------- 48
۴۔ مسنون وظائف سے گریز آخر کیوں؟ ---------- 48
۵۔ گناہوں کو معاف کرانے والی دعا ---------- 49
۶۔ سوتے وقت تسبیح وتہلیل پڑھنا غلام ملنے سے بہتر ---------- 50
۷۔ سونے سے پہلے تسبیحات کا اہتمام جنت میں داخلے کا موجب ---------- 52
۸۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نفس اور شیطان کے شر سے بچنے کی دعا کی ترغیب ---------- 54
۹۔ ساری مخلوق کی تعریف کے برابر اللہ تعالیٰ کی تعریف والی دعا ---------- 55
۱۰۔ ہر چیز کے شر، قرض اور فقر وفاقے سے نجات کی دعا ---------- 56
۱۱۔ سوتے وقت جان کی سلامتی اور عافیت ومغفرت کی دعا کرنا ---------- 57
۱۲۔ پرسکون نیند کے لیے بستر پر سوتے وقت کی دعا ---------- 57
۱۳۔ سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے وقت معوذتین پڑھنا ---------- 58
۱۴۔ سونے سے پہلے آخری دعا ---------- 61
نبوی دعاؤں کے الفاظ میں کسی طرح کا تغیر وتبدل جائز نہیں ---------- 61

باب 5 ..... نیند کے دوران اچانک بیداری

۱۔ سونے کے دوران کروٹ بدلتے وقت کی دُعا ---------- 63
۲۔ سوتے ہوئے اچانک آنکھ کھل جائے تو کیا پڑھے؟ ---------- 64
۳۔ جب گھبراہٹ اور وحشت سے آنکھ کھل جائے؟ ---------- 66
۴۔ نیند کے دوران ڈرنے والے کے لیے ایک خود تراشیدہ وظیفہ ---------- 68

باب 6 ..... نیند سے بیداری

۱۔ بیدار ہونے والا، ہاتھ دھونے سے پہلے پانی والے برتن میں نہ ڈالے ---------- 69
۲۔ جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ (نماز کے لیے) وضو کرے ---------- 69
۳۔ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ---------- 69

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ نیند سے بیداری پر وضو کرتے وقت تین مرتبہ ناک جھاڑنا ---------- 70
۵۔ نبی کریم ﷺ رات کی نماز کے لیے کس وقت بیدار ہوتے؟ ---------- 70
۶۔ نبی کریم ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو مسواک فرماتے ---------- 71
۷۔ رسول کریم ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو کیا پڑھتے ---------- 71
۸۔ نبی کریم ﷺ جب صبح اٹھتے تو کیا پڑھتے؟ ---------- 72
۹۔ رات کے پچھلے پہر بیدار ہونے پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی فضیلت ----- 72
۱۰۔ نبی کریم ﷺ سوئے ہوئے کو کس طرح بیدار فرماتے؟ ---------- 75
۱۱۔ دوسروں کو نماز کے لیے بیدار کرنا ---------- 76

باب 7 ..... نماز اور نیند کے احکام و مسائل

۱۔ جب نیند کا غلبہ ہو تو نماز پڑھنے کی بجائے نیند پوری کی جائے ---------- 78
۲۔ نیند کے غلبے کی وجہ سے اگر کسی کی نماز رہ جائے؟ ---------- 80
۳۔ فرض نماز پڑھے بغیر سو جانے والے حافظ قرآن کو عذاب ---------- 81
۴۔ نیند کی وجہ سے صبح کی نماز چھوڑنے والے پر شیطان کا وار ---------- 82
۵۔ رات بھر نماز کی ادائیگی کی ممانعت ---------- 82
۶۔ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان ---------- 83
۷۔ خواب میں اذان ---------- 84
۸۔ رات کی نمازیں منافقین کے لیے بھاری ہوتی ہیں ---------- 85
۹۔ اگر نمازی کے سامنے کوئی مرد یا عورت سو رہی ہو؟ ---------- 86
۱۰۔ نماز عشاء سے پہلے سونے کا جواز ---------- 86
۱۱۔ نبی کریم ﷺ کا نمازِ عشاء رات گئے ادا کرنا ---------- 87
۱۲۔ جمعۃ المبارک کی رات قیام اللیل کے لیے مخصوص کرنے کی ممانعت ---------- 88
۱۳۔ خطبہ جمعہ کے دوران کسی کو اونگھ آجائے ---------- 89

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد سونا ---------- 89
۱۵۔ بارش اور سخت سرد رات میں گھر میں نماز ادا کرنا ---------- 90
۱۶۔ بیت اللہ میں دن اور رات کسی بھی وقت نماز کی ممانعت نہیں ---------- 92
۱۷۔ اسلام ایک ایسا دین کہ جس کی راتیں بھی روشن ہیں ---------- 92

باب 8 ..... نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز

۱۔ نبی مکرم ﷺ کا رات کا معمول ---------- 94
۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک رات گزارنا ---------- 95
۳۔ نبی کریم ﷺ کی ایک رات کا حال حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی زبانی ---------- 97
۴۔ رات کی نماز میں نبی کریم ﷺ کی قراءت ---------- 9۹
۵۔ جب حضور ﷺ رات کی نماز میں ایک ہی آیت پڑھتے رہے ---------- 100
۶۔ نبی کریم ﷺ کا رات کو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا ---------- 101
۷۔ رات کی نماز میں شفیع المذنبین ﷺ کے پاؤں میں ورم آجاتا ---------- 102
۸۔ نبی کریم ﷺ کے رکوع کی طوالت ---------- 103
۹۔ رات کی نماز میں آپ ﷺ کے سجدے کی عمومی طوالت ---------- 103
۱۰۔ رات کی نماز میں نبی کریم ﷺ کی سجدے کے دوران دعائیں ---------- 104
۱۱۔ نبی کریم ﷺ کا رات کو بیٹھ کر نماز ادا کرنا ---------- 106
۱۲۔ نبی کریم ﷺ رات کی نماز نہیں چھوڑتے تھے ---------- 106
۱۳۔ عمل اتنا کیا جائے جتنی طاقت ہو ---------- 106

باب 9 ..... نماز تہجد

۱۔ رات کو نیند سے بیدار ہو کر عبادت کرنے کی فضیلت ---------- 108
۲۔ رات نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنے کے بعد مرادوں کا پورا ہونا ---------- 109
۳۔ رات کے وقت بستر چھوڑنے اور نیند قربان کرنے کا انعام ---------- 110

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔رات کی نماز مومن کے لیے شرف و بزرگی کی علامت ---------- 110
۵۔کیا جبرائیل علیہ السلام کا اسلوبِ گفتگو بے ادبی سمجھا جائے گا؟ ---------- 111
۶۔نصف شب کے بعد کی نماز کے وقت فرشتوں کا موجود ہونا ---------- 113
۷۔رات کے وقت قبولیت دعا والی بابرکت ساعت ---------- 114
۸۔رات کی نماز گناہوں کی معافی کا سبب ---------- 115
۹۔رات کے پچھلے پہر دعا کے لیے اٹھنے کی ترغیب ---------- 116
۱۰۔رات کے پچھلے پہر کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے ---------- 117
۱۱۔جس پر نیند نے غلبہ پالیا اور وہ معمول کے مطابق اپنا وظیفہ نہ کرسکا ---------- 117
۱۲۔جس شخص نے نماز تہجد کی نیت کی لیکن وہ سویا رہا ---------- 118
۱۳۔میاں بیوی جو ایک دوسرے کو رات کی نماز کے لیے بیدار کریں، ان کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ---------- 118
۱۴۔رات بھر غفلت کی نیند سونے والے قرآن کریم کے طالب علم کی مثال ------- 119
۱۵۔ایسے دو بدنصیب مسلمان جن کی دعا تہجد کے وقت بھی قبول نہیں کی جاتی ----- 120
۱۶۔کم نصیب شب زندہ دار ---------- 120
۱۷۔حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی کیفیت ---------- 120
۱۸۔حسن اخلاق سے شب زندہ دار کا درجہ پالینا ---------- 121

باب 10 ..... نماز وتر

۱۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کی کیفیت ---------- 122
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 124
۲۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کس وقت ادا فرماتے تھے؟ ---------- 126
۳۔ایک رکعت وتر ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں کروٹ استراحت فرمانا 126
۴۔نماز وتر سونے سے پہلے ادا کی جائے یا بعد میں؟ ---------- 127

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔نماز وتر کے بعد دو رکعات کی فضیلت ---------- 127
۶۔سونے سے پہلے نماز وتر ادا کرنا دور اندیشی ہے ---------- 128
۷۔نماز وتر کے بعد سونے کی ترغیب ---------- 128

باب 11 ..... رمضان المبارک کی راتیں

۱۔روزے کی نیت رات کو ہی کر لینی چاہیے ---------- 129
۲۔اگر افطاری سے پہلے سو گیا..... ---------- 129
۳۔چاندنی راتوں کے روزے رکھا کرو ---------- 130
۴۔نبی کریم ﷺ کا مسجد نبوی میں نماز تراویح پڑھانا ---------- 131
۵۔سحری کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ---------- 131
۶۔رمضان کی راتوں کی فضیلت ---------- 132
۷۔رمضان المبارک میں رات کے قیام کا ثواب ---------- 132
۸۔رمضان المبارک کی راتوں میں شیطان کا جکڑنا ---------- 133
۹۔رمضان المبارک کے آخری عشرے میں رات بھر جاگنا ---------- 133
۱۰۔لیلۃ القدر (یعنی طاق راتوں) میں قیام کرنے کا ثواب ---------- 134
۱۱۔شب قدر کی دعا ---------- 135
۱۲۔صوم وصال اور نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت کھلایا جانا ---------- 135
۱۳۔جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ساری راتوں میں نازل ہوئے ---------- 136

باب 12 ..... نیند اور رات کے متفرق مسائل

۱۔جب بچے دس برس کے ہو جائیں تو وہ علیحدہ علیحدہ سوئیں! ---------- 137
۲۔ایک ہی بستر میں مرد اور عورت دوسرے مرد اور عورت کے ساتھ نہ لیٹے ---------- 137
۳۔اگر کوئی شخص سوتے ہوئے کچھ محسوس کرے؟ ---------- 137
۴۔ابتدائے شب غسل کر لینا ---------- 138

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔اگر کسی کو غسل کی حاجت ہو تو وہ سو سکتا ہے؟ ---------- 139
۶۔مسجد میں سونا ---------- 139
۷۔عبادت کے لیے رات بھر جاگنا ایک ناپسندیدہ عمل ---------- 141
۸۔جب سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا ---------- 143
۹۔اندھیرے میں مسجد کی طرف جانا ---------- 143
۱۰۔دن چڑھے سوئے رہنا.....ایک ناپسندیدہ عمل اور برکت سے محرومی ---------- 143
۱۱۔رات کے وقت فصل وغیرہ کی کٹائی کی ممانعت اور اس کی حکمت ---------- 145
۱۲۔کسی بیوہ عورت کے ہاں رات بسر کرنے کی ممانعت ---------- 146
۱۳۔تنہا رات گزارنے اور اکیلے سفر کرنے کی ممانعت ---------- 146
۱۴۔اہل خانہ کے پاس بغیر اطلاع رات کے وقت آنے کی کراہت ---------- 148
۱۵۔رات کے وقت سفر کرنا ---------- 148
۱۶۔سرِ راہ سونے کی ممانعت ---------- 148
۱۷۔''سفر'' سونے جاگنے کے معمولات میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے ---------- 149
۱۸۔نیند موزوں یا جرابوں پر مسح کو ختم نہیں کرتی ---------- 150
۱۹۔صرف رات بھر کے لیے اعتکاف کرنا ---------- 151
۲۰۔سوئے ہوئے پر کوئی حساب نہیں ---------- 151
۲۱۔رات کے وقت نماز جنازہ اور تدفین ---------- 152
۲۲۔جب فرشتے مومن سے کہیں گے کہ تو دلہن کی نیند سو جا ---------- 152
۲۳۔ایک ایسی نیند جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ---------- 153
۲۴۔جب اہل ایمان کے لیے نیند صدقہ بن جائے ---------- 154
۲۵۔سحری کے وقت بخار کا علاج ---------- 154
۲۶۔لہو ولعب میں رات گزارنے والوں کا عبرت ناک انجام ---------- 155

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔ امانت و دیانت کا اٹھنا ---------- 156
۲۸۔ مومن کا اپنے گناہ کو چھپانا ---------- 156
۲۹۔ دن اور رات کے اذکار سے عمدہ ذکر ---------- 157
۳۰۔ کیا کوئی حاجی منیٰ میں رات بسر کرنے کی بجائے مکہ مکرمہ میں سو سکتا ہے؟ ---- 158
۳۱۔ قیامت کے دن کی بے ہوشی ---------- 159
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 159
۳۲۔ سوتے ہوئے شخص پر شیطان کا وار ---------- 161
۳۳۔ بندۂ مومن کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی کی مثال ---------- 161
۳۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تحصیل حدیث کے لیے تگ و دو کرنا ---------- 162

باب 13 ..... جادو، جنات اور شیاطین سے بچاؤ کی نبوی تدابیر

۱۔ جادو سے بچنے کا عظیم الشان وظیفہ ---------- 164
۲۔ اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دینا ---------- 165
۳۔ رات کے وقت سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھنا---------- 165
☆ رات امن و سکون سے گزارنے کا ایک مجرب لیکن غیر مسنون عمل 166
☆ مسنون اور مجرب وظائف کا تقابل ---------- 167
۴۔ ایک اندھیری رات..... آخری تینوں سورتیں پڑھنے کی نبوی نصیحت -------- 168
۵۔ رات بھر کے لیے مخلوق کے ضرر سے بچاؤ کا نبوی وظیفہ ---------- 168
☆ امام غزالی رحمہ اللہ کا ایک عمل ---------- 169
۶۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈنگ مارا ---------- 170
☆ بچھو کے کاٹنے کا ایک غیر مسنون عمل ---------- 171
☆ حدیث مبارکہ سے حاصل ہونے والے دروس ---------- 171

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 14 ..... مجاہدین کی راتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جاگنے والے پہرہ دار کی فضیلت کا بیان ---------- 176

۲۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت ---------- 176

۳۔ مجاہد کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعث اجر وثواب ہے ---------- 177

۴۔ جو شخص ایک رات بھی جہاد کے لیے سرحد پر بیٹھا رہا ---------- 177

۵۔ جہاد میں ایک دن کا پہرہ سارے مہینے کی راتوں کے قیام سے افضل ہے ----- 178

باب 15 ..... خوابوں کی دنیا

۱۔ اگر کوئی برا خواب آئے تو کیا کرنا چاہیے؟ ---------- 180

۲۔ جھوٹا خواب بیان کرنا ---------- 183

۳۔ نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ---------- 184

باب 16 ..... نبی کریم ﷺ کے کچھ خواب

۱۔ نزول وحی سے پہلے جبرائیل علیہ السلام کا آپ ﷺ کے پاس خواب میں آنا ------ 186

۲۔ نبی کریم ﷺ کے خواب میں اللہ رب العزت کا آنا ---------- 186

☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ اہم باتیں ---------- 190

۳۔ آپ ﷺ کا خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھنا ---------- 192

۴۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت ---------- 192

۵۔ جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل دیکھنا ---------- 193

۶۔ نبی مکرم ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دودھ کا پیالہ دینا ---------- 193

۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین میں مقام ومرتبہ ---------- 194

۸۔ خلفائے ثلاثہ کی فضیلت ---------- 194

۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کو خواب میں دکھایا جانا ---------- 195

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھنا ---------- 195

۱۱۔زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے جنت میں دو درجے ---------- 196

۱۲۔حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کو خوش خبری ---------- 196

☆ اصحاب عالی قدر رضی اللہ عنہم اجمعین کا عقیدہ توحید ---------- 197

۱۳۔زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ---------- 198

۱۴۔ورقہ بن نوفل کو خواب میں دیکھنا ---------- 199

۱۵۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی قراءت سننا ---------- 199

۱۶۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی چاپ سننا ---------- 200

۱۷۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت کا خواب دیکھنا ---------- 201

۱۸۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوجہل کو خواب میں دیکھنا ---------- 201

۱۹۔ایک مشرک کا بدترین انجام ---------- 201

۲۰۔دنیا میں اچھے برے سب کام کرنے والوں کا انجام ---------- 202

۲۱۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں جنت جہنم دیکھنا ---------- 203

۲۲۔شہداء کے لیے عالی شان گھر کی خوش خبری ---------- 207

۲۳۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذوالحلیفہ میں اپنے پڑاؤ کی جگہ دیکھنا ---------- 207

۲۴۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مدینہ طیبہ کی سرزمین دیکھنا ---------- 207

۲۵۔مدینہ طیبہ ایک مضبوط زرہ ---------- 208

۲۶۔مدینہ طیبہ سے وبا کا نکل جانا ---------- 209

۲۷۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یادگار خواب میدان بدر میں ---------- 209

۲۸۔غزوہ احد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ---------- 210

۲۹۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں مکہ مکرمہ کی فتح کی خوش خبری ---------- 211

۳۰۔سیاہ رنگ کی بکریاں سفید بکریوں میں شامل ہونا ---------- 213

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔اہل عجم کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خواب ---------- 214
۳۲۔نبی کریم ﷺ کے پاس خواب میں سونے کے دو کنگن آنا ---------- 214
۳۳۔عرب کی خرابی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی ---------- 215
۳۴۔فرشتوں کا نبی کریم ﷺ کے پاس آنا، جبکہ آپ سو رہے تھے ---------- 215
۳۵۔دو فرشتوں کا نبی کریم ﷺ کی مثال بیان کرنا ---------- 216
۳۶۔جب سورۃ الکوثر نازل ہوئی! ---------- 218
۳۷۔نبی کریم ﷺ نے خواب میں ترچھو ہارے دیکھے ---------- 219
۳۸۔نبی کریم ﷺ کا خواب میں کھجور کھانا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعبیر کرنا ---------- 220
۳۹۔نبی کریم ﷺ کا خواب میں مسواک کرنا ---------- 221
۴۰۔نبی کریم ﷺ پر جادو ہونا اور خواب میں آگاہ کیا جانا ---------- 221
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 223
۴۱۔نماز تہجد کے لیے ترغیب ---------- 225
۴۲۔جب زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور ﷺ کو عطا کی گئیں ---------- 226
۴۳۔امام مہدی کا کعبہ میں پناہ لینا ---------- 227
۴۴۔آپ ﷺ کا خواب میں شب قدر دیکھنا اور بھلا دیا جانا ---------- 227
☆ اصلاحِ عقیدہ کے کچھ نکات ---------- 228
۴۵۔مشہد حسین رضی اللہ عنہ ---------- 231
۴۶۔جب حضور نبی کریم ﷺ کی مسکراہٹ ختم ہوگئی ---------- 232

باب 17 ..... نبی رحمت ﷺ کی راتیں

☆ نبوت سے پہلے ---------- 233
۱۔سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں پہلی رات ---------- 233

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔قبل از نبوت داستان گوئی کی محفل میں آپ ﷺ کا سو جانا---------- 234
۳۔مسجد حرام میں نبی کریم ﷺ کا سونا---------- 235
☆ نبوت کے بعد پرنور راتیں---------- 236
۴۔وحی کی ابتداء کیسے ہوئی؟ ---------- 236
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 239
۵۔نبی کریم ﷺ پر وحی کی کیفیت ---------- 241
۶۔شق قمر کا معجزہ---------- 242
۷۔بعثت کی راتوں میں پتھر کا سلام کرنا ---------- 243
۸۔نبی کریم ﷺ کے سونے کے دوران فرشتوں کی آمد ---------- 244
۹۔فرشتے کا رات کے وقت خوش خبری لے کر نازل ہونا---------- 246
۱۰۔رات کے اندھیرے میں قبائل سے ملاقات ---------- 247
۱۱۔مدینہ طیبہ میں اسلام کی آمد ---------- 247
☆ شب معراج ---------- 249
۱۲۔شب معراج کا قصہ ---------- 250
۱۳۔معراج کی رات نبی کریم ﷺ کو دودھ اور شراب کا پیش کیا جانا ---------- 254
۱۴۔کیا معراج روحانی ہوا تھا یا جسمانی؟---------- 255
۱۵۔شب معراج جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھنا ---------- 256
۱۶۔معراج کی رات خشیت الٰہی سے جبریل علیہ السلام کی کیفیت ---------- 256
۱۷۔شب معراج براق پر سوار ہونا ---------- 257
۱۸۔شب معراج براق کا شوخی کرنا---------- 258
۱۹۔جبریل علیہ السلام کا انگلی کے اشارے سے پتھر کاٹ دینا ---------- 259
۲۰۔کیا رسول کریم ﷺ کو شب معراج اللہ رب العزت کا دیدار ہوا؟---------- 259

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ انصار کی بے لوث رفاقت کا آغاز ---------- 261
۲۱۔ پہلی بیعت عَقَبہ ---------- 261
۲۲۔ بیعت عَقَبہ ثانیہ..... اسلامی دعوت کا ایک عظیم مرحلہ ---------- 262
۲۳۔ عَقَبہ کے شیطان کا مشرکین کو خبردار کرنا ---------- 270
☆ ہجرت کا سفر ---------- 271
۲۴۔ ہجرت کی رات ---------- 271
۲۵۔ غارِ ثور میں ---------- 273
۲۶۔ چٹان کے سائے تلے ---------- 276
☆ مدینہ طیبہ کی راتیں ---------- 278
۲۷۔ مدینہ طیبہ تشریف آوری کے بعد سب سے پہلا فرمانِ نبوی ---------- 278
۲۸۔ مسجد نبوی میں کنکر بچھانے کی ابتدا کیسے ہوئی؟ ---------- 278
۲۹۔ بھوک کی شدت سے آپ ﷺ کو نیند نہ آنا ---------- 280
۳۰۔ نبی کریم ﷺ کی ہم نشینی کا اعجاز ---------- 280
۳۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا رات کے وقت بارگاہِ نبوت میں حاضر ہونا ---------- 281
۳۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو نیند سے بیدار نہ کیا ---------- 282
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 283
۳۳۔ نبی کریم ﷺ کا رات کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورے کرنا ---------- 284
۳۴۔ رات کے وقت مدینہ طیبہ میں خوف کی صدا ---------- 285
۳۵۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وقت سے پہلے نماز فجر کی اذان کہہ دی ---------- 286
۳۶۔ رسول اللہ ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیدار نہ کرنا ---------- 287
۳۷۔ نبی کریم ﷺ کی ہم گناہ گاروں کے لیے بے مثال شفقت و رأفت ---------- 288

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۔ جب حضور رات بھر دعا کرتے رہے لیکن..... ---------- 290
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 291
۳۹۔ ہم گناہ گاروں کے لیے ایک عظیم خوش خبری والی رات ---------- 292
۴۰۔ معوذتین کا رات کے وقت نزول ---------- 294
۴۱۔ نبی کریم ﷺ سوئے ہوئے افراد کی موجودگی میں کیسے سلام فرماتے تھے؟--- 294
۴۲۔ ایک رات جب نبی کریم ﷺ شکر گزاری کے آنسو بہاتے رہے --------- 297
۴۳۔ چاندنی رات میں نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا دل کش منظر ---------- 299
۴۴۔ چاند کی چودھویں رات اور دیدارِ الٰہی ---------- 300
۴۵۔ جب ایک رات تارہ ٹوٹا ---------- 300
☆ جنات اور شیاطین سے ملاقات ---------- 302
۴۶۔ ایک رات جب شیاطین آپ ﷺ پر حملہ آور ہوئے ---------- 302
۴۷۔ ایک سرکش جن کا رسول کریم ﷺ کو دورانِ نماز تنگ کرنا---------- 303
۴۸۔ اصحاب رسول ﷺ کے لیے بری راتوں میں سے ایک رات ---------- 304
۴۹۔ نبی کریم ﷺ نے نصیبین کے جنوں کو رات کے وقت قرآن کریم پڑھایا ---- 305

باب 18 ..... نبی کریم ﷺ میدانِ جہاد میں

۱۔ بدر میں پانی کے ذخیرے پر رات کے وقت پڑاؤ ---------- 307
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی چند اہم باتیں ---------- 308
۲۔ میدان بدر میں رات کے وقت بارانِ رحمت ---------- 310
۳۔ بدر کی رات آنسوؤں کی برسات---------- 311
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 314
۴۔ میدان بدر میں آپ ﷺ کو اونگھ آنا ---------- 315

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ بدر میں مشرکین کے مقتولین سے کلام ---------- 316
۶۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے ---------- 317
۷۔ نبی کریم ﷺ کا رات بھر سو نہ سکنا ---------- 317
۸۔ اُحد کے لیے روانگی اور رات کا قیام ---------- 319
۹۔ جب میدان احد میں صحابہ کرام کو اونگھ نے ڈھانپ لیا تھا ---------- 319
۱۰۔ غزوۂ خندق کی ایک سرد رات ---------- 320
☆ حدیث مبارکہ سے اصلاحِ عقیدہ کے چند نکات ---------- 322
۱۱۔ حضرت عائشہ کو حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہما) کی زجر و توبیخ اور سیّدہ سلام اللہ علیہا کا آپ ﷺ کی نیند کا خیال کرنا ---------- 323
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والے کچھ اہم نکات ---------- 324
☆ خلاصہ کلام ---------- 328
۱۲۔ نبی رحمت ﷺ کی بے قراری اور پھر اطمینان سے سو جانا ---------- 329
۱۳۔ بارگاہِ نبوت کی چوکھٹ کے چوکیدار ---------- 330
۱۴۔ جب حضور ﷺ نے اپنے پہرہ داروں کو پہرے سے ہٹا دیا ---------- 330
۱۵۔ ستاروں کی وجہ سے بارش کا عقیدہ رکھنا واضح کفر ہے ---------- 331
۱۶۔ حدیبیہ کے سفر میں رات کے وقت سورہ فتح نازل ہوئی! ---------- 331
☆ خیبر کی راتیں ---------- 333
۱۷۔ رات کے وقت بھی خیبر کی طرف سفر جاری تھا ---------- 333
۱۸۔ نبی کریم ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے ---------- 334
۱۹۔ فتح خیبر سے پہلے خوش خبری والی رات ---------- 334
۲۰۔ فتح خیبر کی رات اطاعت نبوی کا ایک خوش نما منظر ---------- 335

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ خیبر سے واپسی پر آپ ﷺ کا راستے میں تین راتیں قیام کرنا ---------- 336
۲۲۔ جب حضور ﷺ سوئے رہ گئے اور آپ کی نماز فجر قضا ہوگئی! ---------- 336
☆ حدیث مبارکہ کی روشنی میں اصلاحِ عقیدہ کے کچھ مقامات ------ 338
۲۳۔ نبی رحمت ﷺ سو رہے تھے کہ ایک بدو نے آپ پر تلوار سونت لی -------- 342
۲۴۔ فتح مکہ کی ایک یادگار رات ---------- 343
۲۵۔ وادی حنین میں اسلامی لشکر کی رات کے وقت آمد ---------- 345
۲۶۔ سفر تبوک میں رات کے وقت ایک سوار نبی کریم ﷺ سے آ ٹکرایا--------- 346
۲۷۔ تبوک میں حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی وفات---------- 347
۲۸۔ تبوک میں رات کے وقت تیز آندھی ---------- 347
۲۹۔ لیلۃ البعیر یعنی اونٹ والی رات ---------- 348
۳۰۔ جب سیّد البشر ﷺ نیند کی وجہ سے اپنی سواری سے گرتے گرتے بچے ----- 349
۳۱۔ ایک تاریک رات میں صحابہ کا نبی کریم ﷺ کی معیت میں نماز ادا کرنا ----- 351
☆ اس حدیث سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 352
☆ حجۃ الوداع کی برکت والی راتیں ---------- 353
۳۲۔ نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں رات کے وقت داخل ہونا---------- 353
۳۳۔ عرفہ کی رات جب منیٰ میں سانپ نکل آیا ---------- 353
۳۴۔ عرفہ کی رات اترنے والی ایک عظیم آیت مبارکہ ---------- 354
۳۵۔ نبی کریم ﷺ کا مزدلفہ میں رات بسر کرنا---------- 354
۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو محصب والی رات تنعیم احرام کے لیے بھیجنا ---------- 355
۳۷۔ وادی محصب میں نبی کریم ﷺ کا آرام فرمانا ---------- 356

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 19 ..... نبی کریم ﷺ کی مثالی گھریلو زندگی

۵۰۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر بستر کے نشانات ---------- 357

۵۱۔ نبی کریم ﷺ کا بستر مبارک جس پر آپ استراحت فرماتے تھے ---------- 357

۵۲۔ نیند کے معاملے میں انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت ---------- 359

۵۳۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے محبت و اُلفت کے چند مناظر ------ 359

۵۴۔ اہل بقیع کے لیے دعائے مغفرت کا حکم ---------- 360

۵۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری والی رات نبی کریم ﷺ کا بقیع جانا --------- 360

۵۶۔ نبی مکرم ﷺ کا رات کو نیند سے بیدار ہو کر بقیع الغرقد جانا ---------- 361

☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والے کچھ اہم نکات ---------- 363

۵۷۔ نبی کریم ﷺ کے لیے خاص نصرتِ الٰہی ---------- 366

۵۸۔ دیگر ازواج مطہرات کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق شکایت ---------- 367

۵۹۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اہل خانہ کی راتوں کا حال ---------- 369

۶۰۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کا رات کے وقت نبی کریم ﷺ کی ملاقات کے لیے آنا------- 369

۶۱۔ ازواج مطہرات سے انتیس راتوں کی علیحدگی ---------- 370

۶۲۔ نبی کریم ﷺ کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کرنا ---------- 371

۶۳۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت و الفت کا ایک اور دل کش منظر ---------- 373

۶۴۔ آپ ﷺ محو استراحت تھے کہ عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ---------- 373

۶۵۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ---------- 375

۶۶۔ نبی کریم ﷺ کے سونے کے دوران آپ کا پسینہ مبارک جمع کرنا --------- 376

☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 377

۶۷۔ محبت نبوی ﷺ کی ایک دل موہ لینے والی ادا---------- 378

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۔خود رات بھر بھوکے رہے لیکن مہمان کی مدارات میں کمی نہ آنے دی ------- 378
☆ نبی کریم ﷺ کی بے ہوشی کے واقعات ---------- 381
۶۹۔ نبی کریم ﷺ تعمیر کعبہ کے وقت بے ہوش ہو گئے ---------- 381
۷۰۔ طائف میں نبی کریم ﷺ کا زخموں کی شدت سے بے ہوش ہو جانا ------- 382
☆ حیاتِ طیبہ کے آخری ایام ---------- 384
۷۱۔آج کی رات کے سو برس بعد کوئی زندہ نہیں رہے گا---------- 384
۷۲۔ نبی کریم ﷺ کے مرض الموت کی ابتدا---------- 384
۷۳۔مرض الموت میں نبی کریم ﷺ کا بار بار بے ہوش ہونا ---------- 386
۷۴۔ نبی کریم ﷺ کا حالت نزع میں بے ہوش ہونا ---------- 387
۷۵۔جب کائنات کے طحاوماوی ہمیشہ کی نیند سو گئے ---------- 388
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں ---------- 390
۷۶۔ نبی کریم ﷺ کے غسل وفات کے وقت صحابہ پر نیند کا غلبہ ہونا---------- 392
۷۷۔ جب نبی کریم ﷺ روز قیامت سب سے پہلے بیدار ہوں گے --------- 393
☆ حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی چند باتیں---------- 394

باب 20 ..... کچھ ضعیف اور موضوع روایات

۱۔رات کو زیادہ نماز سے چہرہ خوبصورت ہونا ---------- 397
۲۔دن کے وقت سونا ---------- 397
۳۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر کے لیے سورج کا واپس آنا ---------- 397
۴۔باوضو سونے والے کی موت شہادت؟ ---------- 400
۵۔روزے کی حالت میں سرمہ لگانا؟ ---------- 402
۶۔رات کو زیادہ سونا---------- 402

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 21 ..... سوتے وقت کے کچھ عملیات

۱۔ (عمل برائے) محبت وخواب بندی ---------- 403

☆ آیاتِ قرآنیہ کی اہانت ---------- 404

۲۔ عمل خاص درخواب ---------- 405

☆ ہم زاد کسے کہتے ہیں؟ ---------- 406

۳۔ برائے افشائے راز ---------- 406

۴۔ پردۂ غیب تک رسائی ---------- 408

۵۔ مسنون اور من گھڑت استخارہ میں فرق ---------- 408

☆ مراجع ومصادر ---------- 411

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اسلام کا حسن ہے کہ اس نے جزئیات میں بھی انسانیت کی راہنمائی فرمائی ہے۔ لوگوں کو شتر بے مہار نہیں چھوڑا۔ انہیں امن وسکون اور ترتیب وتنظیم سے زندگی گزارنے کے لیے بعض قواعد وضوابط کا پابند ٹھہرایا۔ اس کتاب میں ان ہی قواعد وضوابط کا بیان ہے۔ سونے جاگنے اور نیند سے متعلقہ احکام ومسائل کا احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔ سونے کے آداب، سوتے وقت کے اذکار، رات کو بیداری، نمازِ تہجد وغیرہ عنوانات پر گفتگو کی گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ''نیند تو سولی پر بھی آ جاتی ہے'' لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ سولی تو درکنار، آرام دہ مخملیں بستروں اور آراستہ وپیراستہ خواب گاہوں میں بھی نیند سے محروم رہتے ہیں۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اس کائنات کی بزرگ ترین ہستی کہ جن ایسا کوئی آیا نہ آئے گا، وہ ننگے فرش پر کھجوروں کی ایک چٹائی پر اطمینان سے سو رہے ہوتے ہیں۔ سرخ وسفید جسم اطہر پر بستر کے نشانات نمایاں ہوتے ہیں۔ جاں نثارِ رسول سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بے قرار ہو کر عرض کرتے ہیں: آقا! آپ اس بستر پر سو رہے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرا اس دنیا سے کیا لینا دینا؟ میں تو یوں سمجھو رہ گزر مسافر ہوں۔ حدیث مبارکہ میں کتنے ہی واقعات ہیں کہ جناب آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے استراحت فرمانے کا ذکر ہوا ہے۔ کبھی آپ میدان بدر میں ساری رات مناجات اور فریاد میں گزار دیتے ہیں اور کبھی آپ کی رات سواری کی پشت پر سفر کرتے گزری ہے۔ کبھی آپ راتوں کو اٹھ اٹھ کر بقیع الغرقد کے مکینوں کے لیے دعائے مغفرت کے لیے جاتے ہیں اور کبھی آپ حجرۂ عائشہ میں سجدے میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ کبھی رات کا وقت آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اپنے نواسوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے پاس گزارتے ہیں اور کبھی اپنے جاں نثاروں کے جھرمٹ میں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ رات کو خواب دیکھتے اور صبح اسے بیان فرماتے اور کبھی آپ جنات سے ملاقات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ آپ روح القدس کی معیت میں اسراء و معراج کا سفر کرتے کہ انبیاء کرام کی امامت کراتے اور پھر ساتوں آسمانوں کی سیر کرتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ انبیاء کرام کے بعد افضل ترین شخصیت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ کو ہجرت فرماتے، راستے میں اندھیری غار میں تین راتیں گزارتے۔

مولائے کائنات ﷺ کی راتوں کا بیان اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ اس مناسبت سے حضرت آقا علیہ السلام کے خوابوں کا تذکرہ ہے، آپ کے جہادی اسفار کا بیان ہے، زندگی میں بعض اوقات آپ ﷺ بے ہوش ہو گئے، پھر آپ ﷺ کی گھریلو زندگی کی بعض نورانی راتوں کا بھی بیان ہے۔ بعض واقعات کے ضمن میں ان سے حاصل ہونے والے دروس بھی بیان کیے گئے ہیں۔ خصوصاً ایسے واقعات جن سے فکر و عقیدہ کی اصلاح ہوتی ہو۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ کا التزام ہو۔ پھر بھی یہ ایک ناتواں اور ادھوری سی کوشش ہے۔

سیرت النبی ﷺ کے کسی بھی پہلو پر لکھنا ایک عظیم سعادت ہے اور رضائے رب العالمین کے حصول کا ذریعہ بھی۔ ان شاء اللہ۔ مصروفیت کے اس دور میں وہ لمحات بے حد غنیمت ہیں جو سیرت النبی ﷺ کے مطالعے میں بسر ہو جائیں۔

حرفِ آخر یہ کہ سیرت صرف مطالعے کا مضمون نہیں بلکہ انسانی شخصیت و کردار اور عقائد و اعمال میں اس کا پرتو نظر آنا چاہیے۔ فلاح و کامیابی کی راہوں پر قدم رکھ دیا۔ ورنہ تو کتنے ہی اہل علم و ہنر بھی گزرے ہیں جو ایمان کی حلاوت اور سعادت سے محروم تھے مگر اپنے علم اور قلم سے انہوں نے بارگاہ نبوت میں خراج تحسین پیش کیا۔

میں شکر گزار ہوں اپنے ناشر عبدالرؤوف جہازی کا، انہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا ذمہ لیا۔ اللہ تعالیٰ میری یہ ناتمام سی کوشش قبول فرمائیں اور روزِ آخرت گناہوں کے انبار تلے دبے ہوئے اس گناہ گار کی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

عمر فاروق قدوسی

اپریل ۲۰۱۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 1

سونے سے پہلے کچھ ضروری کام

۱۔ رات گہری ہونے کے بعد بلاضرورت باہر نکلنے کی ممانعت:

جب رات گہری ہو جائے اور لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں تو اس وقت بلاضرورت گھروں سے باہر نکلنے کو اسلامی شریعت میں ناپسند کیا گیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کے سو جانے کے بعد باہر نکلنا کم کر دیا کرو۔ کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی بعض مخلوقات زمین میں پھیلاتا ہے۔'' ❶

رات آرام کے لیے ہوتی ہے نہ کہ بازاروں اور گلیوں میں بے مقصد گھومنے کے لیے جبکہ ہم اکیسویں صدی کے ''مہذب انسانوں'' کے معمولات اس کے برعکس دیکھتے ہیں۔ ہم نے اس بے مہابا آزادی اور آوارہ گردی کو ''شخصی آزادی'' کا خوبصورت عنوان دیا ہوا ہے اور اسے تہذیب و ثقافت کی ایک علامت سمجھتے ہیں۔ ہماری سماجی رسومات اور شادی بیاہ کی تقریبات کا نقطہ عروج رات کی وہ ساعتیں ہوتی ہیں کہ جب شب زندہ دار اپنی نیند کا زیادہ حصہ پورا کر چکے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے اس بے مقصد اور فضول رت جگے پر فخر کرتے ہیں اور ہم نے خود کو ان فرسودہ انداز و اطوار کا اسیر بنا رکھا ہے جبکہ ہمارے دین میں یہ ایک ناپسندیدہ بات ہے۔

۲۔ رات کے وقت کتے یا گدھے کی آواز سنائی دے تو؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۱، حدیث: ۲۶۷. طبع مکتبہ قدوسیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابتدائی رات کے بعد باہر کم سے کم نکلا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ایسے ہیں جو اس وقت پھیلا دیئے جاتے ہیں۔ جب تم رات کے وقت کتے کے بھونکنے یا گدھے کے ہینکنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو یعنی اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھ لیا کرو، اس لیے کہ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں، تم اسے نہیں دیکھ پاتے۔''[1]

۳۔ نیند کا ارادہ کرتے وقت کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ اِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ يَشْهَدُوْنَ .
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَشَرِّهٖ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اقْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِيْ اِثْمًا أَوْ اَرده اِلٰى مُسْلِمٍ .))

''اے اللہ! آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے! غائب و حاضر کو جاننے والے! ہر چیز کے رب! ہر چیز کے معبود برحق! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبود برحق ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں اور اس بات پر فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔
اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان اور اس کے شر سے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں

[1] الادب المفرد، باب نباح الكلب و نهيق الحمار، حديث: ١٢٣٣. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا کسی مسلمان سے برائی کروں۔'' ❶

۴۔ رات گئے تک گپ شپ لگانا.....ایک ناپسندیدہ کام:

اسوۂ نبوی ﷺ میں رات گئے تک گپ بازی کو ایک ناپسندیدہ کام قرار دیا گیا ہے اور ہم ہیں کہ ہمارا دن ہی رات کے وقت شروع ہوتا ہے۔ سرِ شام اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر سونے والے کو دنیاوی اُمور سے بے خبر اور ماحول ناآشنا سمجھا جاتا ہے۔ اسے دیہاتی قرار دیا جاتا ہے۔

صحیحین کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

''نبی کریم ﷺ یہ بات پسند نہیں فرماتے تھے کہ نمازِ عشاء سے پہلے سویا جائے اور نمازِ عشاء کے بعد (بلاضرورت) گفتگو کی جائے۔'' ❷

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نمازِ عشاء کے بعد تو صرف مسافر اور نمازی ہی باتیں کر سکتے ہیں۔'' ❸

مسافر اور نمازی کو بھی ایک حد تک گفتگو کی اجازت ہے۔ کوئی اس کا مطلب یہ نہ سمجھے کہ نماز پڑھ کر اب گپ بازی کی سہولت مل گئی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''رات کے چھا جانے کے بعد شب کی گفتگو سے بچو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات سے کیا کرنے والے ہیں۔'' ❹

رات دیر تک بے مقصد اور بلا سبب جاگنے اور گپ بازی کرنے والے افراد اپنی

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، باب الدعاء عند ارادۃ النوم، جلد: ۳، حدیث: ۲۹۰۸.

❷ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب ما یکرہ من النوم قبل العشاء، حدیث: ۵۶۸.

❸ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۱، حدیث: ۴۵۰۔

❹ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۱، حدیث: ۳۱۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگیوں کے نقشے نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں ترتیب دینا پسند کریں گے؟ کتنا ہی اچھا ہو کہ ہمارے دل میں اپنی پسند و ناپسند پر نبی کریم ﷺ کی پسند و ناپسند کو ترجیح دینے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

۵۔سونے سے پہلے رات کے وقت علمی باتیں کرنا:

اسلام دین فطرت ہے اور فطرت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کے احکام و مسائل اور آداب و اقدار سو فیصد قابل عمل ہیں۔ اس لیے کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ دین ہے اور بنی نوع انسان کے لیے ہے۔ کیسے ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے ایسے احکام نازل فرماتے جن پر عمل ممکن نہ ہوتا یا مشکل ہوتا۔ مگر زمینی حقائق ہماری اس بات کی نفی کر رہے ہیں۔ انفرادی زندگیوں میں بالعموم اور اجتماعی زندگی میں بالخصوص نفاذ اسلام کے مناظر دیکھنے کو بھی نہیں ملتے.....سوائے چند نفوس قدسیہ کے..... لیکن ایسے لوگ ہمارے معاشروں میں ہیں ہی کتنے کہ جنہیں دیکھیں تو اصحاب رسول کی یاد تازہ ہو جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عامۃ المسلمین کے لیے اس دور میں اسلام کے احکام و مسائل پر کما حقہ عمل پیرا ہونا خاصا دشوار ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ معاذ اللہ اسلام نہیں بلکہ ہمارے اپنے طور طریقے ہیں۔ یہ ہمارا قصور ہے کہ ہم مسلمانوں نے دین اسلام کو ایک نا قابل عمل دین بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہم نے اپنی معاشرت اور معیشت کو ان خطوط پر استوار کر لیا ہے، جن کا اسلام سے دور پار کا تعلق بھی نہیں۔ اس مسئلے کو ہی لے لیجیے یعنی نماز عشاء کے بعد جلدی سونے کو۔ ہماری سماجی و مذہبی تقریبات رات کو اور ہمارے کھیل.....وہ بھی رات کو۔ ہماری نشست و برخاست اور میل ملاقات بھی رات کو ہی ہوتی ہے۔ ہم رات گئے تک جاگتے اور دن چڑھے تک سوتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ ہمارے معاملات میں خرابیاں آ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی اصلاح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہمت نصیب فرمائے۔

اگرچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز عشاء کے بعد غیر ضروری گفتگو سے گریز کرتے ہوئے سو جانا چاہیے۔ لیکن اتنی گنجائش ہے کہ انسان اگر کسی با مقصد اور علمی مصروفیت میں مشغول ہو تو وہ سونے میں تاخیر کر سکتا ہے۔ [1] جیسا کہ امام بخاری نے باب قائم کیا ہے کہ سونے سے پہلے رات کے وقت علمی باتیں کرنا جائز ہے اور اس کے تحت وہ درج ذیل احادیث لائے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''آخر عمر میں (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔'' [2]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے ہاں ایک رات گزاری اور نبی کریم ﷺ (اس روز) ان کی رات میں ان ہی کے گھر تھے۔ آپ ﷺ نے عشا کی نماز مسجد میں پڑھی۔ پھر گھر تشریف لائے اور چار رکعت (نماز نفل) پڑھ کر آپ سو گئے۔ پھر اٹھے اور فرمایا کہ (ابھی تک یہ) لڑکا سو رہا ہے یا اس جیسا لفظ فرمایا۔ پھر آپ (نماز پڑھنے) کھڑے ہو گئے اور میں (بھی وضو کر کے) آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ تب

---

[1] لیکن یہ تاخیر اس حد تک نہیں ہونی چاہیے کہ باجماعت نماز فجر ہی ضائع ہونے کا امکان پیدا ہو جائے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب العلم، باب السمر فی العلم، حدیث: ۱۱۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے پانچ رکعت پڑھیں۔ پھر دو پڑھیں، پھر آپ ﷺ سو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز سنی۔ پھر آپ کھڑے ہو کر نماز کے لیے (باہر) تشریف لے آئے۔'' ❶

بعض صحابہ نے اپنی رات کے اوقات ترتیب دیے ہوتے تھے۔ جیسا کہ امام داری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا معمول نقل کیا ہے:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک تہائی سوتا ہوں، ایک تہائی قیام کرتا ہوں اور ایک تہائی احادیث رسول ﷺ یاد کرتا ہوں۔'' ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک قول بھی امام دارمی نے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''رات کے کچھ وقت میں علم کا مذاکرہ کرنا پوری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔''

اس کے محقق محمد الیاس بن عبدالقادر بن عبدالمجید نے لکھا ہے: ''اس روایت کی سند ضعیف ہے۔'' ❸

امام دارمی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ ایک بار ابن شہاب زہری نماز عشاء کے بعد وضو کر رہے تھے کہ حدیث شریف یاد کرنے لگے۔ پھر بیٹھے یاد ہی کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ ❹

---

❶ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب السمر فی العلم، حدیث: ۱۱۷.

❷ سنن الدارمی، المقدمہ: ۲۷۱، طبع الفرقان ٹرسٹ، لاہور۔

❸ دیکھیے: سنن الدارمی، المقدمہ: ۲۷۰، مصنف عبدالرزاق: ۲۰٤٦۹، جامع بیان العلم: ۹٦، ۱۰٦، والفقیہ والمتفقہ: ۱/۱٤، ۱۹.

❹ سنن الدارمی، المقدمہ: ٦۳۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔سونے سے پہلے ہاتھوں سے چکنائی دُور کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے ہاتھ پر چکنائی لگی ہوئی ہو اور وہ اسے دھوئے بغیر سو جائے اور پھر سونے کے دوران اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ کسی اور کو نہیں، اپنے آپ کو ملامت کرے۔'' ❶

۷۔سونے سے پہلے اثمد سرمہ لگانا:

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معمول نقل فرمایا ہے کہ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے دونوں آنکھوں میں اثمد سرمے کی تین تین سلائیاں پھیرا کرتے تھے۔'' ❷

۸۔سونے سے پہلے دروازے بند کر دینا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (سوتے وقت) ''دروازے بند کر لیا کرو۔'' ❸

۹۔سونے سے پہلے چراغ گل کر دینا:

اسوۂ نبوی سے ہمیں یہ ہدایت ملتی ہے کہ جب ہم سونے کے لیے بستر پر جائیں تو کمرے میں جلتی ہوئی شمع یا چراغ وغیرہ بجھا دیں۔ اب موجودہ دور میں بجلی سے چلنے والی روشنیاں ہیں۔ ان کے روشن رہنے میں اس نقصان کا اندیشہ تو نہیں جو چراغ کے جلنے میں ہے کیونکہ یہ روشنی آگ کی شکل کی نہیں۔ لیکن اگر کوئی بجلی سے چلنے والے بلب

---

❶ الادب المفرد، باب من نام وبيده غمر، حديث: ۱۲۱۹۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ المستدرك للحاكم، كتاب الطب، حديث: ۸۲۴۹.

❸ صحيح بخاری، كتاب الاستئذان، باب اغلاق الابواب بالليل، حديث: ۶۲۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ بھی رات کو سنت نبوی ﷺ پر عمل کی نیت سے بجھا دیتا ہے تو ان شاء اللہ اس کو سنت نبی کریم ﷺ سے محبت کا ثواب ملے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتی کو کھینچنے لگی۔ ایک بچی اسے دھتکارنے اور بھگانے لگی۔ آپ ﷺ نے اس بچی سے فرمایا:

''اسے چھوڑ دے۔''

وہ چوہیا بتی لے کر آئی اور اسے چٹائی پر ڈال دیا۔ جس پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک درہم کے بقدر چٹائی جل گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم سوؤ تو چراغ گل کر دیا کرو۔ کیونکہ شیطان اس قسم کے جانوروں کو ایسی (شرارتیں) کرنے پر اکساتا ہے اور اس طرح یہ تمہیں جلا دیں گے۔'' ❶

دور نبوت میں مدینہ طیبہ میں ایسا ہی ایک حادثہ پیش آیا تھا، جب ایک گھر میں رات کو چراغ جلتا چھوڑ دیا گیا اور وہاں آگ لگ گئی اور وہ گھر جل کر خاک ہو گیا تھا۔ نبی رحمت ﷺ کو اس حادثے کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔'' ❷

۱۰۔ سونے سے پہلے برتن ڈھانپ دینا:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

''(رات کو) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو۔ کیونکہ سال میں ایک رات ایسی

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۱، حدیث: ۲۵٤.

❷ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب لا تترك النار فی البیت عندالنوم، حدیث: ٦٢٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے جس میں ایک وبا نازل ہوتی ہے۔ وہ جس برتن کو ڈھانپا نہ گیا ہو اور جس مشکیزے پر ڈوری نہ باندھی گئی ہو، اس کے پاس سے گزرتی ہے، اس میں داخل ہو جاتی ہے۔'' ❶

اللہ رب العزت ہی بہتر جانتے ہیں کہ وہ وبا کیسی ہوتی ہوگی۔ ہمارا ایمان تو ''سن لیا اور مان لیا'' تک محدود ہے۔ ہم تو صرف حکم کے پابند ہیں۔ نبی مکرم ﷺ نے ایک خطرے سے امت کو خبردار کیا، اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حفاظت کریں نہ کہ دل میں تشکیک کو جگہ دیں۔ اس لیے کہ انسان کا علم بہت ہی ناقص اور قلیل ہے۔ تاریخ عالم میں آپ کو ایک سے بڑھ کر ایک صاحب علم وحکمت ملے گا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قابل رشک فراست و بصیرت سے نوازا لیکن کیا ماضی کا انسان اکیسویں صدی کی ترقی کے بارے میں تصور بھی کر سکتا تھا؟ جی نہیں۔ جب ان مادی ذرائع کے بارے میں ترقی کے مدارج حضرتِ انسان کی عقل سے ماورا ہیں تو روحانیات سے متعلقہ مسائل میں تشکیک کا شکار کیوں ہوا جائے؟ ایمان تو اس کا نام ہے کہ بن دیکھے مان لیا جائے اور اپنی معمولی سی عقل پر گھمنڈ نہ کیا جائے۔ ویسے بھی کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں ہی شک کے لیے رہ گئی ہیں؟

۱۱۔ شیطان سے حفاظت کی تدبیر:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب تم رات کو سونے لگو تو مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور دروازوں کو بند کر دو اور کھانے پینے (کی چیزوں) کو ڈھانپ دو کیونکہ شیطان (رات کو) آتا ہے۔ پس اگر وہ دروازے کو بند نہ پائے تو دروازے میں (یعنی گھر میں) داخل ہو جاتا ہے۔ اور (پھر اندر آ کر) اگر وہ مشکیزے کو بندھا ہوا

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۱، حدیث: ۳۵۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائے تو نہ تو وہ (مشکیزے کی) بندش (اور گرہ) کھول سکتا ہے اور نہ ہی بند دروازہ کھول سکتا ہے اور اگر تم میں سے کوئی برتنوں کو ڈھانپنے کے لیے کچھ نہ پائے تو ان پر لکڑی ہی رکھ دے۔'' ❶

۱۲۔ رات کے وقت شیطان سے گھروں کو محفوظ رکھنا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا:

''جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر میں داخلے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام لیتا ہے، تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے (نکل چلو) یہاں تمہارے لیے نہ تو رات بسر کرنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا اور جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر گھر میں داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہاں تمہیں رات کا ٹھکانہ میسر آ گیا اور جب وہ شخص کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھی نہیں لیتا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے (اب فکر کی بات نہیں) یہاں رات بھر کا قیام بھی ہے اور طعام بھی۔ یعنی رات گزارنے کا ٹھکانہ بھی مل گیا اور رات کا کھانا بھی مل گیا۔'' ❷

۱۳۔ سونے سے پہلے وضو کرنا:

بحیثیت مسلمان کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارے ہر کام میں سنت نبوی کی جھلک نظر آئے۔ اب دن بھر کے کام کاج کے بعد نیند کی وادی میں قدم رکھنے کی تیاری ہے۔ اس

---

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الوضو، باب الأمر بتسمیة اللہ عزوجل عند تخمیر الأوانی ..... حدیث: ۱۳۳. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب آداب الطعام ..... حدیث: ۵۲۶۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمن میں یہ ہدایت نبوی ملاحظہ فرمایئے!

نبی کریم ﷺ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

''جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لیے) جانے لگو تو نماز کے لیے جس طرح وضو کرتے ہو، اس طرح وضو کرو.....آخر حدیث تک۔'' ❶

۱۴۔ باوضو سونے والے کے لیے فرشتے کا دُعائے مغفرت کرنا:

بارگاہ نبوت سے ملنے والی ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے طہارت کی حالت میں سونے والوں کے لیے ایک عظیم خوش خبری ہے۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتا چلتا ہے۔

امام طبرانی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان جسموں کو پاک کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں سوئے، یقیناً ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے۔ جب بھی وہ شخص رات کے کسی پہر کروٹ بدلتا ہے، تو وہ فرشتہ دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: ''اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ حالت طہارت میں سویا تھا۔''

جو شخص باوضو ہو کر سوئے، پھر جب وہ نیند سے بیدار ہو تو اس وقت بھی اس کے لیے وہی فرشتہ دعا گو ہوتا ہے۔ امام ابن حبان اس حدیث کو بیان کرتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص حالت طہارت میں سوئے تو اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ بیدار ہوتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو

❶ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب اذا بات طاهراً وفضله، حديث: ٦٣١١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاف فرما۔ یقیناً وہ طہارت کی حالت میں سویا تھا۔'' ❶

۱۵۔ باوضو سونے پر دنیا و آخرت کی بھلائی میسر آنا:

جو شخص وضو کر کے اپنے بستر پر آئے اور سو جائے، اس کا یہ عمل اگرچہ بہت کم محنت والا ہے لیکن اس کا فائدہ کس قدر ہے، اس کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے کیجیے!

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ذکر (الٰہی) کرتے ہوئے طہارت کی حالت میں سونے والا مسلمان رات کو بیدار ہونے پر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی بھی طلب کرتا ہے، وہ اس کو عطا فرماتے ہیں۔'' ❷

ذرا ایک لمحے کے لیے غور کیجیے!

کتنا آسان عمل ہے اور اس کا اجر و ثواب کس قدر زیادہ ہے۔ یہ ہمارے رب رحیم و کریم کا اپنے گناہ گار بندوں پر فضل عظیم کا ایک نمونہ ہے۔ اب یہ ہمارے اوپر منحصر ہے کہ ہم اپنے رب کی بے حد و حساب رحمتوں کو کس حد تک سمیٹنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

باوضو سونے کا اہتمام بھی اکثر و بیشتر وہی لوگ کرتے ہیں کہ جن کے معمولات میں نماز باجماعت کی پابندی شامل ہوتی ہے۔ جن لوگوں کی راتیں بے مقصد مصروفیات اور غیر ضروری مشاغل میں بسر ہوتی ہیں، نماز باجماعت کا اہتمام جن کی ترجیحات میں شامل نہیں ہوتا، خدشہ ہے کہ رب العزت کے اس جود و کرم سے کہیں وہ محروم نہ رہیں جو باوضو سونے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔

---

❶ باوضو سونے کے بارے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایے: ''فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے، از پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، صفحات: ۲۳ تا ۲۶۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی النوم علی الطهارة، حدیث: ۵۰۴۲۔ اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ کسی اوٹ یا رکاوٹ کے بغیر کھلی چھت پر سونا:

نبی مکرم ﷺ پر ہمارے ماں باپ قربان! آپ امت کے لیے کس قدر شفیق اور مہربان تھے کہ بہت ہی عام سی باتوں کی طرف بھی آپ نے ہم خطا کاروں کی توجہ مبذول فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے، علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص گھر کی ایسی چھت پر سوئے جس کے کناروں پر پردہ نہ ہو، تو (اگر وہ گر کر مر جائے) اس سے ذمہ اٹھ گیا۔'' ❶

بسا اوقات ایسے ہوتا ہے کہ کوئی شخص نیند میں چلنے کا عادی ہو، تو کیا خبر وہ اپنی چھت سے نیچے گر کر کسی حادثے کا شکار ہو جائے۔ اس لیے ایسی چھت پر حفاظتی انتظامات کے بغیر سونے سے گریز کرنا چاہیے۔ اور اگر اس لیے نہ سویا جائے کہ نبی مکرم ﷺ نے اسے پسند نہیں فرمایا تو یہ عمل بھی ان شاء اللہ اجر و ثواب سے خالی نہیں ہوگا۔ ❷

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی النوم علی سطح غیر الحجر، حدیث: ۵۰۴۱. یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری نے اسے ادب المفرد میں بھی بیان فرمایا ہے۔ (الادب المفرد: ۱۱۹۲)

❷ شیخوپورہ شہر کی نواحی بستی منڈی ڈھاباں سنگھ میں ایک ضعیف خاتون رہتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ نوافل و اذکار کا اہتمام۔ سنت نبوی سے محبت۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اس حد تک خیال کہ ان کے گھر کوئی بے نمازی مہمان نہیں رک سکتا تھا۔ نماز کے وقت اپنے بیٹے کو بھی مسجد بھیجتیں اور مہمان کو بھی۔ بیٹے کو نماز تہجد کے وقت ہی بیدار کر دیتیں اور مہمان کو نماز فجر کے وقت۔ آخر عمر میں وہ عابدہ و زاہدہ اماں جی نابینا ہو چکی تھیں۔ ایک رات چھت پر سو رہی تھیں۔ نماز تہجد کے لیے بیدار ہوئیں۔ چھت پر کوئی پردہ نہ تھا۔ بدقسمتی سے نیچے گر گئیں اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 2

سونے کے آداب

۱۔ بستر پر جانے سے پہلے اسے جھاڑ لیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اسے اپنے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے۔ ❶ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں اس کے بستر پر کیا آچکا ہو۔'' ❷

۲۔ دائیں کروٹ لیٹنا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں:

''نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر سونے کے لیے آتے تو دائیں کروٹ لیٹتے۔'' ❸

۳۔ پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بل لیٹنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص اوندھے منہ یعنی الٹے رخ لیٹا ہو تو اسے اٹھا دینا چاہیے۔ ترمذی شریف میں حسن سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

---

❶ ایک روایت میں ہے کہ تین بار جھاڑ لے۔ صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب السوال باسماء اللہ تعالیٰ والاستعاذۃ بھا، حدیث: ۷۳۹۳.

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب، حدیث: ۶۳۲۰.

❸ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب النوم علی الشق الایمن حدیث: ۶۳۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ اس انداز سے لیٹنے کو پسند نہیں فرماتے۔'' ❶

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

حضرت طہفہ بن قیس غفاری نے بیان کیا کہ میں مسجد میں پیٹ کے بل سویا ہوا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھ لیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنے مبارک قدم سے مجھے ہلکا سا ٹھوکا دیا اور فرمایا:

''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اس انداز سے سو رہے ہو؟ (تم نہیں جانتے کہ) اللہ رب العزت کو سونے کا یہ طریقہ ناپسند ہے۔'' ❷

مزید سنیے! یہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔ فقہی اصطلاح میں یہ فروعی مسائل ہیں۔ اس طرح کے مسائل کا عقیدے سے تعلق نہیں ہوتا نہ یہ کفر اسلام کے مسئلے ہیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ کو اپنی امت کی خیر خواہی اس حد تک مطلوب تھی کہ آپ ﷺ نے اتنی سی بات میں بھی درست انداز صاف لفظوں میں بیان فرما دیا۔

۴۔ جہنمیوں کی نیند کا انداز:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں:

''نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو کہ مسجد نبوی میں چہرے کے بل سو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے قدم مبارک سے اسے ہلکی سی ضرب لگائی اور فرمایا: ''اٹھو اور بیٹھ جاؤ۔ یہ (تمہارا اس انداز سے سونا) تو جہنم والوں کی طرح سونا ہے۔'' ❸

---

❶ جامع ترمذی، کتاب الاستیذان، باب ماجاء فی کراهیة الاضطجاع علی البطن، حدیث: ۲۷۶۸.

❷ سنن ابن ماجه، ابواب الادب، باب النهی عن الاضطجاع علی وجه، حدیث: ۳۷۲۳. (صحیح)

❸ ایضاً، حدیث: ۳۷۲۵. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ دوران سفر رات کے وقت نبی کریم ﷺ کا سونے کا طریقہ:

نبی کریم ﷺ سفر میں بھی آرام کرتے وقت عموماً اسی طرح دائیں کروٹ استراحت فرماتے، جس طرح آپ حضر میں آرام فرماتے۔ بعض کتب حدیث میں آپ ﷺ کے اس معمول کو علیحدہ سے درج کیا گیا ہے۔ صحیح ابن خزیمہ میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ جب رات کو (سفر میں) آرام کرنے کے لیے لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح سے پہلے آرام فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (کہنیوں کے بل) کھڑا کر لیتے اور اپنے ہاتھوں پر اپنا سر مبارک رکھ دیتے۔'' ❶

۶۔ نبی کریم ﷺ کا مسجد میں چت لیٹنا:

عباد بن تمیم اپنے چچا سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ

''انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد نبوی میں چت لیٹے ہوئے دیکھا، اس طرح کہ آپ ﷺ کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں کے اوپر تھا۔'' ❷

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسك، باب صفة النوم فی العرس، حدیث: ۲۵۵۸. اس کی سند صحیح ہے۔

❷ جامع الترمذی، کتاب الاستیذان و الادب باب ما جاء فی وضع احدی الرجلین علی الاخری مستلقیا، حدیث: ۲۷۶۵۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 3

بستر پر جانے کے بعد معمولات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ دایاں ہاتھ دائیں رُخسار کے نیچے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا (دایاں) ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے پھر فرماتے:

((اَللّٰهُم بِاسْمِكَ اَمُوت وَأَحْيَاء))

''اے اللہ آپ کے نام سے مرتا ہوں اور آپ ہی کے نام پر زندہ ہوتا ہوں۔'' ❶

۲۔ سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت:

نبی مکرم ﷺ کا معمول امام ترمذی نے نقل کیا ہے کہ:

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بلا شک و شبہ نبی رحمت ﷺ الٓمٓ تنزیل (یعنی سورۃ السجدۃ) اور تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (یعنی سورۃ الملک) پڑھے بغیر نہ سوتے۔'' ❷

بعض احادیث مبارکہ میں سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کے متعلق بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ سونے سے پہلے ان کی تلاوت بھی فرمایا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب رفع الید الیمنی تحت الخد الایمن، حدیث: ٦٣١٤.

❷ جامع الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، حدیث: ٢٨٩٢. شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❸ جامع ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب قراءۃ سورۃ بنی اسرائیل والزمر قبل النوم.....، حدیث: ٢٩٢٠. شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ معوذات کی تلاوت اور دَم:

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نبی کریم ﷺ کا سوتے وقت کا معمول ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتی ہیں کہ:

''نبی کریم ﷺ ہر رات سونے کے لیے اپنے بستر پر محو استراحت ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا لیتے۔ پھر ان پر پھونک مارتے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ان پر پڑھتے (یعنی یہ سورتیں پڑھ کر ان پر دم کرتے) پھر اپنے جسد اطہر پر جہاں تک ممکن ہوتا، اپنے ہاتھ پھیرتے۔ آپ اپنے سر مبارک اور چہرے سے اس کا آغاز فرماتے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصے پر تین بار یہ عمل فرماتے۔'' ❶

۴۔ دائیں رُخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر دُعا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے نبی محترم ﷺ کا ایک اور معمول ذکر فرمایا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

''رسول رحمت ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا (دایاں) دست اقدس اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ))

''اے اللہ! مجھے (اس روز) اپنے عذاب سے محفوظ رکھیے، جس روز آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔''

علامہ البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت حذیفہ بن یمان اور ام المومنین سیّدہ حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی مروی ہے۔ ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حدیث: ۵۰۱۷.

❷ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۳، حدیث: ۲۸۷۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داؤد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا تین بار پڑھتے تھے۔ ❶

۵۔ مخلوقات کے شر سے کفایت کرنے والی دعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ))

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جنھوں نے ہمیں کھلایا، پلایا، اور ہمارے لیے کافی ہوگئے (یعنی مخلوقات کے شر سے) اور ہمیں (رہنے کے لیے) ٹھکانہ دیا، اور بہت سے لوگ ہیں کہ ان کا نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ انہیں جگہ دینے والا۔'' ❷

۶۔ ظالم آدمی یا موذی جانور کے شر سے بچنے کے لیے ایک غیر مسنون عمل:

''اعمال قرآنی'' میں سورہ ہود کی آیات ۵۵، ۵۶ درج فرما کر لکھا گیا ہے کہ ''جس کو کسی ظالم آدمی یا موذی جانور کا اندیشہ ہو، اس کو کثرت سے پڑھا کرے، جب بستر پر لیٹے، جب سوئے، جب جاگے، صبح کے وقت، شام کے وقت''

ہم بصد احترام عرض کرنے کی جسارت کریں گے کہ اُمت محمد یہ کا نبی رحمت ﷺ سے زیادہ کون خیر خواہ ہوگا؟ واللہ العظیم کوئی بھی نہیں۔ کوئی چاہے بھی تو حضرت نبی کریم ﷺ سے زیادہ امت کا بہی خواہ نہیں ہوسکتا۔ اب قرآن اللہ رب العزت کا کلام ہے اور حضور نبی رحمت ﷺ پر نازل ہوا۔ آپ ﷺ نے تو کہیں یہ نہیں فرمایا کہ ان

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقال عندالنوم حدیث: ۵۰۴۵. (حسن)

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقال عند النوم، حدیث: ۵۰۵۳. شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ نیز ملاحظہ فرمایئے، صحیح مسلم: ۲۷۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں آیات کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ البتہ آپ نے صبح شام کے اذکار اور بستر پر سوتے وقت کے جو وظائف وعملیات امت کو بتلائے، ان سے مندرجہ بالا مقصد بہت ہی آسانی سے پورا ہوسکتا ہے۔ جب ایسا ہونا ممکن ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم مسنون اوراد و وظائف سے منہ موڑے ہوئے ہیں یا کم از کم انہیں لائق اعتناء نہیں سمجھ رہے؟

بات کو ایک اور زاویے سے سمجھئے!

چلیے! تسلیم کر لیتے ہیں کہ ایک شخص کوئی غیر مسنون عمل کرتا ہے اور جو اس کا مطلوب ہوتا ہے، وہ حاصل کر لیتا ہے۔ دوسری طرف ایک اور شخص اسی کام کے لیے مسنون عمل کرتا ہے اور گوہر مقصود پالیتا ہے۔ اب دونوں میں فرق کیا ہے؟ دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ مگر دونوں کا راستہ کس قدر مختلف ہے۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی سنت کو اپنا کر منزل پر پہنچا ہے اور دوسرا سنت سے منہ موڑ کر کسی سنے سنائے عمل کو اپنا کر منزل پر پہنچا ہے۔ ایک کے نامہ اعمال میں سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنا لکھا گیا اور دوسرے کے نامہ اعمال میں سنت سے اعراض۔

اس لیے کیا ضرورت ہے خود کو آزمائش کی اس بھٹی میں ڈالنے کی؟ ایک لمحے کے لیے ہم مان لیتے ہیں کہ یہ مجرب عملیات اپنے اندر اثر رکھتے ہیں، لیکن ایسے مجرب عملیات جو آپ کو مسنون وظائف سے دُور کر دیں، ان پر عمل کس اعتبار سے قابل تحسین ہوگا؟

۷۔ گناہوں کی معافی، شیطان سے دوری اور بہترین افراد کی رفاقت کی دعا:

حضرت ابو الازہر الانماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر رات کے وقت محو استراحت ہوتے تو فرماتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ . أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى))

''میں نے اللہ تعالیٰ کے نام سے اپنا پہلو رکھا۔ الٰہی! میرے گناہ معاف کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے، میرے شیطان کو دور کر دے، میرے ذمہ جو حقوق ہیں، ان سے عہدہ برآ کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس کا ہم نشین بنا دے۔'' ❶

۸۔ شتر بے مہار آزادی اور بھوک سے پناہ طلب کرنا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر کی طرف جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ وَلدُّعا وَمِنَ الْجُوْعِ فَجِيْعًا .))

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں آزادی دینے والی ہر برائی سے اور بھوک سے جو میرے ساتھ ہی سوتے وقت تک رہے۔'' ❷

www.KitaboSunnat.com

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقال عند النوم، حدیث: ٥٠٥٤. اس کی سند صحیح ہے۔

❷ معجم صغیر للطبرانی، کتاب الاذکار، حدیث: ٩٦٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4

بستر پر جانے کے بعد مسنون اذکار

ا۔ سوتے وقت ذکر الٰہی کی اہمیت:

بہت سے لوگ وظائف اور اذکار کو اہمیت نہیں دیتے اور انہیں قدرے غیر اہم سمجھتے ہیں۔ وظائف کے بارے میں ان کا یہ رویہ قابل اصلاح ہے۔ سوتے وقت ذکر الٰہی کی اہمیت اور اس سے لاپرواہی کے بارے میں درج ذیل حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمایئے!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بستر پر آئے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو روز قیامت اس کے لیے پچھتاوا ہوگا اور جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو روز قیامت اس کے لیے پچھتاوا ہوگا۔'' ❶

پچھتاوا تو کسی بات کا بھی اچھا نہیں چہ جائیکہ روزِ قیامت کا پچھتاوا کہ جب انسان اعمال انجام دینے کے اختیار سے محروم کر دیا جائے گا۔ جب وہ کوئی معمولی سے معمولی عمل بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ اس وقت اعمال کا باب بند ہو چکا ہوگا اور جزا و سزا کا سلسلہ شروع ہونے کو ہوگا۔ اس وقت کا پچھتاوا..... اللہ تعالیٰ کی پناہ ان گھڑیوں سے۔ لیکن وہ وقت بہر حال آ کے رہے گا اور ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اس وقت انسان فرصت کے ان لمحات کو یاد کرے گا اور کف افسوس ملے گا لیکن سوائے افسوس کے کچھ نہیں کر سکے گا۔ کاش کہ ہم یہ بات سمجھ سکیں اور اپنی عاقبت کے لیے کچھ ذخیرہ کر جائیں۔

---

❶ سنن ابن داؤد، کتاب الادب، باب ما یقال عند النوم، حدیث: ۵۰۵۹. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ آیت الکرسی پڑھنا اور شیطان سے محفوظ و مامون ہو جانا:

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل قصہ منقول ہے۔ اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ الفطر کی حفاظت پر مامور کیا۔ رات کے وقت ایک شخص آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا تو وہ ان کے سامنے اپنی محتاجگی اور پریشانیوں کا رونا رونے لگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا دل نرم پڑ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگلی رات وہ پھر غلہ چوری کرنے آ گیا۔ تین راتیں اسی طرح ہوا کہ وہ غلہ چوری کرنے آتا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے پکڑتے اور ترس کھا کر چھوڑ دیتے۔ تیسری رات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑا اور بہت سختی کے ساتھ جب اسے کہا کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہر صورت پیش کروں گا تو وہ کہنے لگا:

''اس مرتبہ مجھے چھوڑ دیں۔ میں آپ کو کچھ ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پڑھنے سے آپ کو نفع دے گا۔''

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے پوچھا: وہ کلمات کون سے ہیں؟

کہنے لگا جب آپ سونے کے لیے بستر پر آئیں تو آیۃ الکرسی:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۝﴾

ضرور پڑھ لیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگران آپ کی حفاظت پر مامور ہو جائے گا اور صبح تک شیطان آپ کے پاس بھی نہیں پھٹکے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ کو سارا واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ تھا وہ جھوٹا لیکن بات سچی کر گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔'' ❶

۳۔ جنات وشیاطین سے حفاظت کے لیے ایک ''مجرب'' عمل:

حضرت تھانوی کی ''بیاض اشرفی'' سے درج ذیل عمل نقل کیا گیا ہے:

''سوتے وقت قل ھو اللّٰہ پوری سورت دوسو بار پڑھے۔ جنات و شیاطین سے حفاظت رہے گی۔''

۴۔ مسنون وظائف سے گریز آخر کیوں؟

اب اگر ہم کچھ عرض کریں گے تو اندیشہ ہے بہت سی پیشانیاں شکن آلود نہ ہو جائیں لیکن کیا کریں ؎

بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

قارئین کرام! انصاف کیجئے۔ سوتے وقت جنات وشیاطین سے حفاظت کے لیے آیت الکرسی پڑھنا آسان ہے یا دوسو بار سورۂ اخلاص؟ کسی معمولی سی فہم و فراست والے شخص سے پوچھ لیجئے۔ اگر نماز عشاء جماعت کے ساتھ پڑھی جائے، اس کے بعد آیت الکرسی، صبح و شام کے حفاظت والے مخصوص اذکار پڑھے جائیں، سوتے وقت تینوں قل تین بار پڑھ کر خود کو دم کیا جائے کیا یہ نبوی اذکار آسان نہیں، دوسو بار سورۃ اخلاص پڑھنے کی بجائے؟

کیا نبی کریم ﷺ نے جنات وشیاطین سے بچاؤ کے لیے کوئی وظیفہ ہم خطا کاروں کو نہیں بتایا؟ کیا اب جنات وشیاطین پر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ مسنون وظائف اثر نہیں کرتے؟ آخر مسنون وظائف میں ایسی کون سی کمی رہ گئی ہے جو ہمیں بزرگوں کے

❶ صحیح بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلاً.....، حدیث: ۲۳۱۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسما قسم کے مجرب عملیات کی حاجت محسوس ہوتی ہے ۔

کوئی بتائے کہ ہم بتلائیں کیا

اگر چہ سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنا فرمانِ نبوی کی رُو سے شیاطین سے حفاظت کے لیے کافی ہوگا۔ لیکن اس زاویے سے بھی غور فرمائیے کہ آیت الکرسی ایک بار پڑھنا زیادہ مؤثر ہوگا یا دوسو بار سورۂ اخلاص؟ میں ان قرآنی وظائف کے صرف آسان یا مشکل اور مختصر یا مطول ہونے کی بات ہی نہیں کر رہا، زیرِ غور نکتہ ان کی اثر پذیری ہے۔ کیا آیت الکرسی پڑھنا زیادہ موثر ہوگا یا سورۃ اخلاص دوسو بار پڑھنا؟ اس نکتے پر تدبر فرمائیے۔ شاید کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ آیت الکرسی چند سطروں پر مشتمل ہے۔ ایک دو منٹ میں پڑھ لی جائے گی۔ سورۂ اخلاص دوسو بار پڑھتے ہوئے کچھ وقت لگے گا۔ اس لیے شیاطین سے حفاظت کے لیے وہ زیادہ موثر ہوگی۔ نہیں، واللہ! ایسے نہیں ہوسکتا۔ اس لیے کہ آیت الکرسی والے وظیفے پر مہرِ نبوت لگی ہوئی ہے اور دوسو بار قل ہو اللہ اُمت کے ایک جید عالم دین کا تجویز کردہ نسخہ ہے۔ مرض ایک ہی ہے۔ طبیب مختلف ہیں اور ان کے تجویز کردہ نسخے جدا جدا ہیں۔ فیصلہ آپ پر ہے، کہ آپ کس طبیب سے علاج کرانا پسند کریں گے۔

۵۔ گناہوں کو معاف کرانے والی دعا:

جب کوئی شخص سونے کے لیے بستر پر آئے اور رب العزت کے حضور اخلاص قلب سے معافی کا خواستگار ہو، درج ذیل دعا پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

امام ابن حبان اور امام ابن السنی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بستر پر آنے کے وقت کہے:

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهٗ ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْـحَـمْـدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.))

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، ان ہی کے لیے بادشاہت ہے اور ان ہی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کمال قدرت رکھنے والے ہیں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت، مگر اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے ساتھ۔ (ہر عیب سے) پاک ہیں اللہ تعالیٰ، تمام تعریف ان کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔''

''اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یا خطاؤں [1] کو معاف فرما دیتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' [2]

۶۔ سوتے وقت تسبیح وتہلیل پڑھنا غلام ملنے سے بہتر:

امیر المومنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی بہت تکلیف ہوتی تھی۔ ایک روز انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں۔ اس لیے وہ بھی ان میں سے ایک لونڈی یا غلام کی درخواست لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر (واپس) چلی آئیں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد کا قصہ بیان کیا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی کی فرمائش سنی تو ان کے پاس تشریف لے گئے۔

---

[1] مسعر راوی حدیث کو شک ہوا کہ دونوں میں سے کون سا لفظ تھا۔

[2] سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۱، حدیث: ۴۱۵، منقول از اذکار نافعہ، تالیف، پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی ص: ۱۵۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ رات کو آئے تو اس وقت تک ہم اپنے بستروں میں جا چکے تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ نے کمال شفقت سے فرمایا کہ جس حالت میں ہو، اسی طرح رہو یعنی لیٹے رہو۔ پھر میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ (یعنی آپ بھی ہمارے بستر پر بیٹھ گئے)

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''تم نے آج مجھ سے جس بارے میں سوال کیا، کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟

جب تم سونے کے لیے اپنے بستر کا رخ کرو تو ۳۴ بار اللّٰہ اکبر، ۳۳ بار الحمد للّٰہ اور ۳۳ بار سبحان اللّٰہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے اس (غلام) سے بہتر ہے کہ جس کے لیے تم نے مجھ سے سوال کیا تھا۔'' ❶

اس واقعے پر لمحے بھر کے لیے غور فرمایئے!

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی رحمت ﷺ کی چہیتی صاحبزادی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ تھے کہ جن سے نبی مکرم ﷺ کو دلی محبت تھی۔ اب اگر ان کے لیے غلام کا ہونا زیادہ بہتر ہوتا تو کس طرح ممکن تھا کہ حضرت آقا علیہ السلام اپنی بیٹی کو غلام سے محروم کرتے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا کو لونڈی یا غلام ملتا تو انہیں کس قدر سہولت ہوتی۔ ان کے کتنے ہی کام آسان ہو جاتے۔ لیکن آپ ﷺ نے انہیں ایک ایسا آسان تر وظیفہ بتلایا، جو زیادہ سے زیادہ دو منٹ میں مکمل ہو جاتا ہے جبکہ دوسری طرف یہ بھی دیکھیے کہ آپ ﷺ انہیں غلام سے محروم کر رہے ہیں اور آپ کی لختِ جگر نورِ نظر کے لیے غلام کی عدم موجودگی سخت مشقت کا باعث بن رہی تھی۔ مگر آپ ﷺ نے غلام یا خدمت گار کو ترجیح نہ دی بلکہ اپنی عزیز از جاں بیٹی کے لیے ذکر الٰہی کو ہر بات پر مقدم جانا۔ پھر بھی کتنے ہی کم لوگ

❶ صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، باب الدلیل علی ان الخمس.....، حدیث: ۳۱۱۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی اس وظیفے پر عمل کرتے ہیں۔

۷۔ سونے سے پہلے تسبیحات کا اہتمام جنت میں داخلے کا موجب:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسولِ رحمت ﷺ نے فرمایا:

''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بندہ مسلمان ان کی محافظت کرتا ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ ہلکی سی ہیں اور جو عمل کرنے والے ہیں وہ قلیل ہیں۔ (پہلی یہ کہ) ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللّٰہ، دس بار الحمد للّٰہ اور دس بار اللّٰہ اکبر پڑھنا ہے۔ یہ ادا کرنے میں تو ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ (دوسری یہ کہ) جب کوئی سونے لگے تو ۳۴ مرتبہ اللّٰہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للّٰہ اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰہ پڑھ لے۔ یہ پڑھنے میں تو سو ہیں لیکن میزان میں ایک ہزار ہیں۔''

میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ پر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہے کہ وہ پڑھنے میں تو بے حد آسان ہیں لیکن ان کے پڑھنے والے بہت کم.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے ان کلمات کے پڑھنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے۔ اور اس طرح نماز میں بھی آتا ہے اور اسے انہیں کہنے سے پہلے کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔''[1]

ہر نماز کے بعد دس دس بار یہ کلمات پڑھے جائیں تو کل تیس ہوئے۔ اس طرح پانچ نمازوں کے بعد ایک سو پچاس ہو گئے۔ لیکن بندۂ مومن کے لیے یہ خوش نصیبی کی بات ہے کہ وہ کرے گا ایک اور پائے گا دس۔ اس طرح ایک ہزار پانچ سو کی تعداد پوری ہوتی ہے۔

[1] سنن ابی داؤد، کتاب النوم، باب فی التسبیح عند النوم، حدیث: ۵۰۶۵۔ اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی رحمت ﷺ تسبیحات واذکار اپنے دائیں ہاتھ پر فرماتے تھے۔ سبحان اللہ! کیا برکت والے ہاتھ تھے جن سے چشمے رواں ہو جاتے تھے۔ انگلی مبارک کی جنبش سے چاند دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ سو یا ہزار دانے والی تسبیح استعمال نہیں کرتے تھے اور نہ آپ کا کوئی وظیفہ یا ذکر تعداد میں سو سے زیادہ تھا۔ آپ گنتی کے لیے اپنی انگلیوں کے پوروں کا استعمال فرماتے تھے اور اس کا حکم فرماتے تھے۔ [1] اس لیے خیر و برکت کا راستہ تو یہی ہے کہ ہم مسلمان اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرتے ہوئے ذکر و اذکار کی تعداد بھی سنت کے مطابق کریں اور گنتی کا انداز بھی نبی رحمت ﷺ والا اپنائیں۔ اس لیے کہ ذکر الٰہی کی قبولیت اور اس کے مثبت نتائج ہماری زبان، انگلیوں یا ہمارے تسبیح دانوں میں نہیں، بلکہ یہ اللہ العالمین کا فضل و کرم ہے اور اللہ رب العزت کا فضل و کرم بہر حال اتباع نبوی سے ہی مشروط ہے۔

اگر کسی کو تسبیحات کی گنتی میں مشکل آتی ہے اور وہ بھول جاتا ہے تو اسے چاہیے کہ مکمل یکسوئی سے تسبیحات کرے۔ اپنی توجہ ادھر اُدھر مبذول نہ ہونے دے۔ اس کے باوجود اگر اسے گنتی میں غلطی لگتی ہے تو نماز کی طرح جس تعداد پر یقین ہو، اسے ہی صحیح سمجھ کر اپنا وظیفہ جاری رکھے۔ ایسا شخص تو ان شاء اللہ زیادہ اجر و ثواب کا حق دار ٹھہرے گا بالکل اسی طرح جیسے وہ آدمی جسے قرآن صحیح پڑھنا نہیں آتا اور وہ کوشش کرتا ہے، اٹک اٹک کر پڑھتا ہے۔ حدیث نبوی میں اس کے لیے دوہرے اجر کی خوشخبری ہے۔ [2] اس لیے اپنے ذہن میں وساوس کو جگہ دینے کی بجائے اللہ رب العزت کے بے پایاں

[1] حضرت یسیرہ بنت یاسر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا: ''وہ اللہ اکبر، سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کو اپنی انگلیوں کی پوروں پر شمار کریں۔ کیونکہ (روز آخرت) ان پوروں سے پوچھا جائے گا اور وہ (شمار کرنے والے کے حق میں) گواہی دیں گی۔'' سنن ابو داؤد، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصی، حدیث: ۱۵۰۱۔ شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل الماهر بالقرآن، حدیث: ۱۸۶۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل وکرم کی اُمید رکھی جائے۔

ان کلماتِ مبارکہ کی اہمیت وفضیلت کے لیے یہ بات کافی ہے کہ شیطان بندۂ مومن کو ان کی ادائیگی سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس آسان سے وظیفے میں موجود خیر کثیر یعنی جنت کہ جس کی خوش خبری نبی کریم ﷺ نے دی ہے، انسان اس سے محروم ہی رہے۔ اس لیے جب کوئی شخص سوتے وقت ان تسبیحات کا ورد کرتا ہے تو شیطان اسے سلانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''(اللہ تعالیٰ کا) ذکر کرتے وقت نیند آنا شیطان کی کوشش ہوتی ہے۔ اگر چاہو تو اس کی آزمائش کرلو۔ اس لیے جو بھی سونے کے لیے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ اللہ عزوجل کا ذکر کرے۔'' ❶

۸۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نفس اور شیطان کے شر سے بچنے کی دعا کی ترغیب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا کا حکم فرمایے جو میں صبح شام مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ))

''اے اللہ! غائب و حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والے! ہر چیز کے رب اور مالک!

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر آپ ہی، میں آپ کی پناہ

❶ الادب المفرد: ۱۲۰۸۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔'' ❶

''صبح، شام آپ یہ دعا پڑھو اور جب بستر پر لیٹ جاؤ تو یہی دعا پڑھا کرو۔''

اس دعا کے بے حد قیمتی ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سب سے محبوب امتی یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس دعا کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

۹۔ ساری مخلوق کی تعریف کے برابر اللہ تعالیٰ کی تعریف والی دعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر آیا اور اس نے یہ دعا کی:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ تُنْجِيَنِيْ مِنَ النَّارِ.))

''ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو مجھے کافی ہوگیا اور مجھے جگہ دی، ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے کھلایا اور پلایا، ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ پر احسان اور مہربانی کی۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی عزت کے واسطے یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے آگ سے نجات عطا فرما دیجیے۔''

تو اس نے تمام مخلوقات کی بیان کردہ اللہ تعالیٰ کی جمیع تعریفات کہہ ڈالیں۔'' ❷

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، باب دعاء الصبح والمساء وأخذ المضجع، حدیث: ۲۸۷۱.

❷ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۳، حدیث: ۲۹٦٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ ہر چیز کے شر، قرض اور فقر و فاقے سے نجات کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں اور امام مسلم نے اسے روایت فرمایا ہے: سہیل (راوی حدیث) نے کہا کہ ابو صالح یحییٰ حکم دیتے تھے ..... ابو صالح اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے..... کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو وہ دائیں کروٹ پر سوئے، پھر یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ .))

''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب، عرش عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلیوں کے پھاڑنے والے، توراۃ، انجیل اور فرقان (یعنی قرآن کریم) کے نازل کرنے والے (ہمارے پروردگار) میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شے کے شر سے کہ جس کی پیشانی کو آپ تھامے ہوئے ہیں۔ اے اللہ! آپ ہی اول ہیں اور آپ سے پہلے کچھ بھی تو نہ تھا اور آپ ہی آخر ہیں کہ آپ کے بعد تو سرے سے ہی کچھ نہیں۔ آپ ظاہر ہیں کہ آپ سے بلند کچھ بھی نہیں اور باطن بھی آپ ہی ہیں کہ کچھ بھی تو آپ سے مخفی نہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اوپر سے ہمارا قرض اتار دیجیے اور ہمیں فقیری سے تونگری کی راہوں پر ڈال دیجیے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی راوی ہیں کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور تشریف لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (گھر کے کام کاج کے لیے) خادم کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ رضی اللہ عنہا کو اس دعا کے پڑھنے کا کہا۔ ❶

۱۱۔ سوتے وقت جان کی سلامتی اور عافیت و مغفرت کی دعا کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے حکماً کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَتَوَفَّاهَا ، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا ، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا ، اَللّٰهُمَّ (إِنِّيْ) أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ .))

''اے اللہ! آپ نے میری جان پیدا فرمائی اور آپ ہی اسے فوت کریں گے۔ میرے نفس کی موت اور زندگی آپ ہی کے لیے ہے۔ اگر آپ نے اسے زندہ رکھنا ہے تو اس کی حفاظت فرمائیے اور اگر موت اس کا مقدر ہے تو اس کی مغفرت فرما دیجیے۔ اے اللہ! میں آپ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

اس شخص نے پوچھا کیا آپ نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماعت فرمائی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے یہ دعا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی بہتر (انسان) سے سنی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ❷

۱۲۔ پرسکون نیند کے لیے بستر پر سوتے وقت کی دعا:

اگر کوئی شخص رات کو نیند میں خوف زدہ ہو جاتا ہے، ڈراؤنے خواب دیکھتا ہے جو اس کی نیند اڑا دیتے ہیں تو بجائے اس کے کہ کسی شعبدہ باز کے پاس جائے یا کسی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الدعا عند النوم، حديث: ٢٧١٣.

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، حديث: ٢٧١٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعویذ فروش کے پاس اپنا ایمان گروی رکھ دے، وہ ایک پرسکون نیند کے لیے درج ذیل نبوی نسخے پر عمل کرے:

سیّدنا محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ ایک آدمی ❶ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور ان ہولناکیوں اور گھبراہٹوں کا شکوہ کیا، جو وہ خواب میں دیکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو یہ دعا پڑھو:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ))

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل (التاثیر) کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں۔ ان کے غضب، ان کی سزا، ان کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسے ڈالنے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں (مجھے بہکانے کے لیے)۔''

تو پھر وہ (یعنی شیاطین کی شرارتیں اور وسوسے) اسے ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔''❷

۱۳۔ سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے وقت معوذتین پڑھنا:

سیرت النبی ﷺ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کا ایک ایک ورق رحمت و رأفت کا مرقع نظر آتا ہے۔ بندۂ مومن کے لیے سیرت مطہرہ کا مطالعہ روح کی کثافتوں کو لطافتوں میں تبدیل کرتا ہے۔ ایمان کی تازگی بھی میسر آتی ہے اور حلاوت بھی۔ آئندہ سطور میں حضرت نبی مشفق ﷺ کی اپنے ایک ساتھی کے لیے انتہا درجے کی شفقتوں اور محبتوں کا سیل رواں نظر آئے گا۔ کیا کہنے حضرت عقبہ بن

❶ شاید حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ ملاحظہ فرمایے اس کتاب کا صفحہ ۶۷۔

❷ عمل اليوم والليلة لابن السني، حديث: ٧٤٧. اس سند سے یہ حدیث مرسل ہے لیکن یہی دعا حسن سند سے بھی مروی ہے۔ ملاحظہ فرمایے اس کتاب کا صفحہ: ۶۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامر رضی اللہ عنہ کی خوش نصیبی کے۔ بھلا اس منظر پر رشک کیوں نہ کیا جائے کہ ایک امتی سوار ہوں اور سواری کی مہار سیّد الانبیاء والرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تھامی ہو۔ ایمان کی حلاوتوں اور روح کی سرشاریوں سے لبریز اس قصے کو امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں لائے ہیں۔ اس کے علاوہ صحیح ابن خزیمہ میں بھی یہ قصہ بیان ہوا ہے۔ وہیں سے نقل کر کے ہدیہ قارئین ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''میں (ایک سفر میں) ان مختلف پہاڑی راستوں میں سے ایک راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مہار تھام کر آگے آگے چل رہا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم سوار کیوں نہیں ہو جاتے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار ہونے کو بارگاہِ نبوت کے آداب کے منافی سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اے عقبہ! تم سوار کیوں نہیں ہو جاتے؟ مجھے اندیشہ ہوا کہ میرا یہ تکلف کہیں نافرمانی میں شمار نہ ہو۔ (اسی دوران) رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے نیچے اتر آئے اور میں (آپ کے حکم کی تعمیل میں) آپ کی سواری پر سوار ہو گیا۔ پھر میں پیدل ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ!

''کیا میں تمہیں ایسی دو سورتوں کے بارے میں نہ بتلاؤں جو ان دو سورتوں ❶

---

❶ ان دو سورتوں..... جو لوگ تلاوت کرتے ہیں..... سے مراد شاید سورۂ ہود اور سورۂ یوسف ہیں۔ اس لیے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا جب کہ آپ سوار تھے۔ میں نے آپ کے پاؤں پر اپنا ہاتھ رکھا اور گزارش کی: اے اللہ کے رسول! مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف پڑھا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ہرگز کوئی ایسی سورت نہیں پڑھے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ سے زیادہ مرتبے والی ہو۔''

سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب الفضل فی قراءۃ المعوذتین، حدیث: ۹۵۴۔ اس کی اسناد صحیح ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر ہیں جو لوگ تلاوت کرتے ہیں؟
میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول!
تو آپ ﷺ نے ﴿قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کی تلاوت فرمائی۔
پھر جب نماز کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے نماز میں بھی یہی دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں۔ آپ میرے قریب سے گزرے تو فرمایا تم نے کیسا محسوس کیا؟
اے عقیب! جب بھی تم سونے لگو اور نیند سے بیدار ہو تو یہ دونوں سورتیں پڑھا کرو۔'' ❶

نبی کریم ﷺ اپنے جاں نثار رفیق سفر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو پیار سے عقبہ کی بجائے عقیب کہہ کر پکار رہے تھے۔ جیسا کہ آپ ﷺ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے ''عائش'' بھی کہہ دیا کرتے تھے۔ ❷ وہ کیسی خوش گوار ساعتیں ہوں گی کہ سیّد المرسلین والآخرین ﷺ پیدل تھے اور عقبہ رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر سوار۔ سواری کی مہار حضرت نبی رحمت ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور آپ کے جاں نثار سواری پر تھے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ ایک اعزاز کی بات تھی اور آپ اس قدر و منزلت میں منفرد تھے۔

---

❶ صحیح ابن خزیمه، کتاب الصلوٰة، باب قراءة المعوذتین فی الصلوٰة.....، حدیث: ٥٣٤. (صحیح)
❷ حدیث مبارکہ میں ہے: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا عائش! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں..... آخر حدیث تک۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفًا، حدیث: ٦٢٠١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔سونے سے پہلے آخری دعا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت فرمائی

''جب تم سونے لگو تو نماز کے وضو کی مانند وضو کرو، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو:

((أَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ ، رَهْبَةً وَّ رَغْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ .))

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کی اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ آپ کے سپرد کر دیا، اپنے معاملات آپ کے حوالے کر دیے، خوف کی وجہ سے اور آپ کی (رحمت وثواب) کی امید میں۔ کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص آپ کے سوا نہیں۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل فرمائی اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی (ایمان لایا) جنہیں آپ نے مبعوث فرمایا۔''

(نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس دعا کے پڑھنے کے بعد اگر تم مر گئے تو فطرت پر مرو گے۔ اس لیے تم اس دعا کو (سونے سے پہلے) اپنا آخری کلام بناؤ۔ (یعنی اس دعا کے بعد کوئی گفتگو نہ کرو)۔ ❶

نبوی دعاؤں کے الفاظ میں کسی طرح کا تغیر وتبدل جائز نہیں

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کے اختتام میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب اذا بات طاهراً وفضله، حدیث: ٦٣١١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا: "وبرسولك الذی ارسلت" کہنے میں کیا حرج ہے؟ لیکن نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، "وبنبیك الذی ارسلت" ہی کہو۔ ترمذی شریف میں ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کا لفظ "نبی" کی جگہ "رسول" کہنا نبی کریم ﷺ کو اس حد تک ناگوار گزرا کہ آپ نے ان کے سینے پر ایک ہلکی سی ضرب بھی لگائی۔

بظاہر اس دعا کے مفہوم میں لفظ "نبی" کی جگہ "رسول" کہنے سے کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مفہوم وہی رہا لیکن نبی مکرم ﷺ نے اس معمولی سی تبدیلی کو بھی مسترد فرما دیا۔ اس لیے وہ لوگ جو مسنون دعاؤں میں "من چاہے اجتہادات" کرنے کے عادی ہیں، مسنون دعاؤں سے اعراض کرتے ہوئے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں، پھر "مجربات" دریافت کرتے ہیں اور پھر ان مجرب اوراد و وظائف اور عملیات کے خود ساختہ فضائل تراشتے ہیں، ان کے لیے یہ غور و فکر کا مقام ہے۔ رسولِ رحمت ﷺ کی پرنور دعاؤں اور اذکار میں کون سی کمی محسوس کرتے ہیں جو وہ ان تاریک راہوں کے مسافر بنے ہوئے ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 5

نیند کے دوران اچانک بیداری

ا۔ سونے کے دوران کروٹ بدلتے وقت کی دُعا:

کوئی بھی شخص جب اپنے بستر پر کروٹ بدلتا ہے تو اس کی دو کیفیات ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ حالت بیداری میں پہلو بدلتا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ نیند میں ہی کروٹ بدلتا ہے۔ بندۂ مومن کی یہ دونوں کیفیات خیر کثیر کی حامل ہوتی ہیں، بشرطیکہ اس نے اپنے سونے کے معمولات اسوۂ نبوی کی روشنی میں ترتیب دیے ہوں۔

اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کروٹ بدلتے تو یہ کلمات پڑھتے:

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ.))

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، زبردست ہے۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے، ان سب کا پالنے والا ہے، وہ بہت غلبے والا اور بخشنے والا ہے۔'' [1]

جو شخص اپنے بستر پر پہلے سے ہی جاگ رہا ہوگا یا نیند سے بیدار ہو چکا ہوگا، لامحالہ وہی مندرجہ بالا دعا پڑھے گا، لیکن جو شخص گہری نیند کے مزے لے رہا ہے اور اسی نیند کے دوران اس نے کروٹ بدلی، اس کے لیے بھی ایک عظیم مگر مشروط خوش خبری ہے ..... شرط یہ کہ وہ طہارت کی حالت میں یعنی باوضو سویا ہو۔ جیسا کہ پچھلے صفحات میں یہ

[1] صحيح الجامع الصغير: ٤٦٩٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث گزر چکی کہ باوضو سونے والے کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے اور اس کے کروٹ بدلنے پر وہ فرشتہ کہتا ہے:

اے اللہ! اس کو معاف فرما۔ کیونکہ سوتے وقت یہ باوضو تھا۔

۲۔ سوتے ہوئے اچانک آنکھ کھل جائے تو کیا پڑھے؟

کیسی ہی گہری نیند کیوں نہ ہو، سوتے ہوئے اچانک آنکھ کھل جانا ایک عام بات ہے۔ بلکہ یہ تو حضرت انسان کی بے بسی کی دلیل ہے کہ بلند و بانگ دعوے کرنے والا، کسی کو خاطر میں نہ لانے والا اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھنے والا متکبر انسان اس قدر کمزور ہے کہ اس کا اپنی نیند پر بھی کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

احادیث مبارکہ میں چند ایسے اذکار منقول ہیں جو اس شخص کے لیے ہیں کہ سوتے وقت جس کی اچانک آنکھ کھل جائے۔

۱۔ امام بخاری نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رات کو بیدار ہو اور کہے:

((لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهُ لَا شَـرِيْكَ لَـهُ ، لَـهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْـحَـمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰـهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه))

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہیں، ان کا کوئی ساجھی نہیں، ساری بادشاہت ان ہی کی ہے، ساری تعریف ان ہی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کمال قدرت رکھتے ہیں۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں، اللہ تعالیٰ بہت بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ گناہ چھوڑنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی قوت۔"

پھر کہے:

"اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے۔ یا (کوئی اور) دعا کرے، تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وہ وضو کرے، تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔" ❶

بندۂ مومن کے لیے یہ کس قدر طمانیت کا مقام ہوگا کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر سو رہا ہے، کسی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی، اب بجائے اس کے کہ وہ بستر پر کروٹیں بدلتا رہے اور پھر قسمت میں ہو تو سو سکے ورنہ تارے گن گن کر رات کاٹے، اگر اس کا دین سے گہرا تعلق ہے، اس کے روز و شب اطاعت نبوی میں بسر ہو رہے ہیں تو پھر وہ مندرجہ بالا دعا پڑھے، اپنے بستر سے جدا ہو، وضو کرے اور رب العزت کی لامحدود رحمتوں سے اپنے خالی دامن کو بھر لے۔ اس کے لیے اعزاز و خوشی صرف اتنی ہی نہیں، اگر وہ سوتے وقت باوضو بھی تھا، پھر تو اس کے لیے نیند میں خلل آنا ایک نعمت بن گیا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ذکر الٰہی کرتے ہوئے باوضو سونے والے مومن کی رات کے وقت آنکھ کھلتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا بھی سوال کرتا ہے، اسے وہ عطا فرمائی جاتی ہے۔" ❷

۳۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نیند سے

---

❶ صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعارّ من اللیل فصلیٰ، رقم الحدیث: ۱۱۵٤، منقول از اذکار نافعہ، تالیف پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ، ص: ۳۹.

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی النوم علی الطهارة، حدیث: ۵۰٤۲. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرِ))

''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے کہ جنھوں نے ہمیں موت کے بعد دوبارہ زندگی عطا فرمائی اور ہمیں انہی کی طرف جانا ہے۔'' ❶

آپ ﷺ جب صبح نیند سے بیدار ہوتے تو اس وقت بھی یہی دعا پڑھتے۔

۳۔ جب گھبراہٹ اور وحشت سے آنکھ کھل جائے؟

۱۔ امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی ایک نیند میں خوف زدہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہے:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ))

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل (التاثیر) کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں۔ ان کے غضب، ان کی سزا، ان کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسے ڈالنے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں (مجھے بہکانے کے لیے)۔''

تو پھر وہ (یعنی شیاطین کی شرارتیں اور وسوسے) اسے ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔'' ❷

---

❶ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب ما يدعو به اذا انتبه من الليل؟ حديث: ۳۸۸۰. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ جامع ترمذی، ابواب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب، جزء من رقم الحديث: ۳۷۵٤، منقول از اذکار نافعہ تالیف پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، ص: ۱۵۹. امام ترمذی اور شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا قصہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔ انہوں نے بارگاہ نبوت میں یہ درخواست کی کہ وہ رات کو گھبرا جاتے ہیں۔ گھبراہٹ اس شدت کی ہوتی ہے کہ وہ نماز تہجد بھی ادا کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہی دعا: ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ ..... آخر تک)) سکھائی اور فرمایا کہ تین مرتبہ یہ دعا پڑھنے سے پہلے ہی تمہاری گھبراہٹ دور ہو جائے گی۔'' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چند راتوں بعد ہی حضرت خالد رضی اللہ عنہ ایک بار پھر حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میری تکلیف دور ہو چکی ہے۔ اب میں اس پریشانی سے مکمل بے خوف ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نجات دے دی ہے۔ ❶

۲۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو گھبرا جاتا تھا۔ چنانچہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھے رات کو گھبراہٹ ہوتی ہے۔ میں اپنی تلوار پکڑ لیتا ہوں اور جو چیز بھی میرے سامنے آتی ہے، میں اپنی تلوار سے اسے ضرب لگاتا ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے روح الامین (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے سکھائے ہیں؟ تو کہا کر:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ))

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات..... جن سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ بد..... کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایے: المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث: ۹۳۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس میں چڑھتی ہے اور شب و روز کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والے کے شر سے، مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمان۔'' ❶

۴۔ نیند کے دوران ڈرنے والے کے لیے ایک خود تراشیدہ وظیفہ

امام غزالی کا شمار امت کے نامور علماء و فقہاء میں ہوتا ہے۔ ان سے منسوب ایک کتاب "الاوفاق" ہے جو تعویذات، نقوش اور زیادہ تر غیر مسنون مجرب عملیات پر مشتمل ہے۔ اس میں رات کو سوتے وقت ڈرنے والے شخص کے بارے میں لکھا ہے کہ اس پر "اسم اللّٰہ اجھر ط" لکھ دیا جائے تو اس کا ڈر جاتا رہے گا۔ ❷

سوچنے کی بات یہ ہے کیا نبی کریم ﷺ نے (معاذ اللہ) امت مسلمہ کی اس چھوٹے سے مسئلے میں بھی رہنمائی نہیں فرمائی؟ ایک صحابی کا تو مسئلہ ہی یہ تھا کہ وہ رات کے وقت بری طرح گھبرا جاتے تھے، ڈر جاتے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جب نبی مشفق ﷺ کی خدمت میں یہی بات پیش کی تو آپ ﷺ نے کیا یہ فرمایا کہ خالد پر "اسم اللہ اجھر ط" لکھ دیا جائے؟ خدا جانے لوگ کیوں مسنون وظائف کو اس قدر نعوذ باللہ غیر ضروری سمجھتے ہیں جو اپنی محدود اور ناقص عقل سے تراشیدہ وظائف کی طرف پریشان حال لوگوں کو مائل کرتے ہیں۔

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد: ۳، حدیث: ۲۷۸۸، طبع مکتبہ قدوسیہ۔

❷ الاوفاق مترجم، ص: ۵۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6

نیند سے بیداری

۱۔ بیدار ہونے والا، ہاتھ دھونے سے پہلے پانی والے برتن میں نہ ڈالے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

''جب تم میں سے کوئی سو کر جاگے ❶ تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اس کو تین بار نہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں رہا یا اس کا ہاتھ کدھر پھرتا رہا۔'' ❷

۲۔ جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ (نماز کے لیے) وضو کرے:

امیر المومنین سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آنکھیں مقعد (پیٹھ) کا بند ❸ ہیں، پس جو شخص سو جائے (اور پھر بیدار ہو) تو وہ وضو کرے۔'' ❹

۳۔ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

اس عنوان کے تحت امام مسلم نے چار احادیث درج کی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نیند بذات خود نواقض وضو میں شمار نہیں ہوتی۔ ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ:

---

❶ یہ روایت مطلق ہے رات کو نیند سے بیدار ہو یا دن کو۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الرجل یدخل.....، حدیث: ۱۰۵. یہ حدیث صحیح ہے۔

❸ تسمہ یا رسی جس سے مشکیزہ کا منہ بند کیا جاتا ہے۔

❹ سنن ابن ماجه، ابواب الطهارة وسننها، باب الوضوء من النوم، حدیث: ٤٧٧. علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نماز عشاء کی تکبیر کہی جا چکی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے کہا کہ مجھے کچھ کہنا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کان میں باتیں کرتے رہے۔ حتی کہ لوگ اپنی اپنی جگہ سو گئے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو ختم ہوئی تو لوگوں نے نماز ادا کی۔'' ❶

ان دونوں احادیث میں تطبیق یہ ہوگی کہ معمولی سی اونگھ آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ باقاعدہ بستر یا چٹائی وغیرہ پر گہری نیند سونے والے کو بیدار ہونے پر از سر نو وضو کرنا ہوگا۔

۴۔ نیند سے بیداری پر وضو کرتے وقت تین مرتبہ ناک جھاڑنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ اپنی ناک جھاڑے۔ کیونکہ شیطان اس کی ناک کے نتھنے پر رات بسر کرتا ہے۔'' ❷

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے لیے کس وقت بیدار ہوتے؟

مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کی) نماز کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لیے کس وقت بیدار ہوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا:

''جب آپ مرغ کی آواز سنتے تو بیدار ہو جاتے اور نماز ادا فرماتے۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان نوم الحالس لا ینقض الوضوء، حدیث: ۳۶۔ ۸۳۳.

❷ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، حدیث: ۳۲۹۵.

❸ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰة، باب وقت قیام النبی ﷺ من اللیل، حدیث: ۱۳۱۷. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت گھڑیوں کا زمانہ نہیں تھا کہ الارم لگا دیا جاتا۔ اندازے سے ہی اٹھا جاتا تھا۔ جن لوگوں کو الارم کے ساتھ بیدار ہونے کی عادت نہ ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً اپنے مقررہ وقت پر بیدار ہو جاتے ہیں۔ مرغ عموماً نصف شب کے بعد اور کبھی رات کے تیسرے پہر بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لیے نبی کریم ﷺ کا رات کو نیند سے بیداری کا یہی وقت سمجھا جائے گا۔

۶۔ نبی کریم ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو مسواک فرماتے:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی، پھر جب آپ رات کو اٹھتے تو استنجاء کے لیے جاتے، پھر مسواک کرتے۔'' ❶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف فرماتے۔'' ❷

۷۔ رسول کریم ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو کیا پڑھتے:

شریق الہوزنی نے بیان کیا کہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو سب سے پہلے کیا پڑھتے تھے؟

انہوں نے فرمایا:

''تم نے مجھ سے ایسی چیز کے متعلق دریافت کیا کہ تم سے پہلے اس بارے میں کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا۔

آپ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار تکبیر (اللہ اکبر) پڑھتے،

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب السواك لمن قام بالليل، حديث: ٥٦. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب السواك، حديث: ٢٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس بار الحمد للہ، دس بار سبحان اللہ وبحمدہ، دس بار سبحان الملک القدوس، دس بار استغفر اللہ، دس بار لا الہ الا اللہ پڑھتے۔ پھر دس بار یہ دعا فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَ ضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.))

''اے اللہ! میں دنیا اور روز قیامت کی سختیوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

پھر آپ ﷺ نماز شروع کرتے۔ ❶

۸۔ نبی کریم ﷺ جب صبح اٹھتے تو کیا پڑھتے؟

عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے والد ابزی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہا:

''نبی کریم ﷺ جب صبح کرتے تو یہ کہتے:

((اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ دِيْنُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا.))

''ہم نے فطرت اسلام اور کلمۂ اخلاص اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ (اپنے عقائد میں) یکسو اور فرماں بردار تھے، ان کے دین پر صبح کی۔'' ❷

۹۔ رات کے پچھلے پہر بیدار ہونے پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی فضیلت:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''جب دو تہائی رات بیت جاتی تو رسول رحمت ﷺ بیدار ہو جاتے اور

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، حدیث: ۵۰۸۵. یہ حدیث حسن ہے۔

❷ سنن دارمی، کتاب الاستیذان، باب ما یقول اذا اصبح، حدیث: ۲۷۲۳. اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو۔ کھڑکھڑانے والی آ گئی، اس کے ساتھ دوسری بھی ہے۔ موت بھی اسے لے کر آ گئی جو اس کے ساتھ ہے، موت بھی آ گئی جو اس میں ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں آپ پر اکثر درود شریف پڑھتا ہوں۔ مجھے بتایئے میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہارا دل چاہے۔

میں نے کہا چوتھا حصہ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے تمہارا جی چاہے، البتہ تم اس میں اضافہ کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: نصف حصہ آپ پر درود کے لیے مختص کر دوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہاری مرضی، اگر تم اس سے زیادہ کر سکو تو بہتر ہے۔

میں نے عرض کی: دو تہائی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے تمہاری خوشی، لیکن اس سے بھی زیادہ اگر ہو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

میں نے کہا: اگر ایسی بات ہے تو پھر میں تو سارا وقت آپ پر درود میں ہی گزاروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایسی بات ہے تو یہ تمہارے تمام غموں کا مداوا اور تمہارے گناہوں کی بخشش کے لیے کافی ہوگا۔''[1]

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الصفة القیامة، باب فی الترغیب فی ذکر اللّٰہ وذکر الموت آخر اللیل.....، حدیث: ۲۴۵۷. شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر درُود بھیجنا ایک مومن کے لیے اعلیٰ درجے کی سعادت اور خوش بختی ہے۔ وہ لوگ اپنے نصیب پر جتنا افسوس کریں کم ہے کہ جو درود شریف سے لا پرواہی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ نبی رحمت ﷺ کی ذاتِ مقدسہ، مبارکہ، مطہرہ ہمارے درود کی محتاج نہیں۔ یہ تو ہمارے پروردگار نے ہم گناہ گاروں کو موقع فراہم کیا ہے کہ ہم ان کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درُود شریف بھیج کر اپنے گناہوں کو معاف کرالیں اور اپنے ہاتھوں کی کمائی کے نتیجے میں ہمیں جن غموں اور مصیبتوں کا سامنا ہے، ان سے نجات حاصل کرلیں۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (الجمعة: ٤)

''یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس کے مقدر میں ہے کہ جس کو وہ چاہے۔''

احادیث مبارکہ میں درود شریف کے الفاظ ایک سے زائد ہیں۔[1] سب سے افضل درُود وہ ہے جسے درودِ ابراہیمی کہا جاتا ہے اور ہم نماز میں تشہد کے بعد پڑھتے ہیں۔ وہ لوگ تو اور زیادہ رُتبے اور اعزاز کے حامل ہیں جو دو تشہد والی نمازوں یعنی ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے اوّلیں تشہد میں بھی درُود شریف پڑھتے ہیں۔

چلتے چلتے یہ بھی سنتے جایئے!

بُرا ہو ہمارے فقہی اختلافات کا، جو لوگ نماز کے دونوں تشہد میں درُود شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان کے بارے میں کچھ ''اصحاب علم و فضل'' کہ جنہوں نے دین حنیف کو چند بزرگوں کے اقوال و آراء کا مجموعہ بنا کر رکھ دیا ہے، یہ فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ ان کی نماز فاسد ہوگئی۔ جرم کیا ہے؟ قصور کیا ہے؟ خطاؤں کا کون سا ہمالیہ ان بے چاروں نے سر کرلیا؟ معلوم ہوا کہ انہوں نے فرض نماز کے اوّلین تشہد

---

[1] حضرت امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''جلاء الافہام'' میں ان احادیث کو جمع فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت انہیں اس سعادت کے حصول پر نبی کریم ﷺ کی رفاقت نصیب فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس ومقدس پر درُود شریف پڑھ لیا ہے۔ بس یہ ''جرم'' ناقابل معافی ہے۔ اس لیے انہیں توپ کے گولے کے سامنے کھڑا کر کے فتویٰ داغ دیا کہ ان کی نماز فاسد ہوگئی۔..... غضب خدا کا..... یہ کیسا فقہی اختلاف ہے کہ جس میں درُود مسنونہ نہ پڑھنا اتنا بڑا جرم قرار پائے کہ نماز ہی ضائع چلی جائے۔ اور پھر اسے لطیفہ کہیے یا خوفِ خدا سے ان کے دلوں کی محرومی سمجھئے کہ نماز میں دو بار درُود شریف پڑھنے والے ان مظلوموں کو عامۃ الناس میں درُود کا منکر بھی ٹھہرا دیا۔

کیسے ظلم کی بات ہے؟ کیا کوئی کلمہ گو درُود شریف کا منکر ہوسکتا ہے؟ یہ نکتے کی بات ہے کہ ایک کلمہ گو شرک کا ارتکاب تو کرسکتا ہے، مگر درُود شریف کا منکر نہیں۔

ایسا کفر تو کوئی مسلمان خواب میں بھی نہ کرے۔ درود شریف کا انکار..... کسی کے تصور میں بھی یہ بدبختی نہ آئے۔ مگر برا ہو فقہی تعصب اور فرقہ وارانہ اختلاف کا..... درُود مبارک کو حرزِ جان بنانے والوں کو ہی درُود کا منکر ٹھہرا دیا گیا اور خود ایک بہت بڑے مفتی نے درُود ابراہیمی کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ناقص قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری آنے والی نسلوں کو ایسی فقہی گمراہی اور بے راہ روی سے مامون رکھیں۔

۱۰۔ نبی کریم ﷺ سوئے ہوئے کو کس طرح بیدار فرماتے؟

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''میں نماز صبح کے لیے نبی ﷺ کے ساتھ نکلا۔

آپ جس شخص کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے نماز کے لیے بلاتے (آواز دیتے) یا پاؤں سے اشارہ کر دیتے (یعنی پاؤں سے ہلا دیتے)۔ ❶

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاضطجاع بعدھا، حدیث: ۱۲٦٤. اس کی سند میں ایک راوی ابوالفضل مجہول الحال ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح تحقیق شیخ البانی) لیکن یہ ضعف سند کے اعتبار سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ دوسروں کو نماز کے لیے بیدار کرنا:

گھر کے سربراہ اور دیگر افراد کا فرض بنتا ہے کہ وہ افراد خانہ کی نمازوں کا بھی خیال رکھیں۔ انہیں نماز کی صرف تلقین نہ کریں بلکہ اگر وہ سو رہے ہوں تو انہیں بیدار کریں۔ حدیث شریف میں ہے۔

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ..... وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ زَوْجَتِهٖ.....الحديث .)) ❶

''تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کے زیر حکم افراد کے بارے میں سوال ہوگا..... آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی بیوی کے بارے میں سوال ہوگا.....آخر حدیث تک۔''

اس لیے گھر کے ذمہ دار افراد پر شریعت کے تحت فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

''نبی کریم ﷺ (تہجد کی) نماز پڑھتے رہتے اور میں آپ کے بستر پر عرض میں لیٹی رہتی۔ جب وتر پڑھنے لگتے تو مجھے بھی بیدار کر دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔'' ❷

ایک اور حدیث میں ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

''ایک رات نبی کریم ﷺ ان کے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم لوگ (تہجد کی) نماز نہیں پڑھو گے؟''

---

❶ معجم صغير للطبراني، كتاب الادب، حديث: ٦٨٩.

❷ صحيح بخاري، كتاب الوتر، باب ايقاظ النبي ﷺ اهله بالوتر، حديث: ٩٩٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کی: یارسول اللہ!
ہماری روحیں خدا کے قبضے میں ہیں۔ جب وہ چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔
ہمارے اس دوٹوک جواب کے بعد آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے۔
آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن واپس جاتے ہوئے میں نے سنا کہ
آپ ران پر ہاتھ مار کر یہ آیت پڑھ رہے تھے۔
﴿وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ (الكهف: ٥٤)
''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''[1]

[1] صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب تحريض النبی ﷺ على صلوٰة الليل، حديث: ١١٢٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 7

نماز اور نیند کے احکام و مسائل

ا۔ جب نیند کا غلبہ ہو تو نماز پڑھنے کی بجائے نیند پوری کی جائے:

اگر کسی پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہو اور وہ نوافل ادا کر رہا ہو، تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنی نیند پوری کرے۔

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے تو چاہیے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ نیند (کا اثر) اس سے ختم ہو جائے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو وہ کچھ نہیں جانے گا کہ وہ (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے نفس کو بد دعا دے رہا ہے۔'' ❶

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ

''نیند کے غلبے کی صورت میں پہلے نیند مکمل کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رب العزت سے گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کی بجائے انسان اپنے آپ کو گالیاں دینے لگ جائے۔'' ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لیے اٹھے اور (غلبہ نیند کی وجہ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضو من النوم، حدیث: ۲۱۲.

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب النعاس فی الصلوٰۃ، حدیث: ۱۳۱۰. (صحیح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) قراءت مشکل ہو رہی ہو اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو (ایسی حالت میں) اسے سو جانا چاہیے۔'' ❶

آپ سوچئے کہ وہ کون سا شب زندہ دار ہو گا کہ جسے نیند کے غلبے کی وجہ سے اندیشہ ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو ہی بُرا بھلا کہنے لگے؟

جسے خبر ہی نہیں کہ نماز میں پڑھی جانے والی آیاتِ مبارکہ کا معنٰی کیا ہے؟ جو تسبیحات و ادعیہ ماثورہ کے مفاہیم سے بے خبر ہے، اس بے چارے عبادت گزار کو اس بات کا کیا خوف کہ وہ اپنے لیے مغفرت طلب کرتے کرتے کچھ اور ہی نہ مانگ لے۔ ہاں یہ اس خوش بخت کے لیے ضرور احتیاط کا مقام ہے کہ جسے خوب معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں جو دُعائیں فرماتے تھے، جو مبارک تسبیحات پڑھتے تھے، ان کا کیا معنٰی و مفہوم ہے۔ اس لیے بندۂ مومن کی حتی الوسع جستجو یہی ہونی چاہیے کہ وہ مفاہیم الصلاۃ سے خوب اچھی طرح آگاہ ہو۔ پھر مانگنے کا لطف بھی دوبالا ہو جاتا ہے اور پروردگارِ عالم..... کہ جن کے سوا کوئی بندہ نواز نہیں..... ان کی عنایات اور جود و کرم کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ان احادیث میں نماز سے مراد فرض نماز نہیں بلکہ رات کی نماز یعنی تہجد ہے اور اس کو مطلقاً کسی اور وقت کی نفلی نماز پر بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن فرض نماز کے لیے تو حدیث شریف میں اذان میں آتا ہے:

((اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.))

''کہ نماز نیند سے بہتر ہے۔'' ❷

دوسرا یہ کہ فرض نماز کے وقت اگر کسی پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو وہ وضو کر کے، منہ دھو

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب النعاس فی الصلوٰۃ، حدیث: ۱۳۱۱. (صحیح)

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب کیف الاذان، حدیث: ۵۰۰. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر یا اپنے سر پر پانی گرا کے نیند کا اثر دور کرسکتا ہے۔ نفل نماز میں جب آدمی تھکاوٹ محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ آرام کرے۔ خود کو تکلیف میں نہ ڈالے۔ اس کی دلیل ام المومنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا والی حدیث ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو کیا دیکھا کہ مسجد کے دو ستونوں کے درمیان ایک رسی تنی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ رسی یہاں کیوں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ رسی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے لیے ہے، جب وہ نماز سے تھک جاتی ہیں تو اس سے ٹیک لگا لیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا کہ ''یہ (رسی باندھنا) درست نہیں۔ اسے کھول دو۔ تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اتنی ہی پڑھے جب تک اس کی طبیعت میں تازگی اور فرحت رہے، جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔'' [1]

کچھ لوگ خواتین کا مسجد میں آنا درست نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ لیکن مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے اس موقف کا واضح طور پر انکار ہو رہا ہے۔ ام المومنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے مسجد نبوی میں اپنے لیے رسی باندھی کہ نماز کے دوران اس سے ٹیک لگا لی جائے۔ اگر عورتوں کا مسجد میں آنا جائز نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسی اتروانے کی بجائے ام المومنین کو مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے۔ آپ نے تو عبادت میں غیر ضروری تکلف سے منع فرمایا۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ:

''کیا ہمارے لیے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ کافی نہیں؟''

۲۔ نیند کے غلبے کی وجہ سے اگر کسی کی نماز رہ جائے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب ما یکره من التشدید فی العبادة، حدیث: ۱۱۵۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کوئی سویا رہ جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یاد آنے پر (یا بیدار ہونے پر) فوراً (نماز) پڑھ لے۔''

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾

''نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔'' ❶

ایک اور حدیث میں ہے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں، جب سفر میں نبی کریم ﷺ کی نماز فجر رہ گئی اور سورج طلوع ہونے کے بعد آپ ﷺ نے نماز ادا کی تو کچھ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ ہم نے نماز میں کوتاہی کی۔ نبی ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''نیند کی وجہ سے نماز نہ پڑھنے سے کوئی کوتاہی واقع نہیں ہوتی۔ بیداری کے عالم میں ترک نماز باعث کوتاہی ہے۔ جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے، پڑھ لے اور اگلے روز وقت پر ادا کرے۔'' ❷

۳۔ فرض نماز پڑھے بغیر سو جانے والے حافظ قرآن کو عذاب:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں۔ نبی مکرم ﷺ نے اپنے ایک خواب کا حال سنایا:

''جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، وہ قرآن کریم کا حافظ تھا، مگر وہ قرآن سے غافل ہو گیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔'' ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة.....، حديث: ١٥٦٩.

❷ سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب فى من نام عن الصلوة أو نسيها، حديث: ٤٣٧. صحیحین میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ ملاحظہ ہو، صحيح بخارى: ٧٤٧١، صحيح مسلم: ٦٨١.

❸ صحيح بخارى، كتاب التهجد، باب عقد الشيطان، حديث: ١١٤٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ نبی مکرم ﷺ اور ایک عام آدمی کے خواب میں بنیادی فرق یہ ہوتا ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا خواب بمنزلہ وحی ہوتا تھا جبکہ لوگوں کے خواب محض خواب ہوتے ہیں جو سچے بھی ہو سکتے ہیں اور جھوٹے بھی۔

۴۔ نیند کی وجہ سے صبح کی نماز چھوڑنے والے پر شیطان کا وار:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر ہوا کہ وہ صبح تک پڑا سوتا رہا اور فرض نماز کے لیے بھی نہیں اٹھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔'' [1]

۵۔ رات بھر نماز کی ادائیگی کی ممانعت:

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سلمان فارسی اور ابو درداء رضی اللہ عنہما کے مابین مواخات قائم کرا دی۔ پھر حضرت سلمان اپنے بھائی سے ملاقات کے لیے آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ام درداء بہت پراگندہ حال میں ہیں۔ پوچھا کہ آپ نے یہ اپنا کیا حال بنا رکھا ہے؟ وہ کہنے لگیں کہ آپ کے بھائی ابو درداء کو دنیاوی معاملات کی کوئی حاجت نہیں۔ (انہوں نے تو خود کو صرف عبادت کے لیے مخصوص کیا ہوا ہے) پھر جب ابو درداء گھر آئے۔ انہوں نے سلمان کو کھانا پیش کیا اور کہا کہ آپ کھائیے، میں تو روزے سے ہوں۔ لیکن سلمان نے کہا کہ نہیں، جب تک آپ نہیں کھائیں گے، میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ ابو درداء کو سلمان کے ساتھ کھانے میں شریک ہونا پڑا۔

پھر جب رات ہوگئی تو حضرت ابو درداء قیام اللیل کرنے لگے۔ حضرت

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب اذا نام و لم یصل.....، حدیث: ۱۱۴۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان نے ان سے کہا ابھی سو جاؤ۔ چنانچہ وہ سو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ نماز تہجد کے لیے اٹھے لیکن سلمان نے دوبارہ کہا کہ ابھی سو جاؤ۔ وہ دوبارہ سو گئے۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے ان سے کہا کہ اب آپ اٹھ جائیں اور نماز ادا کریں۔ چنانچہ ابو درداء اٹھے اور نماز تہجد ادا کی۔

پھر حضرت سلمان فارسی نے انہیں نصیحت کی کہ آپ کے نفس کا آپ پر حق ہے اور آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ کے مہمان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کے اہل خانہ کا بھی آپ پر حق ہے۔ اس لیے آپ تمام حق داروں کو ان کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ پھر حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ آپ ﷺ کے گوش گزار کیا تو نبی کریم ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے اس پر مہر تصدیق ثبت فرمائی، کہ سلمان نے سچ کہا۔'' ❶

٦۔ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''نبی کریم ﷺ فجر کی رکعتیں (یعنی دو سنتیں) پڑھ کر دائیں کروٹ لیٹ جاتے۔'' ❷

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''نبی کریم ﷺ جب نماز (فجر کی رکعتیں) پڑھ چکے ہوتے اور میں بیدار ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لیے

---

❶ جامع ترمذی، ابواب الزهد، باب فی اعطائه حقوق النفس والرب والضیف والاهل، حدیث: ٢٤١٣. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب الضجعة علی الشق الایمن..... حدیث: ١١٦٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان ہو جاتی۔'' ❶

۷۔خواب میں اذان:

اسلامی شعائر میں اذان کا بے حد اہم مقام و مرتبہ ہے۔ اسلامی معاشرے کی شناخت ہے۔ اذان نماز کے لیے ایک اعلان ہے کہ نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے۔ اس کا آغاز دیگر احکام سے کچھ مختلف انداز میں ہوا تھا۔ یہ ایک صحابی کو خواب میں سکھائی گئی۔ انہوں نے اس خواب کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے نماز کے لیے لوگوں کو بلانے کے لیے اسی طریقے کو پسند فرمایا۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ میں اس کی تفصیل ہے:

''ابو عمیر (عبداللہ) بن انس اپنے انصاری چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات کا اہتمام (عزم) کیا کہ لوگوں کو نماز کے لیے کس طرح اکٹھا کیا جائے۔

کسی نے مشورہ دیا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے۔ جب لوگ اس جھنڈے کو دیکھیں تو ایک دوسرے کو نماز کی اطلاع دیں۔ آپ ﷺ کو یہ تجویز پسند نہ آئی۔

کسی نے کہا بگل بجایا جائے جیسے یہودی بگل بجاتے ہیں۔ آپ نے اسے بھی پسند نہ کیا اور فرمایا: ''یہ یہودیوں کا شعار ہے۔''

کسی نے گھڑیال کا مشورہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نصاریٰ کا شعار ہے۔''

حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ اسی فکر و جستجو میں وہاں سے لوٹے جس کی فکر رسول اللہ ﷺ کو تھی۔ انہیں خواب میں اذان سکھا دی گئی۔ اگلے روز

❶ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب الضجعة علی الشق الایمن..... حدیث: ۱۱۶۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ میں نیند اور بیداری کی سی حالت میں تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے مجھے اذان سکھائی۔ یہی چیز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی بیس روز پہلے خواب میں دیکھی تھی لیکن انہوں نے اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ پھر انہوں (عمر) نے نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ مجھ سے سبقت لے گئے۔ پس میں شرماتا ہی رہ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلال کھڑے ہو جاؤ جس طرح عبداللہ بن زید بتاتے جائیں، ویسے کرتے جاؤ۔ پھر بلال نے اذان کہی۔'' ❶

۸۔ رات کی نمازیں منافقین کے لیے بھاری ہوتی ہیں:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا فلاں آدمی حاضر ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے کئی ایک منافقین کے نام لے کر پوچھا جو نماز میں حاضر نہیں تھے۔ (پھر) فرمایا:

''یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پر بہت زیادہ بھاری (ہوتی) ہیں۔ لیکن اگر وہ ان کی فضیلت (اجر و ثواب) جان لیں تو گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں چلے آئیں۔'' ❷

---

❶ سنن ابو داود، کتاب الصلوٰۃ، باب بدء الاذان، حدیث: ٤٩٨. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ سنن الدارمی، کتاب الصلوٰۃ، باب ای الصلوٰۃ علی المنافقین اثقل، حدیث: ١٣٠٤. یہ حدیث صحیح ہے۔ نیز ملاحظہ فرمایئے! سنن ابو داؤد: ٥٥١، سنن نسائی: ٨٤٦، سنن ابن ماجہ: ٧٩٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ اگر نمازی کے سامنے کوئی مرد یا عورت سو رہی ہو؟

اس میں کوئی حرج نہیں کہ نمازی کے سامنے کوئی سو رہا ہو۔ نہ تو سونے والے کے لیے ممانعت ہے اور نہ نمازی کی نماز میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات سونے والا نمازی کے لیے سترے کا کام بھی دیتا ہے۔ ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو جایا کرتی تھی۔ میرے پاؤں آپ کے سامنے (پھیلے ہوئے) ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو (میرے) پاؤں کو (نماز کے دوران ہی) آہستہ سے دبا دیتے اور میں انہیں سمیٹ لیتی۔ پھر جب قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلا لیتی تھی۔ اس زمانے میں گھروں کے اندر چراغ نہیں ہوتے تھے۔''[1]

ام المومنین فرماتی ہیں کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا:

''نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں آپ کے سامنے بچھونے پر آڑے رخ سوئی ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔''[2]

۱۰۔ نماز عشاء سے پہلے سونے کا جواز:

اگرچہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ لیکن بوقت ضرورت نماز عشاء سے پہلے بھی سویا جا سکتا ہے۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ نماز باجماعت سے محرومی نہ ہو۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث شریف سے معلوم ہو رہا ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب التطوع خلف المرأۃ، حدیث: ۵۱۳.

[2] ایضاً، باب الصلاۃ خلف القائم، حدیث: ۵۱۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ ایک رات کسی کام میں مشغول ہوگئے اور بہت دیر کی۔ ہم (نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے) مسجد میں سوگئے، پھر ہم بیدار ہوئے، پھر ہم سوگئے، پھر ہم بیدار ہوئے۔ پھر نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا: ''دنیا کا کوئی شخص بھی تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔'' ❶

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ اس وقت نماز عشاء مدینہ طیبہ کے سوا اور کہیں نہیں پڑھی جاتی تھی یعنی مسلمان اتنی کم تعداد میں تھے۔

۱۱۔ نبی کریم ﷺ کا نمازِ عشاء رات گئے ادا کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''ایک رات رسولِ کریم ﷺ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی میں معمول سے ہٹ کر تاخیر کی۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! نماز؟ عورتیں اور بچے تو سو چکے ہیں۔ (نبی کریم ﷺ نے ان کی آواز سنی) تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور سر اقدس سے پانی کے قطرات گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نمازِ عشاء کا) صحیح وقت تو یہی ہے۔ اگر مجھے اہل ایمان کے لیے یہ مشقت محسوس نہ ہوتی تو میں اس نماز کو اس وقت ادا کرتا۔'' ❷

ہمارے ناقص اور خود ساختہ مذہبی تصورات کا شاخسانہ ہے کہ ہم ایسے مسائل میں الجھتے ہیں جو سرے سے مسائل ہی نہیں۔ جیسا کہ ہمارے ہاں ننگے سر نماز کا مسئلہ ہے۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب، حدیث: ۵۷۰.

❷ مسند حمیدی، مرویات ابن عباس، حدیث: ۴۹۹. (صحیح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگ سر پر ٹوپی یا رومال وغیرہ کو اس حد تک لازم قرار دیتے ہیں کہ ان کے نزدیک ننگے سر نماز ہی نہیں ہوتی۔ جب کہ اس حدیث مبارکہ میں واضح معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ ننگے سر تھے۔ اس لیے تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور صحابہ کرام دیکھ رہے تھے۔

۱۲۔ جمعۃ المبارک کی رات قیام اللیل کے لیے مخصوص کرنے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص جمعۃ المبارک کی رات کو قیام اللیل کے لیے دیگر راتوں سے خاص نہ کرے اور نہ کوئی شخص جمعہ کے دن کو دیگر ایام سے خاص کرتے ہوئے روزہ رکھے۔ ہاں اگر وہ معمول کے مطابق روزہ رکھ رہا ہے اور اس میں جمعے کا دن آجائے (تو وہ جمعہ کے دن کا نفلی روزہ رکھ لے)۔''[1]

اس حدیث مبارکہ پر غور فرمائیے!

اسلام میں بدعات کا جو تصور ہے، وہ اس حدیث سے بہت عمدہ طریقے سے نکھر کر سامنے آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ''ہرج ہی کیا ہے اس کام کے کرنے میں'' جب کہ بدعت ہوتی ہی یہ ہے کہ نیکی کا کوئی کام کسی مخصوص دن مخصوص وقت اور مخصوص ترتیب سے کیا جائے..... اب جمعۃ المبارک کا دن افضل دن ہوتا ہے۔ لیکن اس دن کو یا اس کی رات کو دیگر ایام سے ممتاز کرتے ہوئے کوئی عبادت کرنا اور اس کے لیے اس کو خاص کرنا یہی تو بدعت ہے۔ بظاہر اس میں کوئی حرج نہیں کہ انسان جمعہ کی رات کو عبادت کے لیے مخصوص کرے، ہاں حرج صرف یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے کسی بھی کام سے منع فرمایا ہے۔ اور یاد رہے کہ جس کام سے حضور پاک ﷺ نے منع فرمایا ہو، وہ کبھی نیکی کا کام نہیں ہوسکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا برائی ہوگی، اگرچہ دیکھنے میں وہ کیسی

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب کراھۃ صوم الجمعۃ منفرداً، حدیث: ۲٦٨٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی خوش نماز کیوں نہ نظر آرہی ہو۔ بدعت کا دروازہ کھلتا ہی نیکی کی نیت سے ہے اور پھر سنت کی مخالفت کی راہ اختیار کر لی جاتی ہے، یہ کہتے ہوئے کہ اس میں حرج کیا ہے۔

۱۳۔ خطبہ جمعہ کے دوران کسی کو اونگھ آجائے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جب کسی کو مسجد میں اونگھ آجائے تو وہ اپنی جگہ تبدیل کر لے۔'' ❶

۱۴۔ جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد سونا:

صحابہ کرام حضرت نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے اور پھر دوپہر میں قیلولہ کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم جمعہ سویرے پڑھتے، ❷ اس کے بعد دوپہر کی نیند لیتے تھے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے۔ پھر دوپہر کی نیند لیا کرتے تھے۔ ❸

یہاں ایک بات سنتے جایئے کہ نبی کریم ﷺ کا خطبہ جمعہ مختصر ہوا کرتا تھا۔ جبکہ آپ اوّل وقت میں نماز جمعہ سے فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز جمعہ کے بعد دھوپ سے بچنے کے لیے دیوار کا سایہ تلاش کرتے تھے۔ یعنی اس وقت ابھی سائے اتنے لمبے نہیں ہوئے ہوتے تھے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ جمعہ اور نماز سے فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔

اس کے برعکس آپ اپنے ہاں دیکھئے ایک سے بڑھ کر ایک شعلہ نوا خطیب اپنی آتش بیانی کا مظاہرہ کر رہا ہوتا ہے اور بسا اوقات مقررہ وقت کی حدود پار کر چکا

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الرجل ینعس والامام یخطب، حدیث: ۱۱۱۹. یہ حدیث حسن ہے۔

❷ ''سویرے پڑھنے'' سے مراد ہے کہ زوال آفتاب کے بعد اول وقت پر نماز جمعہ ادا کر لیتے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، باب القائلة بعد الجمعة، حدیث: ۹۴۰، ۹۴۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ سامعین بے چارے سر جھکائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ کچھ نیند کا مزہ لے رہے ہوتے ہیں اور کچھ حالت اضطراب میں پہلو بدل رہے ہوتے ہیں، لیکن کسی میں اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ خطیب کی بے مہابا رفتار خطابت کے سامنے بند باندھ سکے۔ بہر حال بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا خطبہ جمعہ موضوع کے مطابق ہوتا تھا اور اختصار و ایجاز کا عمدہ نمونہ ہوتا تھا۔ اس لیے کہ رب العزت نے آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا فرمائے تھے۔

۱۵۔ بارش اور سخت سرد رات میں گھر میں نماز ادا کرنا:

حضرت ابوملیح عامر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ:

میں ایک بارش والی رات میں (نماز کے لیے گھر سے) نکلا۔ جب واپس آ کر دروازہ کھلوایا تو والد (حضرت اسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ) نے کہا: کون ہے؟

میں نے کہا: ابوملیح ہوں۔

فرمایا: میں نے تو دیکھا ہے کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ (اس دوران میں ہلکی سی) بارش ہوگئی۔ جس سے ہمارے جوتوں کے تلوے بھی گیلے نہ ہوئے۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ کے موذن نے (نبی ﷺ کے حکم سے) اعلان کر دیا کہ:

''اپنے ٹھکانوں پر (خیموں میں) نماز پڑھ لو۔'' ❶

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ بارش اور تیز ہوا والی سرد رات میں موذن کو حکم دیتے

---

❶ سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلواة والسنة فيها، باب الجماعة فى الليلة، حديث: ۹۳۶۔ اس کی اسناد صحیح ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ وہ اعلان کردے الأصلوا فی الرحال یعنی اپنے اپنے ٹھکانے پر نماز ادا کرلو۔'' ❶

البتہ صحیح ابن خزیمہ میں اس روایت میں (فی سفر) کے الفاظ ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

''جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے اور کوئی بے حد سیاہ رات ہوتی یا بارش والی رات ہوتی تو نبی کریم ﷺ کا موذن یہ اعلان کرتا:

''اپنی اپنی اقامت گاہوں پر نماز ادا کرلو۔'' ❷

اگر رات چاندنی نہ ہو تو عموماً تاریکی ہی ہوتی ہے۔ سفر میں انسان کسی ویران جگہ رک جائے، یا ایسا راستہ کہ جہاں روشنی کا انتظام نہ ہو تو وہ رات لامحالہ بے حد سیاہ رات شمار ہوگی۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا ہوگا۔ اس لیے دوران سفر ایسی صورت حال پیش آنے پر یہ سہولت دے دی گئی..... کہ مسافر کے لیے مسجد تک آنا دشوار ہوگا۔ امکان ہے کہ وہ راستہ کھو بیٹھے، انجانی راہوں کا مسافر ہونے کے سبب کسی حادثے سے دو چار نہ ہو جائے۔ اس لیے مسافر کو رخصت مل گئی لیکن مقیم کو تو اماوس کی تاریک ترین راتوں میں بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مسجد کس سمت، کس گلی اور کس بازار میں ہے۔ اس کے لیے تو شب دیجور کی سیاہی بھی شاید کوئی عذر قرار نہ پائے۔

بے حد و حساب درود و سلام ہوں مشفق و مرفق نبی کریم ﷺ پر، انہیں اپنی امت

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الرخصة فی المطر..... حدیث: ٦٦٦.

❷ صحیح ابن خزیمه، کتاب الامامة فی الصلوٰة، باب اباحة ترك الجماعة فی السفر فی اللیلة المظلمة، حدیث: ١٦٥٦. علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ شیخین نے اس کو مالک بن نافع کے طریق سے روایت کیا ہے اور صحیح ابوداؤد میں اس کا ایک اور طریق بھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کس قدر خیال تھا کہ نماز ایسے بنیادی فریضے کی ادائیگی میں بھی رعایت دے دی۔ البتہ اگر کچھ لوگ خراب موسم اور ناموافق حالات کے باوجود مسجد میں نماز کے لیے آجائیں تو پھر امام انہیں حسب معمول نماز پڑھا دے۔ ❶

۱۶۔ بیت اللہ میں دن اور رات کسی بھی وقت نماز کی ممانعت نہیں:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے عطا کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں:

''اے بنی عبد مناف! اے بنی عبدالمطلب! اگر تمہیں کوئی معاملہ (بیت اللہ کے متعلق) سپرد ہو تو مجھے یہ علم نہ ہو کہ تم لوگوں نے دن یا رات کی کسی گھڑی میں کسی کو اس گھر کے پاس نماز پڑھنے سے روکا ہے۔'' ❷

۱۷۔ اسلام ایک ایسا دین کہ جس کی راتیں بھی روشن ہیں:

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسا وعظ فرمایا، جس کے اثر سے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل (اللہ کی ناراضی اور عذاب سے) خوف زدہ ہوگئے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسا وعظ ہے جیسے کسی رخصت کرنے والے کی نصیحت، تو آپ ہم سے کیا وعدہ لیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں روشن شریعت پر چھوڑ رہا ہوں۔ جس کی رات بھی دن کی طرح (روشن) ہے۔ میرے بعد وہی شخص کج روی اختیار کرے گا جو ہلاک ہونے والا ہے۔ تم میں سے جو کوئی زندہ رہے گا، وہ جلد بہت اختلاف دیکھے گا، لہٰذا تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین

---

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: صحیح بخاری کتاب الاذان، باب هل یصلی الامام بمن حضر.....: ٦٦٨، ٦٦٩.

❷ صحیح ابن خزیمه، کتاب الصلوٰة، باب ذکر الدلیل علی ان نهی النبی ﷺ.....، حدیث: ١٢٨٠. اس کی اسناد صحیح ہیں۔ نیز ملاحظہ ہو، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوٰة، باب رقم: ١٤٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جو طریقہ معلوم ہو، اس کو اختیار کرنا۔ اسے داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑنا اور (امیر کی) اطاعت کو لازم پکڑنا۔ اگرچہ وہ حبشی غلام ہو کیونکہ مومن تو نکیل والے اونٹ کی طرح ہوتا ہے۔ جہاں لے جایا جائے، چلا جاتا ہے۔''[1]

[1] سنن ابن ماجه، كتاب السنه، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، حديث: ٤٣. اس کی اسناد صحیح ہیں۔ نیز ملاحظہ فرمایئے، سنن ابو داؤد: ٤٦٠٧، سنن الترمذی: ٢٦٧٦. امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 8

نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز

ا۔ نبی مکرم ﷺ کا رات کا معمول:

اسود بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی مکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟

انہوں نے فرمایا:

''آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے اور آخر شب بیدار ہوکر تہجد ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ آتے۔ پھر جب موذن اذان دیتا تو فوراً ہی بستر سے اٹھ جاتے اور اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو پر اکتفا فرماتے اور باہر (مسجد میں) تشریف لے جاتے۔''[1]

ایک اور حدیث مبارکہ میں ام المومنین سلام اللہ علیہا رحمت عالم ﷺ کی نیند کی کیفیت ان الفاظ میں بیان فرماتی ہیں:

''میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وتر ادا کرنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں ضرور سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔''[2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب من نام اول اللیل واحیا آخره، حدیث: ١١٤٦.

[2] ایضاً، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیره حدیث: ١١٤٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ:

''میں نے اپنے ہاں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ سوئے ہوئے ہی پایا۔''[1]

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک رات گزارنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی مکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ام المومنین سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا حضرت ابن عباس کی سگی خالہ تھیں۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کم عمر صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس نے اپنی خالہ کے گھر رات قیام کیا۔ پھر انہوں نے نبی مکرم ﷺ کی عبادت کی جو کیفیت دیکھی، وہ بیان کی۔ شاید سارے ہی محدثین کرام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اس لیے کہ اپنے مضامین کے اعتبار سے یہ حدیث بے حد اہم ہے۔ مختلف راویان حدیث سے روایت حدیث کے دوران بعض مقامات پر جزوی سا اختلاف بھی ہے جسے میں نے نظر انداز کرتے ہوئے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ ام المومنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بستر کی چوڑائی میں لیٹا اور آنحضرت ﷺ اور ام المومنین رضی اللہ عنہا لمبائی رخ آرام فرما ہوئے۔ کچھ دیر آپ ﷺ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے باتیں کیں، پھر آپ سو گئے۔ کم و بیش نصف شب کا عمل ہوگا کہ آپ اٹھے اور پیشاب کیا۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔ پھر جب آپ ﷺ دوبارہ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ اٹھے، اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات دور کیے۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ آل عمران کی آخری دس

[1] صحیح بخاری، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث: ۱۱۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات پڑھیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ مشکیزے کے پاس گئے جو ایک طرف لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے اس سے وضو کیا نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم پانی کے ساتھ۔ بلکہ بے حد اعتدال کے ساتھ درمیانہ وضو کیا۔ اعضاء کو کم دھویا، مگر سب جگہ پانی پہنچا دیا۔ اس دوران میں بھی بیدار ہو چکا تھا۔ میں نے وضو کیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔

آپ ﷺ نے نماز کے دوران ہی مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اور آہستہ سے میرا کان مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو دو کر کے تیرہ رکعت ادا کیں، جس میں وتر بھی شامل تھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد آپ ﷺ ایک مرتبہ پھر گہری نیند سو گئے۔ آپ سوتے ہوئے خراٹے لیتے تھے۔ اس روز بھی آپ کے خراٹوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ اٹھے۔ ہلکی سی دو رکعت نماز فجر کی سنتیں ادا کیں۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔

آپ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا .))

اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر،

میری نظر میں نور پیدا کر،

میرے کان میں نور پیدا کر،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دائیں جانب نور پیدا کر،
میرے بائیں جانب نور پیدا کر،
میرے اوپر نور پیدا کر،
میرے نیچے نور پیدا کر،
میرے آگے نور پیدا کر،
میرے پیچھے نور پیدا کر،
اور مجھے نور عطا فرما۔ ❶

۳۔ نبی کریم ﷺ کی ایک رات کا حال حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی زبانی:

صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک رات اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ انہوں نے پھر اس کا حال سنایا جو کہ کتب حدیث میں روایت ہوا۔

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ:

''میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ شروع کی اور میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ ﷺ (نے رکوع نہ کیا اور) آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ﷺ ایک دو گانہ میں پوری سورت پڑھیں گے۔ پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے لیکن آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی اور اس کو بھی تمام پڑھا۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران شروع کر دی اور

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه باللیل حدیث: ٦٣١٦، ٦٣١٧، کتاب التفسیر، باب قوله تعالیٰ: الذین یذکرون الله قیامًا و قعودًا ..... حدیث: ٤٥٧٠، ٤٥٧١، صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین، حدیث: ١٧٩١، ٩٢، ٩٣، ٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب ایسی آیت پڑھتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت کی تلاوت فرماتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پڑھتے تو پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم یعنی ''پاک ہے میرا پروردگار بڑائی والا'' اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر سرابر تھا۔ پھر کہا: ''سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی۔'' پھر دیر تک رکوع کے قریب کھڑے رہے پھر سجدہ کیا پھر کہا: ''سبحان ربی العظیم یعنی میرا رب پاک ہے بلند ذات والا۔'' اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب تھا۔'' ❶

اب آپ ذرا اس حدیث مبارکہ کے متن پر غور فرمائیں!

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک ہی رکعت میں سورۃ البقرۃ مکمل پڑھی، پھر سورۃ النساء بھی مکمل پڑھی، پھر سورۃ آل عمران۔ یہ تینوں سورتیں پانچ سے زائد پاروں پر محیط ہیں۔ سوچیے تو سہی اس رات رحمت عالم ﷺ کا وہ قیام کیسا طویل ہوگا۔

صحیح ابن خزیمہ کی حدیث: ۵۴۲ کے مطابق آپ ﷺ نے سورۃ البقرۃ اور سورۃ النساء کے بعد رکوع کر دیا تھا۔ اگر یہ بات مانی جائے تو پھر سورۃ آل عمران آپ نے دوسری رکعت میں پڑھی ہوگی کیونکہ صحیح مسلم کی روایت میں اس کی وضاحت نہیں ملتی کہ آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں کون سی سورت کی تلاوت فرمائی تھی۔ اگر اس ترتیب کو بھی مان لیا جائے تو یہ دو رکعت کتنی طویل تھیں..... اس کا اندازہ اس سے کیجیے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں قراءت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت والی آیات

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافر، باب استحباب تطویل القراءت فی صلاۃ اللیل، حدیث: ۱۸۱٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتیں، وہاں اس کی رحمت کے طلب گار بن جاتے اور جہاں عذاب کی آیات تلاوت فرماتے تو اس کے عذاب سے پناہ مانگتے۔ پھر جہاں اس کی تسبیح والی آیات سے گزرتے تو اس کی تسبیح بیان فرماتے۔ آپ ﷺ کی قراءت ہندو پاک کے حفاظ کرام والی نہیں ہوتی تھی کہ صرف یعلمون تعلمون کی سمجھ آتی ہو۔ باقی کیا پڑھا.....؟ کچھ خبر نہیں۔

پھر یہ بھی دیکھیے کہ آپ ﷺ کی ان رکعات میں رکوع کی طوالت کس قدر تھی!

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ کا رکوع آپ کے قیام کی مانند ہی تھا۔ مفہوم یہ کہ سو فیصد نہ سہی، قریب قریب تو ہوگا۔ یہی حال آپ کے سجدے کا تھا کہ وہ بھی کم و بیش رکوع کی طرح طویل تھا۔ اتنی طویل نماز..... کم از کم اڑھائی تین گھنٹوں پر محیط قیام اور اگر رکوع و سجود کی طوالت شمار کرلیں تو اور زیادہ۔ آخر یہ کٹھن اور جاں گسل عبادت کس لیے؟ کیوں خود کو اتنی مشقت میں ڈالا؟ یہ وہ نکتہ ہے جو مومن صادق سے کچھ توجہ مانگتا ہے۔

وہ سوچے کہ محبوب رب العالمین اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لیے ایسی پرمشقت نماز تہجد ادا فرماتے تھے، ہمیں تو رضائے الٰہی کی اشد ضرورت ہے۔

۴۔ رات کی نماز میں نبی کریم ﷺ کی قراءت:

عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''میں نے اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رات کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کی قراءت کس طرح ہوتی تھی؟

آپ اونچی آواز سے قراءت کرتے تھے یا آہستہ؟

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ دونوں انداز سے قراءت کرتے تھے۔ کبھی بالجہر یعنی اونچی آواز سے اور کبھی ہلکی آواز سے۔''[1]

---

[1] سنن نسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب کیف القراءة باللیل، حدیث: ۱۶۶۳۔ یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جب حضور ﷺ رات کی نماز میں ایک ہی آیت پڑھتے رہے:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا:

''نبی رحمت ﷺ نے صبح تک ایک ہی آیت بار بار پڑھتے ہوئے قیام فرمایا۔ اور وہ آیت یہ تھی:

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝﴾ (المائدہ: ۱۱۸)

''اگر آپ ان کو سزا دیں تو بے شک وہ آپ کے ہی بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو بے شک آپ ہی غالب ہیں، بڑی حکمت والے ہیں۔'' [1]

اب ذرا تصور تو کیجیے کہ نبی کریم ﷺ نے اس رات کتنی بار یہ آیت مبارکہ اپنی معمول کی نماز تہجد میں تلاوت فرمائی ہوگی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ البتہ اس کیفیت و ماہیت کا اندازہ لگانے کے لیے آپ دو رکعت نماز اس طرح ادا کریں کہ اس میں یہی آیت مبارکہ بار بار پڑھیں۔ کچھ دیر بعد آپ کا دل چاہے گا کہ رکوع کر دیں۔ آسان لفظوں میں یہ کہ آپ ایک ہی آیت پڑھنے سے اکتا جائیں گے۔ یہ اس شخص کے دل کا حال ہوگا کہ جو اس آیت مبارکہ کے معنی و مفہوم سے بھی آگاہ ہے اور جس کا دل رکوع و سجود اور ذکر و اذکار سے بھی غافل نہیں۔ رہا وہ شخص جو نوافل اور اذکار کا ذوق نہیں رکھتا، جو عبادات کی ان کیفیات سے دور ہے، اس کا تو ذکر ہی بے فائدہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کی اس نماز کو ایک اور زاویے سے دیکھیے۔

---

[1] سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في قيام الليل، حديث: ۱۳۵۰، حسن۔ سنن نسائي، حديث: ۱۰۱۱، امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ (۱/ ۲۴۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا آیت مبارکہ کا ترجمہ ذہن میں تازہ کیجیے۔

''اگر آپ ان کو عذاب میں مبتلا کر دیں.....''

اس آیت مبارکہ میں کون لوگ مراد ہیں؟

نبی کریم ﷺ اپنی مغفرت کے لیے تو یہ دعا نہیں فرما رہے تھے۔ آپ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف تھے۔ آپ ﷺ کے اشارے سے تو جنت کے دروازے کھلنے ہیں۔ آپ تو جنت الفردوس کے مکین ہیں۔ روزِ آخرت آپ ﷺ کی شفاعت تو ہم سیاہ کاروں کے لیے اُمید کی کرن ہے۔ آپ کو تو اس الحاح و زاری کی حاجت ہی نہیں تھی۔ پھر آپ کے خلفاء راشدین سیّدنا ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ وہ تو دنیا میں بھی آپ کے رفیق تھے۔ جنت الفردوس میں بھی آپ کے رفیق ہوں گے۔ پھر عشرہ مبشرہ ہیں۔ بھلا جن خوش نصیبوں کو لسان رسالت سے جنت کی بشارت ملی ہو، ان کی مغفرت میں کوئی شک و شبہ ہوسکتا ہے؟ ایسا گمان تو کوئی کافر ہی کرسکتا ہے۔ پھر اصحاب بدر تھے۔ حدیبیہ والے تھے، آپ کے دیگر اصحاب تھے۔ ان کے لیے تو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ[1] کی سند فضیلت آچکی۔ یہ تو میں اور آپ تھے کہ جن کے لیے رات بھر آقائے کائنات آنکھوں میں آنسو لیے بارگاہ الٰہی سے پروانہ مغفرت طلب کرتے رہے اور ایک ہم ہیں کہ بے دھڑک اللہ رب العزت کی نافرمانیوں سے اپنے اعمال نامے بھاری کرتے جا رہے ہیں۔ ذرا سوچیے! ہم مسلمانوں نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی کیا قدر کی؟ آج ہم انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جس شامت اعمال سے گزر رہے ہیں، کہیں اسی نعمت عظمیٰ کی ناقدری کا شاخسانہ تو نہیں؟

۶۔ نبی کریم ﷺ کا رات کو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا:

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بھی ان خوش بخت اصحاب میں سے تھے کہ

[1] الحشر: ۲۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہیں رحمت دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کی سعادت میسر آئی تھی۔ اصحاب رسول ﷺ اپنے اپنے گھروں میں محو استراحت ہوتے تھے اور ربیعہ رضی اللہ عنہ باب عالی پر نبی رحمت ﷺ کے اشارہ ابرو کے منتظر ہوتے تھے کہ کب حضور ﷺ بیدار ہوں، حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائیں۔ اپنی کسی ضرورت کا اظہار فرمائیں اور ربیعہ رضی اللہ عنہ کل کائنات کے آقا ومولیٰ ﷺ کی خدمت کرکے اپنے لیے جنت میں مقام بنا سکیں۔ خود ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''میں نبی کریم ﷺ کے در اقدس پر رات گزارا کرتا تھا۔ میں آپ کے وضو کے لیے پانی کا اہتمام کرتا تھا۔ پھر رات گئے تک میں سنتا تھا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے سمع الله لمن حمده اور کتنی ہی دیر تک رات کو میں آپ ﷺ کو فرماتے سنا کرتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔'' ❶

۷۔ رات کی نماز میں شفیع المذنبین ﷺ کے پاؤں میں ورم آجاتا:

رات کے وقت نوافل کی ادائیگی میں آپ ﷺ کا قیام بہت طویل ہوتا تھا۔ آپ اتنی دیر قیام فرماتے کہ قدم مبارک سوج جاتے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''نبی کریم ﷺ نماز تہجد میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں پر یا آپ کی پنڈلیوں پر ورم آجاتا۔ جب آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بھلا آپ کو اس قدر طویل قیام کی کیا ضرورت؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ ❷

---

❶ جامع ترمذی، ابواب الدعوات باب ماجاء فی الدعا اذا انتبه من اللیل، حدیث: ۳۴۱۶. شیخ البانی نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی ﷺ اللیل حتی ترم قدماه، حدیث: ۱۱۳۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ نبی کریم ﷺ کے رکوع کی طوالت:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک رات قیام کیا۔ جب آپ ﷺ نے رکوع فرمایا تو اس کی طوالت سورۂ بقرہ کی تلاوت کے قریب قریب تھی۔ آپ رکوع میں یہ کلمات پڑھ رہے تھے:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ))

''پاک ہے عظیم الشان غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بے انتہا بزرگی (بڑائی) اور عظمت والا رب۔'' ❶

۹۔ رات کی نماز میں آپ ﷺ کے سجدے کی عمومی طوالت:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:

''نبی ﷺ نماز عشاء سے فراغت کے بعد نماز فجر تک گیارہ رکعت ادا کرتے تھے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک وتر ادا فرماتے۔ آپ ﷺ ان رکعات میں جو سجدے کرتے، وہ تقریباً اتنے طویل ہوتے کہ آپ ﷺ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لے۔ پھر جب موذن نماز فجر کی پہلی اذان کے بعد خاموش ہو جاتا، تو آپ ہلکی سی دو رکعت ادا فرماتے۔'' ❷

یہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کا نماز تہجد میں معمول ہوتا تھا۔ جن احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے اس سے بھی طویل سجدے کا ذکر ہے، وہ آپ کا معمول نہیں تھا۔ انسان کی

---

❶ سنن نسائی، کتاب التطبیق، باب نوع آخر من الذکر فی الرکوع، حدیث: ۱۰۵۰۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ سنن ابن ماجہ، ابواب اقامة الصلوات والسنة فیها، باب ماجاء فی کم یصلی باللیل، حدیث: ۱۳۵۸، سنن ابو داؤد، حدیث: ۱۳۳۶. شیخ زبیر علی زئی نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلبی وجسمانی کیفیت میں حالات وواقعات کی گردش سے فرق آتا رہتا ہے۔ آپ ﷺ بھی بشر تھے، سید ولد آدم تھے۔ کبھی آپ ﷺ تھکاوٹ کا شکار ہوتے۔ کبھی جسم میں درد کی کیفیت ہوتی جیسا کہ احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔ چنانچہ کبھی آپ ہلکی نماز ادا فرماتے، کبھی درمیانی اور کبھی بہت طویل۔ جبکہ معمول وہی تھا جو آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے ذکر فرمایا ہے۔

۱۰۔ رات کی نماز میں نبی کریم ﷺ کی سجدے کے دوران دعائیں:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:

''ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاں نہ پایا تو میں سمجھی کہ شاید آپ اپنی کسی اور اہلیہ کے ہاں گئے ہیں۔ میں نے آپ کو تلاش کیا اور واپس لوٹی تو آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں اور یہ دعا فرما رہے تھے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .))

میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف تھے۔'' [1]

ایک اور حدیث مبارکہ میں ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے محبت ووارفتگی کی شدت ملاحظہ فرمائیے!

ام المومنین سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

''ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں انہیں (اندھیرے میں) تلاش کرنے لگی۔ میرا خیال تھا کہ آپ ﷺ اپنی کسی لونڈی کی طرف تشریف لے گئے ہوں گے۔ (میں آپ ﷺ کو ٹٹول رہی تھی) تو میرا ہاتھ آپ کے وجود اطہر کو چھوا۔ آپ ﷺ رب العالمین

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، حديث: ١٠٨٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حضور سجدہ ریز تھے اور دعا فرما رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ .))

''اے اللہ! میرے تمام گناہ جو میں نے چھپ کر کیے اور علانیہ کیے، معاف فرما دیجیے۔'' ❶

ایک اور حدیث مبارکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ:

''میں نے ایک رات بچھونے پر رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے تلوے پر پڑا۔ آپ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے (ایک حدیث میں ہے کہ ایڑھیاں بھی ملی ہوئی تھیں) ❷ اور بارگاہِ الٰہی میں یہ مناجات فرما رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ .))

اے میرے اللہ!

''میں آپ کی رضا مندی کے ساتھ آپ کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ کی دی ہوئی عافیت کے ذریعے (اپنے گناہوں کی) آپ سے ملنے والی سزا سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میرے پاس وہ الفاظ کہاں کہ آپ کی تعریف کر سکوں، آپ اسی طرح ہیں جس

---

❶ سنن نسائی، کتاب التطبیق، حدیث: ۱۱۲۵. یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح مسلم: ۷۷۱ وغیرہ میں اس کے شواہد بھی ہیں۔

❷ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلاۃ، باب ضم العقبین فی السجود، حدیث: ٦٥٤. شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔ ❶

۱۱۔ نبی کریم ﷺ کا رات کو بیٹھ کر نماز ادا کرنا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ رات کی نماز کھڑے ہو کر ادا فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ نماز کے دوران جب آپ کے قیام میں تیس یا چالیس آیات مبارکہ کی تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور بقیہ آیات مکمل کرتے۔ پھر آپ رکوع فرماتے۔'' ❷

۱۲۔ نبی کریم ﷺ رات کی نماز نہیں چھوڑتے تھے:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

''رات کی نماز نہ چھوڑو۔ اس لیے کہ نبی ﷺ اسے ترک نہیں کرتے تھے۔ اگر کبھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہ ہوتی یا کسل مندی کا شکار ہوتے تو آپ بیٹھ کر نماز تہجد ادا کر لیتے۔'' ❸

۱۳۔ عمل اتنا کیا جائے جتنی طاقت ہو:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

''رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن کو بچھا لیتے تھے اور رات کو اس سے حجرہ سا بنا لیتے تھے اور اس میں نماز پڑھتے۔ لوگوں کو آپ کی نماز کا پتا چل گیا تو وہ آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے جبکہ ان کے اور آپ کے درمیان وہ چٹائی حائل تھی۔ آپ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، حدیث: ۱۰۹۰

❷ مسند حمیدی: ۱۹۲. ❸ الادب المفرد، حدیث: ۸۰۰. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اتنے عمل کے شائق بنو جس کی آسانی کے ساتھ طاقت رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں اکتائے گا حتیٰ کہ تم ہی اکتا جاؤ گے اور وہ نیک کام چھوڑ دو گے) اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ کام وہ ہے جس پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔''

پھر آپ ﷺ نے اس جگہ (رات کو) نماز پڑھنا چھوڑ دی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کر لی اور آپ جب کوئی کام شروع کرتے تو اس پر ہمیشگی کرتے۔''[1]

[1] سنن نسائی، کتاب القبلة، باب المصلی یکون بینه و بین الامام سترة، حدیث: ۷۶۰. (صحیح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 9

نماز تہجد

ا۔ رات کو نیند سے بیدار ہو کر عبادت کرنے کی فضیلت:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور (فرشتوں کے سامنے) اظہار مسرت کرتا ہے۔

''ان میں سے ایک وہ آدمی ہے کہ جنگ میں اس کے سب ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ تن تنہا ڈٹ گیا اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اکیلا (دشمن کی پوری فوج سے) بھڑ گیا۔ خواہ شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما (کر غالب کر) دے۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں اس کے لیے کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے متعلق (فرشتوں سے) کہتے ہیں:

''میرے اس بندے کو دیکھو، میری خاطر اس نے کس صبر سے کام لیا ہے۔

''دوسرا وہ شخص جس کی خوبصورت اور حسین و جمیل بیوی ہو اور نرم و شاندار بستر ہو، پھر وہ (نیند سے اٹھ کر) رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اس نے اپنی شہوت کو چھوڑا اور میرے ذکر میں مشغول ہو گیا۔ اگر یہ چاہتا تو (بیدار نہ ہوتا) سویا رہتا۔''

''تیسرا وہ شخص جو سفر میں ہو اور اس کے ساتھ ایک قافلہ ہو اور وہ لوگ رات گئے تک جاگتے رہے۔ بالآخر سب سو گئے اور یہ بندہ آخر رات (بستر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) اٹھا اور کسی تکلیف کی پروا کیے بغیر (سفر میں بھی نیند کی قربانی دے کر) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔'' ❶

۲۔ رات نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنے کے بعد مرادوں کا پورا ہونا:

اپنا آرام و راحت قربان کر کے، محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بستر چھوڑ کر وضو کرنا ایک مشقت طلب کام ہے۔ یہ نفس پر بھی بھاری ہے۔ اگرچہ اس پر کوئی نقد رقم خرچ نہیں آتی، کسی اور نوعیت کا خرچہ نہیں ہوتا، لیکن طبیعت پر تو بہرحال بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اب چونکہ انسان ذکر الٰہی کے لیے بیدار ہو رہا ہے، رات کے اس پہر کہ جب ساری دنیا مزے کی نیند سو رہی ہے، وہ کسی نہ کسی درجے تکلیف برداشت کر رہا ہے۔ اس کا یہ تکلیف برداشت کرنا رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس کا یہ فعل رب العالمین کے لیے ہے، اس لیے اسے اس کا بہترین بدلہ ملے گا اور وہ یہ کہ اسے منہ مانگا انعام ملے گا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا:

''میری امت کا ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اور اس حال میں نفس پر جبر کر کے وضو کے لیے جاتا ہے کہ اس پر (شیطان کی طرف سے) گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ اور جب وہ پاؤں کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ اللہ رب العزت ان سے جو پردہ کے پیچھے ہیں۔ (یعنی فرشتے جو نظر نہیں آتے) کہتے ہیں:

---

❶ صحیح الترغیب والترھیب، جلد اول، ص: ۲۶۰، حدیث: ۳۵۱. علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ مستدرك حاكم: ۱/۷۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے اس بندے کو دیکھو کتنی مشقت کر کے مجھ سے مانگ رہا ہے۔ میرا بندہ (اس وقت) مجھ سے جو بھی مانگ رہا ہے، وہ اسی کے لیے ہے یعنی اس کو عطا کیا جائے گا۔'' ❶

۳۔ رات کے وقت بستر چھوڑنے اور نیند قربان کرنے کا انعام:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک ایسا گھر ہے جس کا اندر والا حصہ باہر سے اور باہر والا حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔''

ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ کس خوش نصیب کا مقدر ہوگا؟

فرمایا: ''جس نے پاکیزہ کلام کی، کھانا کھلایا اور رات کو قیام کیا جبکہ لوگ سو رہے تھے۔'' ❷

۴۔ رات کی نماز مومن کے لیے شرف و بزرگی کی علامت:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے:

''اے محمد (ﷺ)!

آپ جتنا جینا چاہتے ہیں، جی لیجئے۔ آخر ایک روز آپ کو بھی موت کا جام پینا ہوگا۔ آپ (ضرور) اس سے محبت کیجئے جو آپ سے محبت کرتا ہے لیکن

---

❶ صحیح الترغیب و الترھیب، جلد اول ص: ۲۶۰، ۲۶۱، حدیث: ۳۵۲، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔ مسند امام احمد: ۴/ ۱۵۶، ۱۵۹، ۲۰۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۴۶.

❷ صحیح الترغیب والترھیب، جلد اول، ص: ۲۵۸، حدیث: ۳۴۴. علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ مستدرك للحاكم: ۱۲۰۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روز آپ کو اپنے محبوب سے جدائی کا صدمہ اٹھانا ہی پڑے گا۔ آپ جو عمل بھی کرنا چاہتے ہیں، کر لیجئے۔ ایک روز آئے گا کہ آپ کو ان اعمال کا بدلہ ملے گا۔ پھر کہا:

اے محمد (ﷺ)! ایک مومن کے لیے شرف و بزرگی کی علامت قیام اللیل ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی ہونے میں ہے۔'' ❶

۵۔ کیا جبرائیل علیہ السلام کا اسلوبِ گفتگو بے ادبی سمجھا جائے گا؟

اس حدیث مبارکہ میں جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے گفتگو کا جو اسلوب اختیار فرمایا، اگر کوئی اور شخص یہ بات کہہ دے تو ہو سکتا ہے کچھ لوگ اسے ''گستاخِ رسول'' قرار دے کر واجب القتل کا فتویٰ لگا دیں۔ حضرتِ جبرائیل ملائکہ کے سردار ہیں اور فرشتوں کے بارے میں یہ بات واضح ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتے۔ دوسرے الفاظ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو جو پیغام دیا، وہ درحقیقت اللہ رب العزت کی طرف سے تھا۔ یعنی کل کائنات کے مالک اور پروردگار نے اپنے محبوب ﷺ کو پیغام بھجوایا کہ آپ جتنا جی چاہے زندگی گزار لیں آخر ایک روز آپ کو بھی .....؟؟ یہاں کیا لفظ لکھیں؟ انتقال؟ وصال؟ پردہ؟

جی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ سے جو محبت ہے، وہ قیامت تک آنے والے انسان مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ اس لیے رب العزت نے نبی کریم ﷺ سے جن الفاظ میں خطاب فرمایا ہے، وہی ادب و احترام کے اعلیٰ مراتب پر پورا اترتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمادیا ((عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ)) اے محمد (ﷺ)!

---

❶ مستدرك للحاكم، كتاب الرقاق، حديث: ۷۹۲۱۔ امام ذہبی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور شیخ البانی نے سلسلہ احادیث صحیحہ میں اسے درج کیا ہے اور اس کو حسن لغیرہ کہا ہے۔ نیز امام ابن ماجہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو موت کا ذائقہ چکھنا ہوگا۔ ❶ آپ کو اپنے پیاروں سے جدا ہونا ہوگا۔ اس لیے آپ ﷺ کی موت کا عقیدہ رکھنا یا آپ ﷺ کے لیے موت کا لفظ استعمال کرنا آپ کے ادب واحترام کے منافی نہیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کے لیے یہ اصطلاح استعمال فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ تو کسی کو نبی کریم ﷺ سے محبت نہیں اور نہ کسی کو نبی رحمت ﷺ کی شان وعظمت کی خبر ہے۔ محبتِ نبوی کا وہی اسلوب معتبر ہوگا جو کتاب وسنت کے مطابق ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف معلوم ہوا کہ حیات النبی ﷺ کا مروجہ عقیدہ کتاب وسنت کے منافی ہے۔ اگر آپ کی حیات کا عقیدہ رکھا جائے تو پھر آپ کی وفات کا معنی کیا ہوگا؟ غیر ضروری تاویلات محض تکلف کا سامان ہیں اور کچھ نہیں۔

---

❶ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اس ابدی ودائمی حقیقت کو نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ (الزمر: ۳۰)

''بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔''

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَائِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ .... ''اور نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، بے شک ان سے پہلے کئی رسول گزر چکے تو کیا اگر وہ فوت ہو جائیں، یا قتل کر دیے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا۔''

آیت مبارکہ کے الفاظ ''أَفَائِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ'' یا حدیث شریف کے الفاظ ''فَإِنَّكَ مَيِّتٌ'' کا فصیح وبلیغ ترجمہ بھی کیا جائے، الفاظ سے کھیلنے والا کوئی ''فنکار'' بھی ان کا ترجمہ یہ نہیں کر سکتا کہ آپ کو موت نہیں آنی اور آپ اس طرح زندہ ہیں جس طرح اپنی حیاتِ مبارکہ میں زندہ تھے اور ۶۳ برس تک زندہ رہے۔ ''مَاتَ'' کا مطلب زندگی کبھی نہیں ہو سکتا۔ ''قُتِلَ'' کا مفہوم زبان وادب کا کوئی بھی شہسوار جامِ شہادت نوش کرنے کے سوا کچھ اور نہیں کر سکتا۔ ان نصوص قطعیہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کی وفات کا عقیدہ رکھنے والوں کو اتہامات و الزامات کا نشانہ بنانا درحقیقت بالواسطہ قرآنِ کریم پر اعتراض کرنے کے مترادف ہے۔ (معاذ اللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر القرون میں نبی رحمت ﷺ کے بارے میں ایسے کسی عقیدے کا پتا نہیں چلتا۔ ہاں آپ عالم برزخ میں ہیں۔ وہاں کی کیا کیفیت ہے؟ اس کی ہمیں کوئی خبر نہیں۔ اس لیے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اس بارے میں آگاہ نہیں فرمایا اور نبی پاک ﷺ نے بھی اس بارے میں امت کو خبر نہیں دی۔ قرآن کریم کی وہ آیات جن میں آپ ﷺ کی وفات کی طرف اشارہ ہے یا ایسی احادیث مبارکہ جن سے آپ ﷺ کی موت کی خبر ملتی ہو، ان کی روشنی میں اگر کوئی شخص حیات النبی ﷺ کے عقیدے کا انکار کرے اور اس کو نعوذ باللہ بے ادب اور گستاخ کہہ دیا جائے تو یہ بہت بڑے ظلم کی بات ہے۔ ایک مومن اور محب صادق کے بارے میں ایسی بات کہنے والوں کو ہزار بار سوچنا چاہیے کہ اس قسم کی فتوے بازی کی زد میں امتِ محمدیہ کی اعلیٰ ترین ہستیاں بھی آجاتی ہیں۔

۶۔ نصف شب کے بعد کی نماز کے وقت فرشتوں کا موجود ہونا:

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے:

> ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا کوئی ساعت کسی دوسری ساعت یعنی گھڑی سے زیادہ قربت والی ہے یا کوئی ایسی خاص گھڑی ہے کہ جس میں ذکر الٰہی کیا جا سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ بلاشک و شبہ رب عزوجل اپنے بندے سے سب سے زیادہ قریب آدھی رات گزرنے کے بعد ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر تم اس وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی استطاعت رکھتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔ کیونکہ اس وقت نماز (تہجد) میں فرشتے بھی آموجود ہوتے ہیں اور یہ وقت طلوع شمس تک رہتا ہے..... آخر حدیث تک۔'' ❶

❶ سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب النهی عن الصلوة بعد العصر، حدیث: ۵۷۳۔ اس کی اسناد صحیح ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ رات کے وقت قبولیت دعا والی بابرکت ساعت:

پریشان حال، مصیبتوں کے ستائے ہوئے، جائز ضروریات سے بھی محروم اور دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے طلب گاروں کے لیے بارگاہ نبوت سے ملنے والی یہ خوشخبری تو ملاحظہ فرمایئے۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک رات میں ایک ایسی (بابرکت) ساعت ہوتی ہے کہ مسلمان آدمی اس وقت اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کے کسی بھی معاملے میں سوال کرے تو (وہ نامراد نہیں رہتا) اسے عطا کیا جاتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔'' ❶

اب یہ ہمارا مسئلہ ہے کہ ہم اپنی الجھنوں اور مشکلات کے گرداب سے نکلنے کے لیے کس قدر سنجیدہ ہیں۔ جنہیں شعور ہی نہیں کہ ان کا پروردگار ان کے لیے کس قدر مہربان ہے اور وہ کس کس انداز سے اپنے بے بس اور محتاج بندوں کی دستگیری کے اسباب مہیا کیے ہوئے ہے، وہ لوگ مصائب کی دلدل میں دھنستے ہی جاتے ہیں اور جن لوگوں کو رب العالمین کے بے پایاں انعام واکرام کا ادراک ہو جاتا ہے، وہ اپنی کم مائیگی کا احساس کرتے ہوئے اپنی غلطیوں کی معافی مانگتے ہیں اور رب رحیم وکریم کے حضور معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔ پھر ان کی راتیں صرف بستر پر ہی نہیں گزرتیں، بلکہ وہ آخر شب کے مسافر ہوتے ہیں، سردیوں کی ٹھٹھرتی ہوئی راتوں میں نرم وگرم اور آرام دہ بستروں کو چھوڑتے ہیں، مصلے کا رخ کرتے ہیں اور رب تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو جاتے ہیں۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب فی اللیل ساعۃ مستجاب فیھا الدعاء، حدیث: ۱۷۷۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہوتا ہے اور دوسری طرف رحمتوں کی برکھا اُمڈنے کو تیار ہوتی ہے۔ لیکن انسان اپنے رب کی رحیمی و کریمی سے کس قدر غافل ہے۔ ہم اپنی لغو اور فضول مصروفیات میں رات کی قیمتی ساعتیں برباد کر دیتے ہیں مگر اپنی مشکلات کے ازالے کے لیے اپنے رب کے حضور فریاد کناں نہیں ہوتے۔ ہم سے بڑھ کر پھر کون محروم ہے؟ افسوس صد افسوس اس شخص پر کہ رحمت الٰہی کے شعور وادراک کے باوجود تہی دامن رہے۔ رب رحیم و کریم ہماری کوتاہیوں سے اعراض فرماتے ہوئے وہ سب کچھ عطا فرما دیں جس کے ہم طلب گار ہیں۔ آمین

۸۔ رات کی نماز گناہوں کی معافی کا سبب:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا:

''میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ ایک دن جبکہ ہم چل رہے تھے، میں آپ کے قریب ہوگیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے بڑی عظیم بات پوچھی ہے اور جس کے لیے اللہ آسان کر دے، اس کے لیے یہ آسان بھی ہے۔ (جنت میں پہنچانے والا عمل یہ ہے کہ) تو اللہ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا رات کے دوران میں نماز (تہجد) پڑھنا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۪

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○﴾ (السجدة: ١٦-١٧)

''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں، کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔''

آخر حدیث تک۔ ❶

۹۔ رات کے پچھلے پہر دعا کے لیے اٹھنے کی ترغیب:

نیند اور وہ بھی رات کی نیند بلاشبہ رب العزت کی بہترین نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ لیکن اس نعمت کو کچھ دیر کے لیے قربان کر کے بندہ مومن بعض ایسے انعامات حاصل کر سکتا ہے، جو نیند سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ اکثر کتب حدیث میں یہ اور اس جیسی احادیث آئی ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب نصف شب یا دو تہائی رات بیت جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں:

کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسے عطا کیا جائے؟

کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی مراد پوری ہو؟

کیا کوئی گناہوں سے معافی کا طلب گار ہے کہ اسے پروانہ مغفرت مل جائے؟

---

❶ سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، حديث: ٣٩٧٣. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے رہتے ہیں) حتی کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔'' ❶

ایک اور حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ:

''اللہ رب العزت اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہیں اور فرماتے ہیں:

''کون ہے جو مجھے قرض دے جو کبھی مفلس نہیں ہوگا اور نہ کبھی کسی پر ظلم کرے گا۔'' ❷

۱۰۔ رات کے پچھلے پہر کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے یعنی مقبول ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رات کے آخری حصے میں مانگی گئی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا۔'' ❸

۱۱۔ جس پر نیند نے غلبہ پالیا اور وہ معمول کے مطابق اپنا وظیفہ نہ کر سکا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سو گیا اور اپنا معمول جاری نہ رکھ سکا، اپنا کوئی وظیفہ جو وہ کرتا تھا، نیند کی وجہ سے نہ کر سکا، اگلے روز اس نے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیانی وقت میں پڑھ لیا (تو اس کے لیے اتنا ثواب لکھا جائے گا) گویا اس نے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعا والذکر فی آخر اللیل والاجابۃ فیہ، حدیث: ۱۷۷٤۔

❷ ایضاً، حدیث: ۱۷۷۵۔

❸ ترمذی، کتاب الدعاء، باب ینزل ربنا کل لیلۃ .....، حدیث: ۳٤۹۹۔ یہ حدیث حسن ہے۔ (البانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے وقت ہی وہ وظیفہ پڑھا۔'' ❶

یعنی یہ رعایت بلکہ دوسرے لفظوں میں رحمتِ الٰہی اس شخص کے لیے ہے کہ جس کا معمول کسی وظیفے یا نفلی عبادت کا تھا لیکن اس کو نیند آ گئی اور وہ حسب معمول اپنی عبادت نہ کر سکا۔

۱۲۔ جس شخص نے نماز تہجد کی نیت کی لیکن وہ سویا رہا:

نبی رحمت ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین سیّدہ عائشہ سلام اللہ علیہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایسا کوئی شخص نہیں جو نماز تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات اس پر نیند غالب آ جائے اور وہ تہجد نہ پڑھ سکے تو اس کے لیے تہجد پڑھنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نیند اس کے لیے صدقہ ہو جائے گی۔'' ❷

۱۳۔ میاں بیوی جو ایک دوسرے کو رات کی نماز کے لیے بیدار کریں، ان کے لیے نبی پاک ﷺ کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے۔ اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے (تاکہ وہ بیدار ہو جائے) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے۔ پس اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے (تاکہ وہ بیدار ہو کر نماز

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جامع صلوة اللیل ومن نام عنه أو مرض، حدیث: ۱۷٤٥.

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من نوی القیام فنام، حدیث: ۱۳۱٤. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھے)۔''[1]

ایک دوسری حدیث میں ایسے میاں بیوی کو ذاکرین [یعنی ذکر کرنے والے مرد] اور ذاکرات [یعنی ذکر کرنے والی عورتیں] میں شمار کیا گیا ہے۔[2]

۱۴۔ رات بھر غفلت کی نیند سونے والے قرآن کریم کے طالب علم کی مثال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قرآن کریم کا علم حاصل کرو، اسے پڑھو اور سویا بھی کرو۔ اس لیے کہ قرآن کریم اور اس کے سیکھنے والے اور ہر رات کو قیام کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے چمڑے کی ایک تھیلی کستوری سے بھری ہوئی ہو اور اس کی خوشبو چہار سو مہکتی ہو، اور جس نے قرآن کریم کا علم حاصل کیا اور پھر سویا ہی رہا حالانکہ قرآن کریم اس کے اندر ہے، وہ چمڑے کی اس تھیلی کی طرح ہے جس میں کستوری ہو اور اس کا منہ باندھا ہوا ہے۔''[3]

اس حدیث مبارکہ میں قرآن کریم کے طالب علم کے لیے رات کو قیام کی ترغیب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ کچھ دیر قرآن کریم میں غور وفکر کرنے، اس کا علم حاصل کرنے، قیام اللیل کرنے کے ساتھ ساتھ سویا بھی جائے۔ نہ تو مطلقاً ساری رات عبادت میں اور قرآن کریم سیکھنے سکھانے میں گزاری جائے اور نہ ہر بات سے بے فکر ہو کر رات بھر خواب خرگوش کے مزے لیے جائیں۔

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب قیام اللیل، حدیث: ۱۳۰۸. یہ حدیث حسن ہے۔

[2] ایضاً، حدیث: ۱۳۰۹. اگرچہ شیخ زبیر رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے لیکن شیخ بشار عواد معروف نے سنن ابن ماجہ: ۱۳۳۵ اور شیخ البانی نے صحیح سنن ابو داؤد: ۱۱۸۲ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[3] سنن ابن ماجه، کتاب السنه، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، حدیث: ۲۱۷. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ ایسے دو بدنصیب مسلمان جن کی دعا تہجد کے وقت بھی قبول نہیں کی جاتی:

سیّدنا عثمان بن ابو عاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نصف شب آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک اعلان کرنے والا آواز لگاتا ہے: کوئی ہے پکارنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کوئی ہے سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے، کوئی ہے تکلیف زدہ کہ اس کی تکلیف دور کر دی جائے؟ کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوتا کہ وہ دعا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہ کرے۔ مگر زانیہ عورت جو اپنی شرم گاہ کے ذریعے کمائی کرتی ہے اور ٹیکس وصول کنندہ۔'' ❶

یعنی وہ (حکمران یا سرکاری اہلکار) جو غاصبانہ طریقے سے لوگوں کے مال حاصل کرے یا ناجائز ٹیکس وصول کرے۔ (اللہ اعلم)

۱۶۔ کم نصیب شب زندہ دار:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بہت سے روزہ دار ہیں جن کا اپنے روزے سے حصہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے اور بہت سے شب بیدار ہیں، جن کا اپنی شب بیداری سے حصہ صرف راتوں کو جاگنا ہے۔'' ❷

۱۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی کیفیت:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز داؤد (علیہ السلام) کی نماز

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۳، حدیث: ۲۸۴۳، طبع مکتبہ قدوسیہ۔

❷ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب نفی ثواب الصوم عن الممسك عن الطعام.....، حدیث: ۱۹۹۷۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور روزوں میں بھی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ۔ آپ آدھی رات تک سوتے اور اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گزارتے۔ پھر رات کے چھٹے حصے میں بھی سو جاتے۔ اس طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔'' ❶

۱۸۔ حسن اخلاق سے شب زندہ دار کا درجہ پالینا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک آدمی اپنے عمدہ اخلاق کی بدولت رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والے تہجد گزار کا درجہ پالیتا ہے۔'' ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب من نام عندالسحر، حدیث: ۱۱۳۱.

❷ الادب المفرد، باب حسن الخلق اذا فقهوا، حدیث: ۲۸٤. شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 10

نماز وتر

۱۔ نبی کریم ﷺ کی نماز وتر کی کیفیت:

حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین و دیگر مال اسباب فروخت کر کے ہتھیار اور گھوڑے خریدنے کا ارادہ کیا اور یہ عزم کیا کہ جب تک جان ہے، نصاریٰ کے خلاف جہاد کروں گا۔ وہ مدینہ طیبہ آئے اور لوگوں کو اپنے اس ارادے سے آگاہ کیا۔ لیکن دیگر صحابہ کرام نے انہیں سمجھایا اور ان کے سمجھانے سے وہ اپنے ارادے سے باز آ گئے۔ اس دوران جہاد میں جانے کے لیے وہ اپنی بیوی کو بھی طلاق دے چکے تھے، اس سے انہوں نے رجوع کیا اور لوگوں کو اس مراجعت پر گواہ بھی بنایا۔ پھر وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ مجھے بتایئے کہ رسول کریم ﷺ نماز وتر کس طریقے سے ادا فرماتے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سعد کو ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف جانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ ان سے زیادہ اور کوئی نہیں جو آپ ﷺ کی شب کی نماز کے بارے میں جانتا ہو۔ چنانچہ حضرت سعد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حرف مدعا بیان کیا۔

سعد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ مجھے آقا علیہ السلام کے اخلاق کے بارے میں کچھ بتایئے۔

ام المومنین نے فرمایا: ''کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟

میں نے کہا: کیوں نہیں۔

فرمایا: ''حضور کا خلق تو وہی ہے جو قرآن میں ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعد کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب اٹھ جاؤں اور کبھی کسی سے کچھ نہ پوچھوں (کہ ام المومنین نے ایسا جامع جواب دیا ہے) پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے نبی کریم ﷺ کے رات کی نیند سے بیدار ہونے کے بعد قیام کے بارے میں بتلایئے!

فرمایا: ''تم نے سورۃ مزمل نہیں پڑھی؟

عرض کیا کیوں نہیں، ضرور پڑھی ہے۔

فرمایا: ''ابتداء میں نبی کریم ﷺ اور تمام مسلمانوں پر رات کی نماز یعنی تہجد فرض تھی۔ ایک سال تک آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتے رہے۔ پھر جب اس سورۃ کی اختتامی آیات نازل ہوئیں تو رات کی نماز کی ادائیگی اپنی اپنی خوشی کی بات ہوگئی کہ جس کا جی چاہے پڑھے۔''

سعد کہتے ہیں: پھر میں نے پوچھا ام المومنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بھی کچھ بتایئے!

فرمایا: ''ہم آپ ﷺ کے لیے مسواک اور طہارت کے لیے پانی کا اہتمام رکھتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ کو نیند سے بیدار کر دیتا۔ آپ سو کر اٹھتے تو مسواک اور وضو کرتے۔ پھر نو رکعات اس ترتیب سے ادا فرماتے کہ آٹھویں رکعت میں تشہد کے لیے بیٹھتے۔ اس میں اللہ کا ذکر کرتے۔ اس کی تعریف کرتے، دعا کرتے، پھر سلام پھیرے بغیر آپ ﷺ نویں رکعت کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ نویں رکعت ادا کرتے۔ پھر اسی طرح تشہد میں اللہ کا ذکر، اس کی حمد اور دعا کرتے۔ پھر اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم بھی سن لیتے۔ پھر آپ وتروں کے بعد دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعت مزید ادا فرماتے لیکن بیٹھے بیٹھے۔ اس طرح آپ گیارہ رکعت ادا کرتے۔'' (یعنی نو رکعت وتر اور دو رکعت ان کے بعد)

''پھر جب آپ ﷺ کی عمر مبارک کچھ زیادہ ہوگئی اور آپ کا وجود اطہر نسبتاً بھاری ہوگیا تو آپ سات رکعت وتر ادا کرنے لگے اور وتروں کے بعد حسب سابق دو رکعت مزید۔ اس طرح یہ نو رکعت ہوئیں۔ اللہ کے نبی ﷺ کو پسند تھا کہ جب وہ کوئی نماز ادا کرتے تو اسے اپنا معمول بناتے۔ اس پر مداومت اختیار فرماتے۔ اگر کبھی نبی کریم ﷺ پر نیند کا غلبہ ہوتا، آپ بیدار نہ ہو پاتے یا کبھی آپ کے جسم مبارک میں درد کی کیفیت ہوتی تو آپ اگلے روز دن کے وقت بارہ رکعت ادا فرماتے۔ اور ہاں مجھے نہیں معلوم کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی ایک رات میں ہی قرآن کریم مکمل پڑھا ہو یا آپ نے ساری رات صبح طلوع ہونے تک نماز ادا کی ہو یا آپ ﷺ نے رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مہینے کے مسلسل روزے رکھے ہوں۔'' [1]

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

۱۔ حضرت سعد بن ہشام ایک عظیم مقصد ..... نصاریٰ سے جہاد..... کے لیے اپنا سب کچھ فروخت کر کے میدانِ جنگ میں جانا چاہ رہے تھے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق بھی دے دی تھی کہ ''پاؤں کی یہ زنجیر'' انہیں جہاد ایسے عظیم الشان فریضے سے روک نہ دے۔ لیکن حضراتِ صحابہ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ مطلب یہ کہ اسلام اعتدال اور توازن کا نام ہے۔ اس میں جہاد یا دعوت و

[1] ملاحظہ فرمایئے: صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل و من نام عنہ أو مرض، حدیث: ۱۷۳۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ کے نام پر ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار نہیں کی جا سکتی۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کی عبادات کی کیفیات کے بارے میں امہات المؤمنین بالخصوص ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے بہتر علم رکھتی تھیں۔ اسی لیے اکابر واصاغر صحابہ دریافت طلب اُمور میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ کی جسمانی حالت اور صحت میں تغیر و تبدل کے سبب آپ ﷺ کے نفلی معمولات میں بھی تبدیلی آ جاتی تھی۔

۴۔ رسول کریم ﷺ پر بھی نیند کا غلبہ ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے آپ نمازِ تہجد کے لیے اپنے معمول کے مطابق بیدار نہ ہو پاتے تھے۔

۵۔ کبھی ایسے بھی ہوتا تھا کہ جسم مبارک میں درد ہو رہا ہوتا تھا۔ اس لیے آپ نمازِ تہجد اگلے روز کے لیے مؤخر کر دیتے اور دن کے وقت بارہ رکعت ادا فرما لیتے۔

۶۔ اگر رسول رحمت ﷺ "نور من نور اللّٰہ" ہوتے تو پھر آپ کے جسم میں عام انسانوں کی طرح درد ہونا یا آپ پر نیند کا غلبہ طاری ہونا کیا معنٰی رکھتا ہے؟

۷۔ اس کا واضح مفہوم ہے کہ آپ ﷺ آدم علیہ السلام کے بیٹے تھے اور سید البشر یعنی ذریت آدم کے سردار تھے۔

۸۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی ایک رات میں قرآن کریم ختم نہیں فرمایا تھا۔

۹۔ ایک رات میں ایک یا زائد قرآن ختم کرنا..... اگر واقعی عملاً ایسا ہوتا ہو..... کوئی نیکی کا کام نہیں۔ اس لیے کہ ہمارے حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ پھر بھی اگر کوئی سمجھتا ہے کہ رات بھر میں مکمل قرآن کریم تلاوت کرنا بہت بڑی نیکی ہے تو وہ جان لے کہ جن پر قرآن نازل ہوا تھا یعنی رسولِ رحمت ﷺ..... انہوں نے بہر حال کبھی ایک رات میں قرآن کریم ختم نہیں کیا تھا۔

۱۰۔ آپ ﷺ نے عموماً کبھی ساری رات نماز پڑھتے ہوئے بھی نہیں گزاری تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے اگر کوئی سمجھتا ہے کہ ساری ساری رات نماز میں گزار دینا بہت بڑی نیکی اور زہد وتقویٰ کی علامت ہے، تو ایسا کام اللہ کے رسول ﷺ نے انجام نہیں دیا تھا۔

۱۱۔ اسی طرح آپ ﷺ نے صرف رمضان المبارک کے مسلسل روزے رکھے۔ غیر رمضان میں پے در پے بلاناغہ مسلسل نفلی روزے رکھنا اسوۂ رسول ﷺ کے منافی ہے۔ اس لیے کسی کے تقویٰ وتدین کے اعلیٰ مدارج کا معیار یہ نہیں کہ وہ برس ہا برس روزے سے رہا ہو۔

۱۲۔ اسوۂ رسول کریم ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے کوئی انسان متقی ہو جائے، رب کعبہ کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نمازِ وتر کس وقت ادا فرماتے تھے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے نمازِ وتر رات کے پہلے حصے میں بھی ادا فرمائی اور آخری حصے میں بھی۔ رات کے درمیانی حصے میں بھی وتر پڑھے اور آپ ﷺ (عموماً) آخر رات میں سحر سے پہلے وتروں کی ادائیگی فرماتے تھے۔''[1]

۳۔ ایک رکعت وتر ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ دائیں کروٹ استراحت فرماتے تھے:

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز ہمیشہ گیارہ رکعت ہوتی تھی۔ اور آپ اس کو ایک رکعت کے ساتھ وتر کرتے یعنی ایک رکعت وتر ادا فرماتے۔ پھر

[1] سنن نسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب وقت الوتر، حدیث: ۱۶۸۲، یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جب اس سے فارغ ہو جاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے تھے حتی کہ موذن آتا تو آپ دو رکعت ادا کرتے ہلکی سی (یعنی جس میں قراءت اور رکوع وسجود زیادہ طویل نہ ہوتے)۔'' ❶

۴۔ نماز وتر سونے سے پہلے ادا کی جائے یا بعد میں؟

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''اگر تم میں سے کسی کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے پچھلے پہر اٹھ نہ پائے گا تو وہ (ابتدائے شب میں ہی) وتر پڑھ لے اور پھر سو جائے اور جس کو اعتماد ہو کہ وہ رات کو قیام اللیل کے لیے ضرور اٹھ جائے گا تو اسے چاہیے کہ (ابتدائے شب سو جائے اور) آخر شب میں وتر ادا کرے۔ اس لیے کہ رات کے پچھلے پہر کی قراءت میں فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔'' ❷

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رات کی نماز میں طویل قیام کرنا افضل ہے۔

۵۔ نماز وتر کے بعد دو رکعات کی فضیلت:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ یہ سفر باعث مشقت وزحمت ہے۔ اس لیے ہر کوئی وتروں کے بعد دو رکعت ادا کرلے۔ اگر نیند سے بیدار ہوگئے تو بہتر ہے، وگرنہ یہی دو رکعتیں اس کے لیے کفایت کر جائیں گی۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی.....، حدیث: ۱۷۱۷.

❷ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب من خاف أن لا یقوم..... حدیث: ۱۷۶۷.

❸ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۱، حدیث: ۵۸۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔سونے سے پہلے نماز وتر ادا کرنا دور اندیشی ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں عشاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھتا تھا۔ اس کے بعد ایک رکعت وتر پڑھتا تھا۔ مجھے کہا جاتا تھا ابو اسحاق! آپ نماز وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں، زیادہ نہیں پڑھتے۔ (کیا وجہ ہے؟) میں کہتا ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''وہ دور اندیشی سے کام لے رہا ہے جو سونے سے پہلے وتر ادا کر لیتا ہے۔'' ❶

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اگر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل ہمارے لیے کچھ اہمیت رکھتا ہے تو پھر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایسے جلیل القدر صحابی رسول کہ جن کا شمار علماء صحابہ میں ہوتا تھا، ان کے ایک رکعت وتر ادا کرنے کے بعد اگر کوئی ایک رکعت وتر پر اعتراض کرتا ہے تو وہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔

۷۔نماز وتر کے بعد سونے کی ترغیب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''مجھے میرے خلیل (جانی دوست) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ انہیں سونے سے پہلے ترک نہ کروں۔ ہر مہینے تین روزے (یعنی ایام بیض چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے) نماز چاشت اور نماز وتر پڑھ کر سونا۔'' ❷

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۱، حدیث: ۹۶۳.

❷ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب صلاة الضحیٰ فی الحضر.....، حدیث: ۱۱۷۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 11

رمضان المبارک کی راتیں

۱۔ روزے کی نیت رات کو ہی کر لینی چاہیے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

''جب کوئی شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے تو وہ روزہ نہ رکھے۔'' ❶

۲۔ اگر افطاری سے پہلے سو گیا.....:

ابتداء میں یہ حکم تھا کہ اگر کوئی روزے دار افطاری سے پہلے سو گیا تو پھر وہ رات کو بھی نہیں کھا سکتا تھا۔ اس کا روزہ ۳۶ گھنٹے کا ہو جاتا تھا۔ بعد میں یہ حکم تبدیل ہو گیا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (شروع اسلام میں) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب روزے سے ہوتے اور افطار کا وقت آتا تو کوئی روزہ دار اگر افطار سے پہلے بھی سو جاتا تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی اجازت نہیں تھی تا آنکہ پھر شام ہو جاتی۔

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ جب افطار کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے کہا (اس وقت تو کچھ) نہیں ہے۔ لیکن میں جاتی ہوں، کہیں سے لاؤں گی۔ قیس بن صرمہ نے دن بھر کام کیا تھا۔ تھکاوٹ سے چور تھے۔ اس لیے آنکھ لگ گئی۔ جب ان کی بیوی واپس ہوئیں اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو کہنے لگیں افسوس! تم محروم ہی رہے۔

---

❶ سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف، حدیث: ۲۳۴۴۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگلے روز قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت بھوک کی شدت سے بے ہوش ہوگئے۔ جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ (البقرہ: ۱۸۷)

''حلال کر دیا گیا تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے خلوت کرنا۔''

اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے پھر یہ حکم نازل ہوا:

﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ (البقرہ: ۱۸۷)

''کھاؤ پیو یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے۔''[1]

۳۔ چاندنی راتوں کے روزے رکھا کرو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ایک اعرابی بھنا ہوا خرگوش لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رُک گئے اور نہ کھایا۔ البتہ لوگوں سے کہا کہ وہ کھا لیں۔ اس دیہاتی نے بھی ہاتھ روکے رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا کہ میں ہر مہینے تین دن روزہ رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم نے روزہ رکھنا ہے تو (ہر مہینے کی) چاندنی راتوں (یعنی ۱۳، ۱۴، اور

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول اللہ.....، حدیث: ۱۹۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵) کے روزے رکھا کرو۔'' ❶

(یعنی ان ایام کے روزے رکھا کرو۔)

۴۔ نبی کریم ﷺ کا مسجد نبوی میں نماز تراویح پڑھانا:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

''ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں نماز پڑھی۔ کچھ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ اگلی رات آپ ﷺ نے دوبارہ نماز پڑھی اور لوگوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگیا۔ پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہوگیا مگر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس (نماز کے لیے) تشریف نہ لائے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک رات میں نے تمہاری کیفیت دیکھی لیکن میں اس لیے تمہارے پاس نہیں آیا تھا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہیں یہ نماز تمہارے اوپر فرض قرار نہ دے دی جائے۔''

یاد رہے کہ یہ رمضان المبارک کی رات کا قصہ ہے۔ ❷

۵۔ سحری کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی شخص کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ صرف اس لیے اذان دیتے ہیں یا ندا کرتے ہیں تاکہ جو نماز (تہجد) کے لیے بیدار ہیں، وہ واپس آجائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں، وہ بیدار ہو جائیں۔''

---

❶ سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی موسیٰ بن طلحہ، حدیث: ۲۴۲۳. (صحیح)

❷ سنن نسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب قیام شهر رمضان، حدیث: ۱۶۰۵. (صحیح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ صحابہ کرام کو ہدایت تھی کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان دیں تو کھانا پینا روک دیا جائے۔ ❶

۶۔ رمضان کی راتوں کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رمضان المبارک کی ہر رات اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (جہنم سے) آزاد کرتے ہیں سوائے اس شخص کے جو شراب سے روزہ افطار کرے۔'' ❷

رمضان المبارک میں بڑے ہوٹلوں میں بھی افطاری کا اہتمام ہوتا ہے۔ افطار کرنے والوں کی بڑی تعداد نماز مغرب بھی ادا نہیں کرتی۔ کچھ لوگ افطاری کے فوراً بعد سگریٹ نوشی شروع کر دیتے ہیں۔ کچھ لوگ موسیقی کی دھنوں کے جلو میں افطاری کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ مخلوط محافل میں افطاری میں مصروف ہوتے ہیں۔ لیکن شراب سے افطاری.....

اللہ رب العزت کی پناہ ایسی بدبختی سے کہ نیکی کے کاموں میں سے ایک عمدہ کام کا ایسے بدترین طریقے سے اختتام.....!

۷۔ رمضان المبارک میں رات کے قیام کا ثواب:

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جس شخص نے رمضان المبارک کی راتوں میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا، اس کے تمام گذشتہ گناہ صاف کر دیے گئے۔'' ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب اخبار الاحاد، حدیث: ۷۲۴۷، ۴۸.

❷ سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ماجاء فی فضل شهر رمضان، حدیث: ۱۶۴۳۔ شیخ البانی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔ معجم صغیر للطبرانی، کتاب الصیام، حدیث: ۳۷۹، طبع انصار السنه، لاهور

❸ صحیح بخاری، کتاب صلوٰة التراویح، باب فضل من قام رمضان، حدیث: ۲۰۰۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ رمضان المبارک کی راتوں میں شیطان کا جکڑنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین میں سے سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رکھا جاتا۔ اور جنتوں کے تمام دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اس کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے:

اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے چاہنے والے! رک جا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگوں کو آگ سے آزاد کیا جاتا ہے۔'' ❶

۹۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں رات بھر جاگنا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ:

''رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوطی سے باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت عبادت کے لیے کس لیتے) آپ ﷺ اس عشرے کی راتوں میں خود بھی جاگتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگائے رکھتے۔'' ❷

اس کا معنی یہ نہیں کہ آپ ان راتوں میں سوتے نہیں تھے۔ مطلب یہ کہ آپ معمول سے ہٹ کر بیدار رہتے تھے۔ بہت کم سوتے تھے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے تھے۔ اگر ہم یہ مراد لیں کہ آپ اس عشرے میں بالکل بھی نہیں سوتے تھے تو پھر

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الجمعة، باب ذکر البیان ان النبی ﷺ انما أراد بقوله .....، حدیث: ۱۸۸۳. شیخ البانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے کیونکہ ابوبکر بن عیاش کے حافظہ کی بابت محدثین میں اختلاف ہے۔

❷ صحیح بخاری، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، حدیث: ۲۰۲٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا خیال رہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ معمول صرف رمضان کے اس آخری عشرے میں ہوتا تھا۔ ورنہ آپ ﷺ سال کے باقی ایام میں بلکہ رمضان المبارک کی ہی دیگر راتوں میں حسب معمول سوتے بھی تھے اور جاگتے بھی تھے۔ اس حدیث مبارکہ سے واضح معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت آقا علیہ السلام کا اسوۂ مبارک کیا تھا۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص ساری ساری رات عبادت کے لیے بیدار رہتا ہے، نیند کے پاس نہیں پھٹکتا، نوافل ادا کرتا ہے، تلاوتِ قرآن کریم میں مشغول رہتا ہے، وظائف کرتا ہے، دعائیں کرتا ہے غرض وہ جس طریقے سے بھی عبادت کرتا ہے، اس کا یہ معمول بہر صورت اسوۂ رسول اکرم ﷺ کے منافی شمار ہوگا۔

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ اس سلسلے میں نص قطعی سمجھی جائے گی۔ (اگرچہ اس کے اور بھی دلائل موجود ہیں)۔ اگر اکابر ائمہ وعلماء امت میں سے کسی کے بارے میں ایسی باتیں ملتی ہیں کہ وہ برس ہا برس ساری ساری رات عبادت کرتے رہتے تھے تو دو باتوں میں سے ایک ضرور ماننی پڑے گی۔

۱۔ یہ بعد میں آنے والے معتقدین کی غلو پر مبنی خوش اعتقادی سمجھی جائے گی۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ بصورت دیگر ان حضرات کا یہ کام سنت رسول اللہ ﷺ کے منافی ماننا پڑے گا۔

رب العزت ہمیں نفلی عبادات کا بھی وہی سلیقہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو نبی کریم ﷺ کی سنت کے عین مطابق ہو۔

۱۰۔ لیلۃ القدر (یعنی طاق راتوں) میں قیام کرنے کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے ایمان کی حالت میں ثواب کی امید سے رکھے، اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔ اور جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش نصیب نے شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی امید کے ساتھ قیام کیا، اس کے گذشتہ تمام گناہوں پر خط نسخ پھر گیا۔'' (گویا کہ اس نے گناہ کیے ہی نہیں تھے)۔ ❶

۱۱۔ شب قدر کی دعا:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! اگر میں جان لوں کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا کہوں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ))

''اے اللہ! بے شک آپ معاف فرمانے والے ہیں اور معافی کو پسند فرماتے ہیں، اس لیے مجھے معاف فرما دیجیے۔'' ❷

۱۲۔ صوم وصال اور نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت کھلایا جانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو بار فرمایا:

''تم لوگ صوم وصال سے گریز کرو۔''

صحابہ نے عرض کیا: آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس لیے تم اپنی طاقت کے مطابق تکلیف اُٹھاؤ۔''

(ایک حدیث میں ہے کہ میں اس معاملے میں تمہاری طرح نہیں۔ رات کے

---

❶ مسند حمیدی، مرویات حضرت ابوھریرۃ: ۹۸۰.

❷ جامع ترمذی، کتاب الدعاء، باب فی فضل سوال العافیۃ و المعافاۃ، حدیث: ۳۵۱۳۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا مجھے پلاتا ہے) ❶

صوم وصال یعنی کچھ کھائے پیے بغیر مسلسل روزے رکھتے جانا۔ یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا۔ اس لیے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کی مخالفت کرتا ہے۔ آپ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہوئے ایسا روزہ رکھنا باعث اجر و ثواب نہیں اور نہ ایسے روزے رکھنے والے اولیاء اللہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ اہل ایمان کے لیے نبی رحمت ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی کافی ہے۔

۱۳۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ساری راتوں میں نازل ہوئے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور جب رمضان میں جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ اور زیادہ سخاوت فرماتے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات آپ ﷺ کے پاس آتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے.....'' ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال، حدیث: ۱۹۶۶۔

❷ صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث: ٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 12

نیند اور رات کے متفرق مسائل

۱۔ جب بچے دس برس کے ہو جائیں تو وہ علیحدہ علیحدہ سوئیں!

عمرو بن شعیب اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں (اور نماز میں کوتاہی کریں) تو ان کی زجر و توبیخ کرو اور ان کے بستر علیحدہ علیحدہ کر دو۔'' ❶

یہ ممانعت صرف بچوں کے لیے ہی نہیں بلکہ بڑوں کے لیے بھی ہے۔ اس کے مفاسد کسی صاحب شعور سے مخفی نہیں۔ ویسے بھی اظہار کے لیے الفاظ کا پیراہن ضروری نہیں۔ عقل مند را اشارہ کافی است۔

۲۔ ایک ہی بستر میں مرد اور عورت دوسرے مرد اور عورت کے ساتھ نہ لیٹے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ستر پر نگاہ نہ ڈالے اور نہ دو مرد ایک ہی کپڑے میں اکٹھے لیٹیں اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لیٹے۔'' ❷

۳۔ اگر کوئی شخص سوتے ہوئے کچھ محسوس کرے؟

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب متی یومر الغلام بالصلاۃ، حدیث: ۴۹۵. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، حدیث: ۷۶۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو بیدار ہوا اور اس نے اپنے کپڑوں پر کچھ نمی کے آثار دیکھے مگر اسے یاد نہیں تھا کہ اسے کچھ ہوا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کرے۔ پھر ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس نے کچھ خواب دیکھا مگر اس نے اپنے کپڑوں پر نمی وغیرہ کے کچھ اثرات نہ دیکھے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی غسل نہیں۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی مکرم ﷺ سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت بھی ایسی ہی کیفیات سے گزرے تو کیا اس کے لیے بھی غسل کرنا واجب ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (ان معاملات میں) عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی تو ہیں۔'' ❶

۴۔ ابتدائے شب غسل کر لینا:

غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں کہ

''میں ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول کریم ﷺ رات میں کس وقت غسل فرماتے تھے؟ ابتدائے شب یا رات کے پچھلے پہر؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کبھی آپ رات کے شروع میں اور کبھی آخر میں غسل فرماتے۔ میں نے کہا: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے اس مسئلے میں بھی وسعت رکھی ہے۔'' ❷

اس شرعی مسئلے سے بے خبر لوگوں میں غسل جنابت کے بارے میں مشہور ہے کہ

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الرجل یجد البلة فی منامه، حدیث: ۲۳۶، ۲۳۷، صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب اذا احتلمت المراة، حدیث: ۲۸۲.

❷ سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب ذکر الاغتسال اوّل اللیل، حدیث: ۲۲۳۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے بلا تاخیر کیا جائے۔ لیکن ام المومنین رضی اللہ عنہا کے اس جواب سے واضح معلوم ہو گیا کہ یہ ہر انسان کی ذاتی پسند ناپسند کا مسئلہ ہے۔ اگرچہ بہتر ہے کہ جلدی غسل کیا جائے۔ تاہم اگر کوئی غسل کیے بغیر سونا چاہتا ہے تو وہ سونے سے پہلے وضو کر لے۔

۵۔ اگر کسی کو غسل کی حاجت ہو تو وہ سو سکتا ہے؟

اگر کسی کو فرض غسل کی ضرورت پیش آ جائے اور وہ غسل کیے بغیر سونا چاہ رہا ہو تو وہ ایسا کر سکتا ہے البتہ اسے چاہیے کہ سونے سے پہلے وضو کر لے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہاں! وضو کر کے ایسی حالت میں بھی سو سکتے ہو۔'' ❶

۶۔ مسجد میں سونا:

بوقت ضرورت مسجد میں سویا جا سکتا ہے، شریعت محمدیہ میں اس کی ممانعت نہیں۔ البتہ بعض حالات میں یہ ایک انتظامی مسئلہ بن جاتا ہے۔ رات کے وقت مساجد کو عموماً تالا لگانا پڑتا ہے۔ کچھ مساجد میں خادم بھی نہیں ہوتا جو مسجد میں رہتا ہو اور مسجد کے ساز و سامان کی حفاظت کر سکے۔ اس لیے مساجد کی انتظامیہ کے قواعد و ضوابط کا خیال کرنا چاہیے۔ ورنہ بے مقصد اختلاف اور جھگڑے کا امکان ہوتا ہے۔ بعض مسائل محض جواز کا درجہ رکھتے ہیں نہ کہ حکم کا۔ یہ سمجھنے والی بات ہے۔ اب ملاحظہ فرمایئے مسجد میں سونے کے بارے میں دلیل۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع کو بتایا کہ وہ اپنی نوجوانی میں، کہ ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی تھی اور وہ بیوی بچوں سے آزاد تھے، تو مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سویا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب نوم الجنب، حدیث: ۲۸۷.

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد، حدیث: ٤٤٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمایئے:

حضرت یعیش بن قیس بن طخفہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ..... اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے ..... انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

''آؤ چلیں۔''

ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ (وہاں جا کر) ہم نے کھایا پیا۔ (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

''چاہو تو یہاں سو رہو، چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔''

ہم نے عرض کیا: ہم تو مسجد ہی میں چلے جائیں گے۔'' ❶

ایک اور قصہ امام بخاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی روایت فرمایا ہے۔ وہ بھی اسی عنوان سے متعلق ہے۔ قارئین کی معلومات میں اضافے کے لیے وہ بھی درج کیے دیتا ہوں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے۔ دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش آ گئی اور وہ مجھ پر خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قیلولہ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ علی کو تلاش کرو۔ کہاں ہیں۔ وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد نبوی میں) تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر

---

❶ سنن ابن ماجه، ابواب المساجد و الجماعت، باب النوم فی المسجد، حدیث: ۷۵۲. (صحیح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان سے مٹی جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابوتراب اٹھو۔'' ❶

اس کے علاوہ امہات المومنین کے مسجد نبوی میں اعتکاف کرنے سے پتا چلتا ہے کہ خواتین بھی بوقت ضرورت مسجد میں سو سکتی ہیں۔

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں سونا شاید درست نہیں۔ امام دارمی روایت کرتے ہیں کہ:

''حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں مسجد (نبوی) میں سویا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اپنے پائے مبارک سے مجھے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں تمہیں یہاں سوتے نہیں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری آنکھ لگ گئی تھی۔'' ❷

اس حدیث کی سند بھی ضعیف ہے اور اس میں کوئی واضح ممانعت نہیں۔ جبکہ مسجد میں سونے کے دلائل میں مندرجہ بالا احادیث جو بیان ہو چکی ہیں، وہ نص قطعی ہیں۔ اس کے علاوہ اصحاب صفہ اور نبی کریم ﷺ کے بعض خدام بھی مسجد نبوی میں ہی سویا کرتے تھے۔

۷۔ عبادت کے لیے رات بھر جاگنا ایک ناپسندیدہ عمل:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

''میرے پاس بنو اسد کی ایک خاتون آئی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میں نے اس کا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ باب النوم الرجال فی المسجد، حدیث: ٤٤١.

❷ سنن دارمی، کتاب الصلوٰۃ، باب النوم فی المسجد، حدیث: ١٤٣٧، طبع دار المعرفہ، لاہور، ابن حبان: ٦٦٦٨، موارد الظمان: ١٥٤٨. یہ ضعیف روایت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف کرایا کہ یہ فلاں عورت ہے اور یہ رات بھر نہیں سوتی، جاگتی رہتی ہے۔ اس کی نماز کا آپ ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا۔ اس پر آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی (لوگو!) تمہارے اوپر بس اتنا عمل کرنا ہی لازم ہے کہ جتنی تم اپنے اندر طاقت پاتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ثواب دیتے ہوئے نہیں تھکتے، البتہ تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرتے کرتے!'' ❶

ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمایئے!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

''مجھ سے نبی مکرم ﷺ نے پوچھا کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن کو روزے سے ہوتے ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے صحیح سنا۔ بات ایسے ہی ہے۔ میں اسی طرح کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسے ہی عبادت کرو گے، پھر تو تمہاری آنکھیں بیٹھ جائیں گی (یعنی اندر کو دھنس جائیں گی) اور تمہاری جان کمزور ہو جائے گی۔ بے شک تمہاری جان کا تم پر حق ہے، تمہارے اہل خانہ کا تم پر حق ہے، اس لیے تم کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور کبھی نہ رکھا کرو۔ کبھی قیام کرلیا کرو اور کبھی سو جایا کرو۔'' ❷

اب ان روایات کی روشنی میں سوچیے کہ ایک شخص مستقل ساری ساری رات نماز کے لیے جاگے، نوافل ادا کرے تو کیا اس کی یہ عبادت پسندیدہ سمجھی جائے گی؟ جبکہ نبی مکرم ﷺ کا اپنا معمول اس کے برعکس تھا۔ آپ ﷺ رات کو سوتے بھی تھے اور جاگتے بھی تھے لیکن کس قدر تعجب کی بات ہے کہ صوفیا اور زاہدین کے زہد و ورع کی

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب ما یکره من التشدید فی العبادة، حدیث: ۱۱۵۱.

❷ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب ما یکره من التشدید فی العبادة، حدیث: ۱۱۵۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادی علامت ہی اسوۂ حسنہ کی مخالفت سمجھی جاتی ہے۔ پھر ہمیں ایسی باتیں بھی پڑھنے کو ملتی ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔ حالانکہ امام صاحب ایسے متبع سنت اور زیرک وفہیم انسان سے اس قسم کی ''نیکی'' کا سرزد ہونا بہت مشکل ہے۔

۸۔ جب سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جاگنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پائے تو پناہ لے (اس فتنہ سے)۔'' ❶

۹۔ اندھیرے میں مسجد کی طرف جانا:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بولوگ اندھیرے میں مسجدوں کی طرف بہت کثرت سے جاتے ہیں، ان کے لیے روز قیامت مکمل نور کی بشارت ہے۔'' ❷

۱۰۔ دن چڑھے سوئے رہنا..... ایک ناپسندیدہ عمل اور برکت سے محرومی:

دور جدید میں ہماری سماجی و معاشرتی زندگی میں جہاں اور بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں، وہیں یہ تبدیلی بھی آئی ہے کہ راتوں کو دیر تک جاگتے رہنا اور پھر دن چڑھے سوئے رہنا۔ کسی دور میں دیہات میں سرشام ہی لوگ اپنے اپنے گھروں میں دبک جاتے تھے لیکن اب تو رہن سہن کے اطوار ہی بدل گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ رات دیر سے

❶ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب نزول الفتن کمواقع القطر، حدیث: ۷۲۴۹.

❷ سنن ابن ماجه، ابواب المساجد والجماعات، باب المشی الی الصلاة، حدیث: ۷۸۰. (حسن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے والے صبح دن چڑھے خواب خرگوش کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ اگر کسی کو اپنی معاشی ضروریات کے تحت رت جگے کا مسئلہ ہے یا کوئی طالب علم رات گئے تک مطالعے میں مصروف ہے یا کسی کے نصیب میں ہی تارے گنتا رہ گیا ہے تو اس کی بات جدا ہے، مگر عمومی طور پر اس قسم کی شب بیداری ہر اعتبار سے نامناسب اور ضرر رساں ہے۔ ویسے بھی اس کائنات کے خالق و مالک نے رات آرام کے لیے اور دن کام کے لیے بنایا ہے۔ اس لیے اس فطری اصول کی پیروی میں ہی عافیت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ملاحظہ فرمایئے:

''حضرات ائمہ ابو داؤد طیالسی، سعید بن منصور، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ابن حبان نے صخر غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ بے شک آنحضرت ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا.))

''اے اللہ! میری امت کے صبح دم نکلنے میں برکت عطا فرما۔''

''اور آنحضرت ﷺ جب کوئی فوجی دستہ یا لشکر روانہ کرتے تو اسے بہت تڑکے بھیجا کرتے تھے۔ صخر رضی اللہ عنہ تاجر آدمی تھے۔ وہ تجارت (یعنی اپنے کارندے) صبح سویرے روانہ کرتے تو وہ صاحب ثروت بن گئے اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔'' [1]

اب جو لوگ صبح دیر تک سوئے رہتے ہیں، دوسرے الفاظ میں کیا وہ برکات الٰہی

[1] مسند ابی داؤد طیالسی، حدیث: ۱۳۴۲، جامع الترمذی، ابواب البیوع، حدیث: ۱۲۱۲، تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایئے رزق کی کنجیاں، تالیف: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، صفحات: ۱۳۶ تا ۱۴۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منہ موڑے ہوئے نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے تو اس وقت میں برکت کی دعا فرمائی اور آپ کی دعا کی قبولیت کا امکان بہرحال تمام تر مخلوقات کی دعاؤں کی قبولیت سے بڑھ کر ہے۔ اس لیے اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور اس کی رحمت و برکت سے یہ بے اعتنائی اور گریز نامناسب ہے۔

میں اس عنوان کا اختتام محترم پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ کے الفاظ پر کرنا مناسب سمجھوں گا۔ وہ اپنی کتاب ''رزق کی کنجیاں'' میں لکھتے ہیں:

''نماز فجر، بلکہ سورج نکلنے اور بلند ہونے تک سوتے رہنے کے بعد رزق کی جستجو میں نکلنے والے اس حدیث میں غور وفکر کریں۔ کیا انہیں دعائے مصطفیٰ ﷺ میں طلب کردہ برکت کی ضرورت نہیں؟

''رزق کے لیے جستجو اور دیگر کاموں کی خاطر منہ اندھیرے نکلنے میں ایک بڑی رکاوٹ رات کی نیند کا پورا نہ ہونا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کی بہترین تدبیر سنت کی اتباع کرتے ہوئے جلدی سونا ہے۔

''جلدی سونے میں رکاوٹ بننے والی بے کار اور لایعنی باتوں اور کاموں کو چھوڑا جائے۔ رات کے مفید اور ضروری کاموں اور باتوں کو امکانی حد تک دن کے اوقات میں منتقل کیا جائے۔ اس بارے میں سنجیدہ اور مستقل مزاجی سے کی جانے والی کوششوں کے اچھے نتائج برآمد ہونے کی اللہ تعالیٰ سے قوی توقع کی جاسکتی ہے۔'' [1]

۱۱۔ رات کے وقت فصل وغیرہ کی کٹائی کی ممانعت اور اس کی حکمت:

حضرت جعفر بن محمد یعنی جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد اور وہ اپنے جد امجد یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ:

[1] رزق کی کنجیاں، تالیف پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، ص: ۱۴۰، طبع: ۲۰۱۳ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے رات کو کھجور کا پھل توڑنے اور کھیتی کی کٹائی سے منع فرمایا ہے۔'' جعفر بن محمد نے کہا کہ میرا خیال ہے مسکینوں کی وجہ سے۔'' ❶

اس ممانعت کا سبب حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی رائے میں یہ ہے کہ شاید آپ ﷺ نے اس لیے منع فرمایا ہو کہ چونکہ رات کے وقت غربا و مساکین سو رہے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے صدقہ یا عشر وغیرہ میں اپنا حصہ لینے کے لیے آنا مشکل ہوتا ہے۔ پھر ایک وجہ یہ بھی کہ وہ لوگ جو مساکین اور غرباء کو ان کا حق دینے میں تنگی محسوس کرتے ہیں، رات کو وہ اپنی فصل یا اپنے پھل بہت آسانی سے اپنے گودام وغیرہ میں سمیٹ لیں گے۔ اس لیے رات کے وقت نہ وہ فصل کاٹیں گے نہ پھل توڑیں گے اور نہ مستحق افراد محروم رہیں گے۔ (اللہ اعلم)

البتہ ہمارے لیے شریعت کے احکام و مسائل میں کسی بھی حکمت کا کھوج لگانے کی بجائے اتنا ہی کافی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے اس کام سے منع فرمایا ہے..... بات ختم۔ کہ ضروری نہیں ہم شریعت کے کسی حکم کی حکمت تلاش کریں اور واقعتاً اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی وہی حکمت ہو۔ کیونکہ اُمور شریعت کی حکمتوں کا حقیقی علم تو اللہ رب العزت کو ہی ہے۔

۱۲۔ کسی بیوہ عورت کے ہاں رات بسر کرنے کی ممانعت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خبردار! کوئی شخص کسی بیوہ عورت کے پاس رات بسر نہ کرے، ہاں سوائے اس کے محرم کے یا جو اس کے ساتھ نکاح کر چکا ہو۔'' ❷

۱۳۔ تنہا رات گزارنے اور اکیلے سفر کرنے کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۳، حدیث: ۱۳۰۰.

❷ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۱، حدیث: ۲۷۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص تنہا رات گزارے یا وہ اکیلا سفر کرے۔'' ❶

تنہا رات گزارنے اور اکیلے سفر کرنے کے آخر کچھ تو مفاسد ہوں گے جن کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی۔ اب بجائے اس کے کہ ان مفاسد، نقصانات اور ممانعت کی حکمت اور وجوہ تلاش کی جائیں، کیا ہمارے لیے یہی کافی نہیں کہ نبی مکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی ہمارا بہی خواہ نہیں ہوسکتا۔ جب انہوں نے ان امور سے منع فرما دیا تو ایک مسلمان کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ البتہ اگر کسی بے چین روح کو اس وقت تک اطمینان قلب نہیں ہوگا، کہ جب تک وہ ان ممنوعہ امور کے اسباب وعلل کی کھوج نہ لگالے تو وہ جان لے کہ اگر بس، ٹرین یا جہاز میں سب مسافروں کے ساتھ انسان سفر کرے تو وہ اکیلا تو ہوگا تنہا نہیں ہوگا۔ یعنی اس کے ساتھ اس کے اہل خانہ یا دوست احباب اگر نہیں بھی ہوں گے تو دیگر مسافروں کی موجودگی میں وہ تنہائی کا شکار نہیں ہوگا۔ خدانخواستہ کسی حادثے کی صورت میں وہ بالکل بے یارومددگار نہیں رہے گا۔ اگر وہ اپنی ذاتی سواری پر تنہا سفر کر رہا ہو، اس کی گاڑی خراب ہو جائے یا اللہ نہ کرے کہ اس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو پھر اسے لمحے بھر سے بھی پہلے فرمان نبوی ﷺ کی صداقت پر یقین آجائے گا۔ اس لیے حتی الامکان رات کی تنہائی اور اکیلے سفر سے گریز کرنا چاہیے۔ بلکہ حدیث شریف میں دو افراد کے سفر کو بھی ناپسند کیا گیا۔ عمرو بن شعیب اپنے جد امجد (رضی اللہ عنہ) سے یہ حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اکیلا شیطان ہے، اور دو (بھی) شیطان ہیں اور تین تو جماعت ہیں۔'' ❷

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۱، حدیث: ۴۳۲.

❷ صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسك، باب النهی عن سیر الاثنین، حدیث: ۲۵۷۰. اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ اکیلے یا دو آدمیوں پر شیطان کے حملے کے امکانات نسبتاً زیادہ ہوں۔ امام ابن خزیمہ کا قول ہے کہ یہاں شیطان سے مراد نافرمان ہو سکتا ہے۔

۱۴۔ اہل خانہ کے پاس بغیر اطلاع رات کے وقت آنے کی کراہت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس آئے اور فرمایا:

''لوگو! (جب سفر سے واپس آ رہے ہو تو) عورتوں کے پاس بوقت شب نہ آیا کرو اور انہیں مطلع کیے بغیر (اچانک) نہ آجایا کرو۔'' ❶

۱۵۔ رات کے وقت سفر کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''رات کے وقت سفر کرنا تمہارے لیے لازم ہے کیونکہ رات کے وقت زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔'' ❷

یہ لزوم بمعنیٰ استحباب ہے۔ کہ رات کے وقت سفر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ لیکن تنہا سفر کو پسند نہیں کیا گیا۔ زمین کے لپیٹنے کا مطلب یہ نہیں کہ رات کے وقت فاصلے کم ہو جاتے ہیں بلکہ رات کے وقت سفر کی رکاوٹیں نسبتاً کم ہوتی ہیں۔ راستوں پر لوگوں کا اور سواریوں کا ہجوم کم ہوتا ہے۔ اس لیے فاصلے جلدی طے ہوتے ہیں۔ اللہ اعلم.

۱۶۔ سرِ راہ سونے کی ممانعت:

دوران سفر اگر سونے کا ارادہ ہو تو اس کے لیے مسافر کو رأفت و رحمت والے نبی ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی:

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۱، حدیث: ٤٦٢.

❷ صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسك، باب استحباب الدلجة بالليل.....، حدیث: ٢٥٥٥. اس کی سند صحیح ہے۔ سنن ابو داؤد: ٢٥٧١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم چارہ اور پانی کے زمانے میں سفر کرو (یعنی اس موسم میں کہ جانوروں کے کھانے پینے کا سامان وافر ہو) تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ لینے دو اور جب تم کسی قحط زدہ خطے سے گزرو تو تیزی سے گزرو اور جب تم رات کو آرام کے لیے اترو تو عام راہ گزر (میں پڑاؤ ڈالنے) سے اجتناب کرو کیونکہ وہ رات کے وقت نکلنے والے زہریلے جانوروں کا ٹھکانہ ہوتا ہے۔'' [1]

سبحان اللہ وبحمدہ!

ان گنت اور بے شمار درود وسلام ہوں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

انہوں نے ہم گناہ گاروں کو خطرات ومصائب سے قدم قدم پر متنبہ فرمایا ہے۔ بھلے ان خطرات کا تعلق دنیا سے ہو یا آخرت سے۔ ہم کس قدر نالائق ہیں کہ ایمان اور یقین رکھنے کے باوجود آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کیے جا رہے ہیں اور اپنے لیے خسارے کا سامان اکٹھا کر رہے ہیں۔ خیرِ کثیر اگر ہے تو صرف نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشروط اطاعت وفرمانبرداری میں، اس کے سوا تو تباہی اور بربادی کے نہ ختم ہونے والے سلسلے ہیں۔ رب العزت ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار غلام بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اس غلامی سے ہی تو مشروط ہے۔

۱۷۔ ''سفر'' سونے جاگنے کے معمولات میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سفر کیا ہے، گویا عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ آدمی کی نیند، کھانے پینے سب میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اس لیے جب مسافر اپنا کام پورا کر لے تو اسے

[1] صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب.....، حديث: ٤٩٥٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی گھر واپس آجانا چاہیے۔'' ❶

سفر کے علاوہ بھی بلا مقصد گھر سے باہر نکلنا مناسب نہیں۔ وقت گزاری کے لیے ادھر اُدھر پھرنا، بلا ضرورت بازاروں میں جانا، ان اُمور کی بہر حال اسلام میں حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ درج ذیل حدیث مبارکہ پر غور کیجیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ ہمارا طرزِ زندگی کس حد تک ان اُمور سے مطابقت رکھتا ہے۔

''حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا:

اے اللہ کے رسول! کس عمل میں نجات ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں اپنے اندر سمالے (یعنی ضرورت کے بغیر گھر سے نہ نکلو) اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔'' ❷

۱۸۔ نیند موزوں یا جرابوں پر مسح کو ختم نہیں کرتی:

زر بن حبیش نے بیان کیا کہ

''میں نے صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تھے۔ پس ہمیں حکم ہوا کہ ہم (سفر میں) تین دن تک موزے نہ اتاریں اگرچہ ہمیں بول و براز اور نیند کی حاجت پیش آجائے، البتہ جنابت کی صورت میں (مسح کرنے کی سہولت ختم ہو جائے گی)۔'' ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب السرعة فی السیر، حدیث: ۳۰۰۱، ابواب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب، حدیث: ۱۸۰٤.

❷ سلسله احادیث صحیحه، حدیث: ۲۷۸.

❸ صحیح ابن خزیمه، کتاب الوضوء، باب ذکر الدلیل علی ان الرخصة فی المسح..... حدیث: ۱۹۶. اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔صرف رات بھر کے لیے اعتکاف کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میں نے دور جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں مسجد الحرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا (تو اب کیا اس نذر کو پورا کروں؟)

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ضرور اپنی نذر پوری کرو۔

(چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کیا)۔'' ❶

۲۰۔سوئے ہوئے پر کوئی حساب نہیں:

تین اقسام کے لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں ''مرفوع القلم'' قرار دیا گیا ہے۔ مطلب یہ کہ ان کے اعمال وافعال کا حساب نہیں ہوگا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (یعنی ان پر حد قائم نہیں ہوگی، ان کا گناہ نہیں لکھا جاتا)

۱۔ سوئے ہوئے سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے۔

۲۔ مجنون سے حتی کہ وہ صحت یاب (عقلمند) ہو جائے۔

۳۔ بچے سے حتی کہ وہ بڑا ہو جائے۔ ❷

غور کیجیے! یہ بھی اللہ تعالیٰ کی کتنی عظیم نعمت ہے کہ عقل وشعور سے محرومی کی حالت میں کیے ہوئے اعمال کا مواخذہ نہیں۔ ورنہ سویا ہوا آدمی بعض اوقات سویا ہی رہتا ہے اور اس کی نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ بیدار ہونے پر وہ نماز ادا کرلے۔ اس پر کوئی گناہ

❶ صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف لیلاً، حدیث: ۲۰۳۲.

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الحدود، باب فی المجنون یسرق أو یصیب حداً، حدیث: ۴۳۹۸. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شب زندہ دار کسی وجہ سے خلاف معمول بیدار نہ ہو سکے، تو رب رحیم و کریم اس کے اعمال نامے میں تہجد کا ثواب درج فرما دیتے ہیں اور اس کی نیند اس کے لیے صدقہ بن جاتی ہے۔

۲۱۔ رات کے وقت نماز جنازہ اور تدفین:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے فوت ہونے والوں کو رات کو دفن نہ کرو، سوائے اس کے کہ تمہیں کوئی مجبوری ہو۔'' ❶

یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صحیح مسلم، کتاب الجنائز: ۹۴۳ کی روشنی میں یہ قابل استدلال ہے۔ ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی رات کے وقت تدفین کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود اس خوش بخت کی قبر میں چراغ لے کر اترے۔'' ❸

اس لیے اگر رات کے وقت میت کی نماز جنازہ اور تدفین ضروری ہو تو بامر مجبوری ایسا کیا جا سکتا ہے البتہ دن کے وقت بہتر ہے۔

۲۲۔ جب فرشتے مومن سے کہیں گے کہ تو دلہن کی نیند سو جا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے اور نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو ''منکر'' اور دوسرے کو ''نکیر'' کہتے

---

❶ سنن ابن ماجه، ابواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في الاوقات..... حديث: ۱۵۲۱.

❷ ملاحظہ فرمایئے: سنن ابن ماجہ، جلد نمبر ۲، ص: ۴۷۴، طبع دار السلام الریاض۔

❸ جامع ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء في الدفن بالليل، حديث: ۱۰۵۷)۔ اس حدیث کو شیخ البانی نے حسن قرار دیا ہے اور احکام الجنائز میں اس کے شواہد بھی ذکر کیے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں: تو اس شخصیت (محمد رسول اللہ ﷺ) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

وہ جواب دیتا ہے: جیسے وہ خود کہتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبود برحق ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

یہ جواب سن کر فرشتے کہتے ہیں: ہمیں علم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔

پھر اس کی قبر ستر مربع ہاتھ تک وسیع اور منور کر دی جاتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ کر انہیں حقیقت حال کی خبر دینا چاہتا ہوں۔ لیکن وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تو اس دلہن کی نیند سو جا، جسے جگانے والا اس کا محبوب ترین فرد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ایسے شخص کو اس کی آرام گاہ سے اٹھائیں گے (پھر اس کو سلا دیا جاتا ہے) آخر حدیث تک۔'' ❶

۲۳۔ ایک ایسی نیند جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے ابتدائی حصے میں بندۂ مومن سے علیین اور قبر میں سوال جواب کا ذکر ہے اور بقیہ حدیث کا ترجمہ یہ ہے:

''..... جب اللہ کے دشمن پر عالم نزع طاری ہوتا ہے اور مختلف حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے تو وہ نہیں چاہتا کہ اس کی روح نکلے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ جب اسے قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے تو پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میں تو نہیں جانتا۔ اسے کہا

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۳، حدیث: ۳۲۲۵، طبع مکتبہ قدوسیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے تو نے جانا ہی نہیں۔ پھر (اس کی قبر میں) جہنم سے دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے ایسی ضرب لگائی جاتی ہے کہ جن و انسان کے علاوہ ہر چوپایہ اس کو سنتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے "منہوش کی نیند سو جا۔"

(راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: منہوش سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: منہوش سے مراد وہ آدمی ہے جسے کیڑے مکوڑے اور سانپ ڈستے اور نوچتے رہتے ہیں۔ پھر اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے۔" ❶

ہم بے حد گناہ گار ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طفیل ہماری نجات ممکن ہے، ورنہ ہم نے تو اپنے ہاتھوں اپنی تباہی و بربادی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

اے الہ العالمین! اس توحید کے واسطے اور اس محبت کے سبب، جو ہمیں آپ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے، ہماری نجات فرما دیجئے۔ ہمیں قبر میں وہ نیند نصیب فرمایئے گا جو بندہ مومن کو میسر آئے گی۔ ایسی عذاب والی نیند سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی محفوظ و مامون فرما دیجیے۔

۲۴۔ جب اہل ایمان کے لیے نیند صدقہ بن جائے:

ام المومنین سیّدہ عائشہ سلام اللہ علیہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایسا کوئی شخص نہیں جو نماز تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات اس پر نیند غالب آجائے اور وہ تہجد نہ پڑھ سکے تو اس کے لیے تہجد پڑھنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نیند اس کے لیے صدقہ ہو جائے گی۔" ❷

۲۵۔ سحری کے وقت بخار کا علاج:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۳، حدیث: ۳۲۵۸.

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب من نوی القیام فنام، حدیث: ۱۳۱٤. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے تو اسے سحری کے وقت تین راتیں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارا کرو۔'' ❶

۲۶۔لہو ولعب میں رات گزارنے والوں کا عبرت ناک انجام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کی راتیں کھانے پینے اور لہو ولعب میں گزریں گی، جب وہ صبح بیدار ہوں گے تو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی طرح مسخ ہو چکی ہوں گی۔'' ❷

اس حدیث مبارکہ کے مصداق وہ لوگ ہیں کہ جن کی راتیں عیش وعشرت میں گزرتی ہیں، شراب اور بے حیائی کے کاموں میں وہ مصروف رہتے ہیں اور یاد الٰہی سے غافل ہوتے ہیں، ان میں اور بندروں اور خنزیروں میں کوئی فرق نہیں۔ ان کے معمولات بھی جانوروں کی مانند ہیں۔ اگر کسی کی شکل مسخ نہیں ہوئی لیکن مذکورہ عیب اس میں پائے جاتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ فرمان نبوی ﷺ میں کوئی نقص ہے (معاذ اللہ) اللہ رب العزت کی طرف سے اگر کسی کو مہلت ملی ہوئی ہے تو وہ اسے غنیمت جانتے ہوئے توبہ کر لے۔ جس رب نے قطرے سے جیتے جاگتے انسان کو پیدا کیا ہے، وہ ایک خوش شکل انسان کو قابل نفرت جانور کی مانند بھی کر سکتا ہے۔ اس کے لیے تو کچھ بھی مشکل نہیں۔ ترہیبات پر مبنی اس قسم کی احادیثِ مبارکہ کی تاویلات کرنے یا ان کی صحت پر وساوس واوہام میں مبتلا ہونے کی بجائے اپنی اصلاح کر لینا بدرجہا بہتر ہے اور عقل مند مومن وہی ہے جو عتاب الٰہی آنے سے پہلے پہلے رجوع کر لے۔ البتہ اگر کوئی

---

❶ مستدرك للحاكم، كتاب الطب، حديث: ۷۴۳۸۔ امام ذہبی نے اسے امام مسلم کی شرائط کے مطابق قرار دیا ہے۔ صحیحین میں ہے کہ بخار جہنم کی حدت سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔ صحیح بخاری، كتاب الطب، باب الحمى من فيح جهنم، حديث: ۵۷۲۳۔

❷ معجم صغير للطبراني، كتاب الفتن، حديث: ۷۶۸۔ علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص رات کے وقت کھاتا پیتا ہے، جائز حدود میں رہ کر ہنسی مذاق کی بات بھی کر لیتا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ حلال وحرام کا بھی خیال رکھتا ہے، اپنے رب کو بھی رات کی تنہائیوں میں یاد کرتا ہے، اس کے لیے تو رات کا کھانا پینا بھی نعمت ہے۔

۲۷۔ امانت و دیانت کا اٹھنا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو احادیث بیان فرمائیں۔ ان میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا میں منتظر ہوں۔ بے شک امانت لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتی ہے یعنی ان کے دلوں کی گہرائی میں اترتی ہے۔ پھر قرآن وسنت سے ان کی مضبوطی ہوئی۔ اور نبی کریم ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر بھی فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی ایک بار سوئے گا تو اس کے دل سے امانت ختم ہو جائے گی اور اس کا معمولی سا نشان رہ جائے گا۔ پھر ایک بار سوئے گا تو وہ نشان بھی ختم ہو جائے گا اور بس ایک چھالہ سا رہ جائے گا۔ جیسے تمہارے پاؤں پر اگر چنگاری گرے تو وہاں آبلہ بن جائے جو بظاہر بہت پھولا ہوا دکھائی دے اور اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا..... آخر حدیث تک۔'' [1]

۲۸۔ مومن کا اپنے گناہ کو چھپانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''میری ساری امت کو معافی مل جائے گی سوائے علانیہ گناہ کرنے والوں کے اور علانیہ گناہ کرنے میں یہ بھی ہے کہ کوئی شخص رات کے اندھیرے

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الأمانة، حدیث: ٦٤٩٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ کرتا ہے، اور پھر باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپاتے ہیں، وہ صبح (بڑے فخر سے) یہ کہے کہ رات میں نے فلاں فلاں گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ (حالانکہ) رات بیت چکی تھی اور اس کے رب نے تو اس کا پردہ رکھا مگر اس گناہ گار نے صبح ہونے پر اللہ کے رکھے ہوئے پردے کو خود ہی چاک کر دیا۔'' ❶

اپنے گناہوں کا فخریہ اظہار انسان کی جہالت کی علامت ہے۔ لوگوں کی سوانح اور خودنوشت کا مطالعہ کریں تو بعض بڑے ادیب اور نامور لکھاری اپنے گناہوں کا اعلان کرتے نظر آتے ہیں۔ اپنی خلوتوں کے قصے، زندگی کی رنگینیوں کی کہانیاں اپنی جگ بیتیوں میں بیان کرتے ہیں کہ گویا ان گناہوں کی تشہیر ان کی کشادہ ظرفی اور روشن خیالی کی علامت ہے۔ درحقیقت یہ اسلوب ان کے سطحی شعور کی عکاسی کرتا ہے۔ انسان کو ضرور اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے مگر ستار العیوب کے حضور نہ کہ لوگوں کے سامنے اور اس اعتراف کی غایت استغفار ہونا چاہیے نہ کہ افتخار۔

۲۹۔ دن اور رات کے اذکار سے عمدہ ذکر:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابوامامہ! کیا تم کچھ پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اپنے رب کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے دن اور رات کے اور رات اور دن کے ذکر سے زیادہ اجر وثواب والے یا افضل ذکر کی خبر نہ دوں؟ وہ یہ کہ تم پڑھو:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ،

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ستر المومن علی نفسه، حدیث: ٦٠٦٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ .)) ❶

''اللہ کی پاکی ہے اس مخلوق کے بقدر جو اللہ نے پیدا کی ہے، اور اللہ کی پاکی ہے اس کی مخلوق کے بھرنے کے بقدر اور اللہ کی پاکیزگی ہے زمین و آسمان میں موجود چیزوں کی تعداد کے بقدر اور اللہ کی پاکی ہے زمین و آسمان کو بھر دینے والی مخلوق کے بقدر اور اللہ کی پاکی ہے ان چیزوں کے بقدر جن کو اس کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) نے شمار کر رکھا ہے اور اللہ کی پاکی ہے ہر چیز کی تعداد کے بقدر اور اللہ کی پاکی ہے ہر چیز کے بھرنے کے بقدر۔''

اور تو الحمد للہ کے ساتھ بھی ایسے ہی کہے۔ ❷

۳۰۔ کیا کوئی حاجی منیٰ میں رات بسر کرنے کی بجائے مکہ مکرمہ میں سو سکتا ہے؟

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ منیٰ میں رات بسر کرنے کی بجائے مکہ مکرمہ میں گزار لیں تاکہ حاجیوں کو پانی پلا سکیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی۔'' ❸

---

❶ صحیح ابن خزیمه، کتاب الصلوٰة، باب فضل التحمید والتسبیح.....، حدیث: ۷۵٤. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ یعنی الحمد لله عدد ما خلق والحمد لله مِلْءَ ما خلق.....

❸ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب هل یبیت اصحاب السقایة.....، حدیث: ۱۷٤۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ قیامت کے دن کی بے ہوشی:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث مبارکہ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم کو پیدا کیا گیا، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی میں صور پھونکا جائے گا، اسی میں (روز قیامت کی) بے ہوشی ہوگی۔ پس تم اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

((وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ .))

''یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ تو (قبر میں) مٹی (میں مٹی) ہو چکے ہوں گے؟''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔'' ❶

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

۱۔ اس حدیث مبارکہ میں روز آخرت کی بے ہوشی کا ذکر ہے، اس لیے اسے نقل کیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اس مصیبت والی حقیقت سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ کے مطابق جن لوگوں پر قیامت قائم ہوگی، وہ اچھے نہیں، برے لوگ ہوں گے۔ ❷

---

❶ صحیح ابن خزیمه، کتاب الجمعه، باب فضل الصلوٰة علی النبی ﷺ یوم الجمعة، حدیث: ۱۷۳۳. اس کی سند صحیح ہے۔ سنن ابو داؤد: ۱۰۴۷، سنن ابن ماجه: ۷۹.

❷ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، حدیث: ۷۰۶۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اصحاب رسول ﷺ سے زیادہ نہ تو کسی کو نبی کریم ﷺ سے محبت تھی اور نہ کسی اور کو آپ ﷺ کی شان وعظمت کا ادراک تھا۔ انہیں آقائے کائنات ﷺ کے مقام و مرتبے کا جس قدر شعور تھا، کسی کو نہ تھا۔ آپ ﷺ کی بے ادبی یا آپ ﷺ کے لیے کوئی ایسا لفظ جو حفظ مراتب کے منافی ہو، وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

۳۔ حضرات صحابہ کا بعد از وفات نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کی کیفیت و ماہیت کے بارے میں لاعلم ہونا بھی واضح ہو رہا ہے کہ علم وفقاہت کے بحر بے کراں اور شان وعظمت میں بے مثال ہونے کے باوجود اصحاب رسول ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد مبارکہ اپنی وفات کے بعد اپنی قبور میں کس حالت میں ہوتے ہیں۔

۴۔ اس حدیث مبارکہ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے صحابہ نے یہ لفظ استعمال کیے:

"وَقَدْ اَرِمْتَ؟"

اگر یہ لفظ آپ ﷺ کی شان وعظمت کے منافی ہوتا تو یہ ممکن ہی نہ تھا کہ آپ ﷺ کے عالی قدر اصحاب ..... کہ تمام اُمتوں میں ان ایسا کوئی نہیں ..... یہ لفظ استعمال کرتے۔ وہ تو آپ کے حضور حد ادب سے نظریں جھکائے رہتے۔ جب آپ کا اشارہ ہوتا، وہ گفتگو کرتے ورنہ کسی کی مجال نہ تھی کہ لبوں کو حرکت دیتا، نظروں کو جنبش دیتا۔ اس لیے ادب و احترامِ نبوی ﷺ کے وہی قرینے اور وہی اسلوب معتبر ہوں گے جو بارگاہ نبوت میں حاضری دینے والوں نے سیکھے اور ان پر عمل کیا۔ مصنوعی عقیدت سے جنم لینے والے خود ساختہ ادب و احترام کے تمام مظاہر نا قابل اعتبار ہوں گے اور پھر ان مظاہر کو حرز جاں بنا کر متبعین کتاب وسنت کو گستاخ رسول قرار دینا تو حد درجہ ظلم اور ایک نا قابل برداشت اذیت پہنچانے کے مترادف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت سید الاولین والآخرین کا جسد اطہر، وجود گرامی اس طرح محفوظ و مامون ہے، جس طرح آپ کی تدفین کی گئی تھی۔ وہ عام آدمیوں کی طرح مٹی کا حصہ نہیں بلکہ یہ آپ ﷺ کا اعجاز اور انبیاء کرام کے خصائص میں سے ہے۔ ان گنت اور بے شمار درود و سلام ہوں ہمارے پیارے نبی ﷺ پر اور ہم سیاہ کاروں کے نصیب کھل اٹھیں اگر آپ ﷺ کی شفاعت ہمارا مقدر بن جائے۔

۳۲۔ سوتے ہوئے شخص پر شیطان کا وار:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا، ابھی رات بہت باقی ہے۔ پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اس طرح صبح کے وقت وہ چاق و چوبند اور خوش مزاج رہتا ہے۔ ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔'' ❶

۳۳۔ بندۂ مومن کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی کی مثال:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں، کہ جس نے کسی پر خطر جگہ پڑاؤ کیا ہو۔ اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ مسافر اتر کر سو گیا ہو اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو۔ آخر بھوک، پیاس یا

❶ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب عقد الشیطان.....، حدیث: ۱۱۴۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ اللہ نے چاہا، اسے سخت لگ جائے۔ وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلے جانا چاہیے اور جب وہ واپس ہوا اور پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں کھانا پینا لیے ہوئے سامنے کھڑی ہے تو خیال کرو اس کو کس قدر خوشی ہوگی؟ (یعنی بندۂ مومن کی توبہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔) ❶

اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا ان کی صفات میں سے ہے۔ اہل سنت کا عقیدہ صفات الٰہی کے بارے میں ہے کہ ہم ان کی تاویل نہیں کریں گے اور ان پر بلا کم و کاست ایمان لائیں گے۔ ان کی کیفیت و ماہیت وہی بہتر جانتے ہیں کہ جن کی یہ صفات ہیں۔

۳۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تحصیل حدیث کے لیے تگ و دو کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔ چنانچہ ان کا شمار اکابر علماء صحابہ میں ہوتا تھا۔ ''ترجمان القرآن'' ان کا لقب تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انہوں نے ایک انصاری سے کہا کہ ہم اصحاب رسول سے احادیث کا علم حاصل کریں لیکن اس انصاری نے ان کی بات کو اہمیت نہ دی، الٹا ان کی حوصلہ شکنی کی۔ مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمت نہ ہاری اور تحصیل علم میں منہمک رہے۔

وہ ایک انصاری صحابی کے پاس کثرت سے جاتے تھے۔ جب بھی انہیں کسی حدیث کا علم ہوتا تو وہ اس انصاری صحابی کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ وہ قیلولہ کر رہے ہوتے تو حضرت ابن عباس ان کے گھر کے باہر ہی اپنی چادر کا تکیہ بنا لیتے اور وہیں دراز ہو جاتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ابن عباس اس انصاری صحابی کے گھر کے باہر سو رہے ہوتے تو ہوا چلنے سے ان کے چہرے پر گرد و غبار بھی پڑتا۔ لیکن تمام تر ناموافق حالات

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبہ، حدیث: ۶۳۰۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وہیں لیٹے رہتے۔ جب وہ انصاری صحابی بیدار ہوتے اور گھر سے باہر نماز ظہر کے لیے یا کسی اور ضرورت کے تحت تشریف لاتے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان سے جس حدیث شریف کے بارے میں پوچھنا ہوتا، پوچھ لیتے۔ وہ کہتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے! آپ خود کیوں تکلیف کرتے ہیں، مجھے بلا لیا کریں۔ میں اگر سو رہا ہوتا ہوں تو کیا ہوا، آپ مجھے بیدار کرلیا کریں۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نہ تو انہیں اپنے پاس بلاتے اور نہ ان کے آرام میں خلل ڈالتے۔ جب ان انصاری صحابی کی نیند پوری ہوتی، پھر وہ اٹھتے اور باہر تشریف لاتے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حرف مدعا زبان پر لاتے۔ ❶

www.KitaboSunnat.com

❶ ملاحظہ فرمایئے: سنن الدارمی، المقدمہ، روایات نمبر: ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۹. یہ قصہ صحیح سند کے ساتھ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 13

جادو، جنات اور شیاطین سے بچاؤ کی نبوی تدابیر

ا۔ جادو سے بچنے کا عظیم الشان وظیفہ:

اس دعا کو امام مالک اپنی موطا میں لائے ہیں اور انہوں نے یہ عنوان درج کیا ہے:

((باب ما یومر به من التعوذ عند النوم))

''یعنی سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان۔''

یہ دشمن کے مہلک وار سے بچاؤ کے لیے ایک عظیم الشان دعا ہے۔

حضرت قعقاع بن حکیم نے بیان کیا کہ کعب احبار رضی اللہ عنہ (جو یہودیوں کے کبار علماء میں سے تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے) نے کہا اگر میں چند کلمات نہ پڑھا کرتا تو یہودی (جادو کر کے) مجھے گدھا بنا دیتے لوگوں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟

کعب رضی اللہ عنہ نے کہا:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَا وَذَرَا.))

''پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے چہرے کے ساتھ جو کہ عظمتوں والا ہے، اس سے بڑھ کر کوئی شے بھی عظمت والی نہیں ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، وہ کلمات کہ جن سے کوئی نیک یا بد نہیں بڑھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سارے کے سارے اچھے اچھے ناموں کی (پناہ میں آتا ہوں) جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے بنائی، پیدا کی اور پھر اسے پھیلایا۔'' ❶

۲۔ اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دینا:

''حضرت خولہ بنت حکیم السلمیۃ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، آپ فرما رہے تھے:

''جو شخص کسی منزل میں اترے یعنی کسی جگہ پہنچے اور پھر یہ دعا پڑھے:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے جامع کلمات کے ساتھ، ہر اس چیز کے شر اور برائی سے جو اس نے پیدا کی۔''

اسے کوئی شے نقصان نہیں پہنچائے گی، یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے رخصت ہو جائے۔ ❷

نبی کریم ﷺ کے اصحاب عالی شان رضی اللہ عنہم اگر کسی جگہ رات کو پہنچتے اور وہاں انہوں نے قیام کرنا ہوتا تو یہی دعا پڑھتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی اجنبی جگہ جاتا ہے، مثلاً بیرون شہر کسی غرض سے سفر کیا، کسی کے گھر یا ہوٹل یا کسی بھی جگہ شب بسری کے لیے رکا، اب وہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو ان شاء اللہ وہ مخلوقات کے شر سے محفوظ ہو جائے گا۔

۳۔ رات کے وقت سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھنا:

امام بخاری نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ

---

❶ موطا امام مالك، باب ما يومر به من التعوذ عندالنوم، حديث: ١٧١٦. شیخ سلیم ہلالی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضا..... حديث: ٦٨٧٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من قراء بالآیتین من آخر سورة البقرة فی لیلة کفتاہ)) ❶

''جس شخص نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں، وہ اس کے لیے کفایت کر گئیں۔''

[کفایت کر گئیں] کے متعلق محدثین سے منقول اقوال میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ قیام اللیل میں قرآن کریم کی تلاوت سے کفایت کر گئیں۔

۲۔ دوران نماز یا نماز کے علاوہ قراءت قرآن کریم سے کفایت کر گئیں۔

۳۔ ہر برائی سے کفایت کر گئیں۔

۴۔ شیطان کے شر سے کفایت کر گئیں۔

۵۔ جن وانس کے شر سے کفایت کر گئیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ممکن ہے کہ یہ سارے معانی ہی (حدیث شریف سے) مقصود ہوں۔'' ❷

رات امن وسکون سے گزارنے کا ایک مجرب لیکن غیر مسنون عمل

''مجربات امام غزالی'' کے ضمیمہ میں عزیز الرحیم دانش امدادی لکھتے ہیں:

''استاد گرامی حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی علیہ الرحمہ نے بندہ سے ایک روز فرمایا: کہ سونے سے پہلے بستر پر تین مرتبہ سورۃ قریش پڑھ لیا کرو۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، حدیث: ۵۰۰۹۔

مولانا داؤد راز دہلوی نے حدیث شریف کا یہ ترجمہ کیا ہے: ''جس نے سورہ بقرۃ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں، وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔''

❷ ملاحظہ فرمایئے: اذکار نافعہ از پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، ص: ۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شاء اللہ رات امن سے گزرے گی۔" (ص:۱۶۶)

مسنون اور مجرب وظائف کا تقابل

اب ایک لمحے کے لیے مندرجہ بالا دونوں وظائف پر غور فرمایئے!

دونوں ہی قرآن کریم کی آیات مبارکہ ہیں۔

۱۔ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات

۲۔ سورۃ القریش

❀ اوّل الذکر وظیفہ کی فضیلت:..... پڑھنے والا شیطان اور جن و انس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ یہ دو آیات اس کے لیے (رات بھر کے لیے) کافی ہو جائیں گی۔

دوسرے وظیفے کے متعلق یہ دعویٰ کہ پڑھنے والے کی رات آسانی سے امن و سکون سے گزرے گی۔

❀ پہلے وظیفے کی دلیل نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ جو امام بخاری نے نقل فرمائی ہے اور دوسرے وظیفے کی دلیل..... کچھ بھی نہیں۔ صرف نامور علمائے امت کے اقوال و تجربات۔

❀ پہلا وظیفہ انہوں نے بیان کیا کہ جن پر جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے اور دوسرا وظیفہ ان کا جو امتی ہیں۔

❀ پہلا وظیفہ ان کا جو معصوم عن الخطاء ﷺ تھے کہ یہ صرف انبیاء کے خصائص میں سے ہے اور دوسرا وظیفہ ان کا جو سراپا خطاء و تقصیر تھے کہ یہ غیر نبی کا خاصہ ہے۔

❀ پہلے وظیفے کی ضمانت نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ سے اور دوسرے وظیفے کی کوئی ضمانت.....؟ کچھ بھی نہیں۔

جب ان دونوں وظائف کے پس منظر میں ہمالیہ پہاڑ سے بھی بلند اور ارض و سماوات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیانی فاصلے سے بھی گہرا فرق ہے تو کیوں مسنون وظیفے کو ترک کر کے غیر مسنون وظائف کو معمول بنایا جائے کہ جن کی کوئی دلیل کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔

۴۔ ایک اندھیری رات..... آخری تینوں سورتیں پڑھنے کی نبوی نصیحت:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''ایک رات ہلکی سی بارش ہوئی اور ہر طرف سخت اندھیرا تھا۔ ہم منتظر تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں اور ہماری امامت فرمائیں۔ پھر کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ باہر آئے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: پڑھ!

میں نے عرض کیا: آقا! میں کیا پڑھوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین ہر صبح اور شام تین تین بار پڑھا کرو۔ یہ تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی۔'' ❶

۵۔ رات بھر کے لیے مخلوق کے ضرر سے بچاؤ کا نبوی وظیفہ:

نبی مکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةَ ..... الحديث .)) کہ دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔ ❷

اس لیے قارئین محترم کی خیر خواہی کے جذبے کے پیش نظر آئندہ سطور میں ایک بے حد اہم اور مفید دعا درج کی جا رہی ہے۔ جس کی اثر پذیری لفظوں میں بیان کرنا آسان نہیں۔ پھر اس دعا کے برعکس اسی تکلیف کے ازالے کے لیے غیر مسنون عملیات کے متعلق بھی چند گزارشات ملاحظہ فرمائیے۔

---

❶ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین، حدیث: ۵۴۳۰. اس کی سند حسن ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحة، حدیث: ۹۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! رات مجھے ایک بچھو نے ڈس لیا۔ (اس تکلیف سے میں رات بھر سو نہیں سکا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا تو تجھے اس مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔''

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .))

''میں تمام مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل (تاثیر والے) کلمات کی پناہ لیتا ہوں۔'' ❶

اب جو شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھ لے تو گویا وہ رات بھر کے لیے رب العالمین کی حفاظت میں آ گیا۔ پھر اسے بچھو یا کوئی اور مخلوق نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ لیکن ہم جب بزرگان دین کے مجربات ومعمولات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس آسان مگر بے حد اہم وظیفے کی بجائے کچھ اور ہی پڑھنے کو ملتا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمایئے!

امام غزالی رحمہ اللہ کا ایک عمل

"الاوفاق" (از امام غزالی) میں لکھا ہے کہ سانپ بچھو کے کاٹنے اور رنگ بدلنے والے جن اور جادوگروں سے حفاظت کا تعویذ۔ ❷

(اس کے بعد بتیس سطروں پر مشتمل ایک طویل عبارت ہے جو کچھ الفاظ کو چھوڑ کے بقیہ محض لفاظی کا مجموعہ ہے اور کچھ نہیں۔)

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم بين حبر هاش جيبلوش

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فى التعوذ من سوء القضا و درك الشقاء وغيره، حديث: ٦٨٨٠، ابن ماجه، ابواب الطب، حديث: ٣٥١٨.

❷ مجربات امام غزالى ترجمه الاوفاق، ص: ٧٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا قز یا قرش محرش حینوش.....۔ ❶

نبی کریم ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

((اَلدِّیْنُ یُسْرٌ)) ''کہ دین تو آسان ہے۔''

اب اس آسان اور قابل عمل دین الٰہی کی تعلیمات تو یہ ہیں سانپ بچھو وغیرہ ضرر رساں جانوروں بلکہ تمام تر مخلوقات کے ہر قسم کے شر سے بچنے کے لیے بندۂ خدا خود کو الٰہ العالمین کے سپرد کر دے۔ آسان سی آدھی سطر کی دعا۔ چند منٹوں میں زبانی یاد ہو جائے اور اس کا مفہوم بھی بے حد آسان۔ جسے سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ اس مسنون وظیفے کو چھوڑ کر ایک لایعنی قسم کے طویل خود ساختہ وظیفے کی ترغیب دینا..... یہ کہاں کی دانش مندی ہے؟ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کون صاحب عقل وخرد ہوگا جو اس قسم کی حماقت کرے گا۔ نبی رحمت ﷺ کی فرمودہ دُعائے مبارک کو ترک کرنا حماقت ہی تو ہے۔

بات یہاں تک محدود نہیں رہتی۔ جب غیر مسنون وظائف کو معمول بنا لیا جائے تو پھر بہت سی گمراہیاں انسان کے عقیدے اور عمل کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اس لیے خیر اور فلاح کا راستہ صرف اور صرف اللہ کے رسول ﷺ کے اوراد و وظائف کی طرف رجوع کرنے میں ہے۔

۶۔ جب نبی کریم ﷺ کو بچھو نے ڈنگ مارا:

امیر المومنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ایک بچھو نے نبی ﷺ کو ڈنک مارا۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ (رات کی) نماز (غالباً نمازِ عشاء) پڑھ رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے۔ یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو۔ پھر

❶ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ یہ تعویذ امام غزالی رحمہ اللہ کا تجویز کردہ ہے یا ان سے منسوب!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی اور نمک منگوایا۔ وہ متاثرہ جگہ پر لگاتے رہے اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھتے رہے۔''[1]

یہ تو نبی کریم ﷺ کا بچھو کے کاٹے کا علاج تھا کہ آپ نے پانی اور نمک سے طبی علاج فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ سورۃ الکافرون اور معوذتین سے روحانی علاج فرمایا۔

بچھو کے کاٹنے کا ایک غیر مسنون عمل

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ بچھو کے کاٹے کا یہ جھاڑ پھونک تجویز کیا جاتا ہے:

((اشنا لشناك هذا يداك وسيسك والا له اطفا اسمك ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم وصلى الله على سيّدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم)) (الاوفاق مترجم، ص: ۲۹)

مزید کیا عرض کریں؟ جاہلیت کو شعار بنانے والے اس معاشرے سے ڈر لگتا ہے کہ کسی کے ''نازک جذبات'' کو ٹھیس نہ لگ جائے۔

عقل سلیم رکھنے والے کسی بھی انسان سے پوچھ لیجئے کہ اگر ..... اللہ نہ کرے..... آپ کو ایسی اذیت ناک صورت حال درپیش ہو تو آپ کس وظیفے پر عمل کرنا پسند کریں گے؟ نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی میں سورۃ الکفرون اور معوذتین کا دم کریں گے یا امام غزالی کے بتائے ہوئے وظیفے پر جس کا ابتدائی حصہ بے معنی الفاظ پر مشتمل ہے اور کچھ حصہ مسنون الفاظ پر؟

حدیث مبارکہ سے حاصل ہونے والے دروس

اب ذرا کچھ باتیں اس حدیث مبارکہ کے بارے میں ملاحظہ فرمایئے۔ آپ اس

[1] سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد۲، حدیث: ۲۳۳۷، طبع مکتبہ قدوسیہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف کو ایک سے زیادہ بار پڑھیں اور اس پر غور کریں۔ پھر آپ جو نتائج اخذ کریں گے، کیا وہ کچھ اس طرح نہیں ہوں گے؟

۱۔ یہ حدیث صحت کے اعتبار سے صحیح احادیث میں شمار ہوتی ہے۔ اس کی سند یا متن میں کوئی خرابی نہیں۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کو جب بچھو نے ڈنگ مارا تو تکلیف کی شدت سے آپ ﷺ نے بچھو پر لعنت کی کہ یہ ایسا موذی جانور ہے کہ اس کے وار سے کوئی بھی محفوظ نہیں چاہے وہ اللہ کا فرمانبردار بندہ ہو یا نافرمان۔

۳۔ اس حدیث مبارکہ سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے علم غیب کی صریحاً نفی ہو رہی ہے۔ اس لیے کہ اگر آپ ﷺ کو معلوم ہوتا کہ بچھو مجھے ڈنگ مارنے لگا ہے تو آپ اس جگہ نماز نہ پڑھتے یا آپ اس بچھو کو نماز سے پہلے مار دیتے یا آپ ﷺ اس موذی جانور کو ڈنگ مارنے سے پہلے نماز کے دوران ہی ہلاک کر دیتے۔ اس لیے کہ دوران نماز ایسا اذیت دینے والا جانور مارا جا سکتا ہے۔ اس سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

۴۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب آپ نماز ادا فرما رہے تھے تو آپ کو علم نہیں تھا کہ ابھی کچھ لمحوں میں آپ کو بچھو کاٹے گا۔

۵۔ حضرت نبی کریم ﷺ سید البشر تھے۔ سید ولد آدم تھے۔ لیکن اپنی تمام تر شان و عظمت اور مقام و مرتبے کے باوجود آپ کو بتقاضائے بشریت جسمانی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے آپ کا متاثرہ جگہ پر نمک اور پانی لگانا اس کی دلیل ہے کہ آپ کو بچھو کے کاٹنے کی اذیت ہو رہی تھی۔

۶۔ آپ ﷺ کے لعاب کی برکات حدیث شریف میں آئی ہیں۔ مختلف بیماروں کو آپ ﷺ کے لعاب مبارک سے شفا ملی۔ آپ نے خالی کنویں میں کلی فرمائی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سیل رواں جاری ہوگیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غار والا قصہ مشہور ہے۔ یہ سب آپ کے معجزے تھے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔ لیکن اگر آپ کا لعاب مبارک مستقل بالذات شفا ہوتا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے کاٹا، آپ نے اپنے زخم پر لعاب لگانے کی بجائے نمک اور پانی سے کیوں علاج فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ نمک اور پانی لے کر آئیں، اس سے کہیں آسان بات یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب مبارک بچھو کے کاٹے پر لگا دیتے۔ اس کے لیے کسی تردد یا تکلف کی ضرورت نہیں تھی۔

پھر لعاب مبارک لگانے کی بجائے نمک اور پانی منگوانے کا کیا مطلب ہوا؟ مطلب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا آپ کے لعاب مبارک میں شفاء کا عنصر داخل ہوگیا اور جب اللہ رب العزت کا اذن نہ ہوا، آپ کے لعاب میں تمام تر برکتوں کے باوجود شفاء شامل نہ ہوئی۔ جیسے کہ حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس وقت کے رائج طریقہ علاج کے مطابق داغ دیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داغ دینے کے باوجود وہ جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔ [1] دوسری

[1] حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ عقاید کی اصلاح کے کتنے ہی نکات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ آپ اس حدیث مبارکہ پر غور و فکر کیجیے ہم عقیدت و محبت کی ان دیکھی راہوں کے مسافر ہیں اور ہماری راہیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر جدا ہیں۔ امام ابن ماجہ یہ حدیث روایت فرماتے ہیں اور دیگر ائمہ حدیث نے بھی اسے روایت فرمایا ہے:

''حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو حلق میں درد ہوا۔ جسے ذُبحہ کہتے ہیں۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ابوامامہ (سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ) کے علاج کی پوری کوشش کروں گا حتی کہ معاملہ میرے بس سے باہر ہو جائے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغا لیکن وہ (جان بر نہ ہو سکے اور) فوت ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودیوں کو بری موت نصیب ہو! وہ کہتے ہیں: اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ساتھی کی جان کیوں نہ بچالی؟ میں تو اس کے لیے یا اپنے لیے (اللہ کے فیصلے کے مقابلے میں) کچھ اختیار نہیں رکھتا۔'' (سنن ابن ماجہ، ابواب الطب، باب من اکتوی، حدیث: ۳۴۹۲، یہ حدیث حسن ہے۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف خیبر کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک لگایا تو ان کی آنکھوں کی تکلیف ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی۔ ❶ ان واقعات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب آپ کو اللہ رب العزت کی طرف سے حکم ہوا تو آپ نے اپنے لعاب مبارک سے علاج فرمایا اور مریضوں کو باذن اللہ شفائے کاملہ و عاجلہ دائماً ابداً نصیب ہوئی۔ محبت نبوی سے سرشار افراد کے لیے اس نکتے میں ایمان کی حلاوت پوشیدہ ہے۔ لیکن اسے سمجھنے اور اس سے حظ اٹھانے کے لیے قلب سلیم کی ضرورت ہے۔

⇦⇦⇦ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دربار داغا تھا۔ (ابواب الطب، حدیث: ۲۲۰۸) لیکن حضرت سعد بھی مکمل جان بر نہ ہو سکے اور ان کا زخم کھل گیا اور شہادت کے رتبے پر فائز ہو گئے۔ ان دونوں واقعات میں رسول رحمت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اپنے بے حد قریبی جاں نثاروں کو داغ دیا۔ لیکن بیماریوں سے شفا عطا کرنے والے رب کو منظور نہ تھا، اس لیے کائنات کے سب سے برکت والے ہاتھوں سے بھی شفا نصیب نہ ہوئی اور مریض وفات پا گئے۔ اگر رحمۃ للعالمین کو اس طریقہ علاج کے نتائج کی پہلے سے ہی خبر ہوتی تو وہ کبھی اپنے پیارے ساتھیوں کو داغ دینے کی تکلیف نہ دیتے۔

یہودیوں نے نبی کریم ﷺ کو اذیت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اس وقت بھی انہوں نے یہ پراپیگنڈہ کیا کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو اپنے ساتھیوں کو بچا لیتے۔ انہوں نے تو خود داغ دیا ہے، پھر بھی ان کے ساتھی فوت ہو گئے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے کس قدر واضح الفاظ میں عقیدہ توحید بیان فرمایا کہ:

((وَمَا اَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا.))

''میں اس کے لیے یا اپنی جان کے لیے کسی بھی چیز کا مالک نہیں۔''

آج اگر کوئی شخص اس عقیدے کی نشر و اشاعت کرے تو ہمارے ہی مسلمان بھائی اس کو طرح طرح کے نازیبا کلمات سے پکارتے ہیں۔ ان کے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ عقیدت و محبت کے نام پر رسول کریم ﷺ کے عقیدۂ توحید کے برعکس عقیدہ تو نہ اپنایے۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان عالی شان نے واضح کر دیا کہ زندگی اور موت کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر کوئی اور مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا تو ہمارے حضور پاک ﷺ کبھی اپنے رفقاء کو داغ دینے کے بعد موت کے منہ میں جانے نہ دیتے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب علی بن ابی طالب، حدیث: ۳۷۰۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ توحید میں رسوخ اور پختگی اور مقامِ نبوت کی عظمت سے آگاہی کے لیے اس حدیث مبارکہ سے مستنبط ہونے والے دروس وعبر پر ضرور غور فرمایے۔

۷۔ کسی تکلیف کا علاج اوراد و وظائف سے کرنا ہو تو ایک دو بار دم کرنا کافی نہیں بلکہ کثرت سے دم کیا جائے۔ جیسا کہ اس واقعے میں معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ متاثرہ جگہ پر بار بار سورۃ الکافرون اور معوذتین کا دم کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت علاقہ بن صحار رضی اللہ عنہ والے قصے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجنون شخص پر تین دن مختلف اوقات میں کثرت سے سورۃ فاتحہ کا دم کرتے رہے۔ [1]

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقی، حدیث: ۳۸۹۷. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 14

مجاہدین کی راتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جاگنے والے پہرہ دار کی فضیلت کا بیان:

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں تھے کہ انہوں نے سنا، آپ فرما رہے تھے:

''حرام ہے دوزخ پر وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگے اور حرام ہے دوزخ پر وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی خشیت (خوف) سے اشک بار ہو جائے..... آخر حدیث تک۔'' ❶

۲۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو صالح نے کہا: میں نے امیر المومنین عثمان (رضی اللہ عنہ) کو منبر پر کہتے ہوئے سنا:

''میں نے تم سے ایک حدیث بیان نہ کی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ یہ اس وجہ سے کہ تم مجھ کو چھوڑ کر نہ چلے جاؤ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ وہ حدیث میں تمہارے سامنے بیان کر دوں تاکہ آدمی اپنے لیے جو مناسب سمجھے، وہ اختیار کر لے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اللہ کے راستے میں ایک دن (یا ایک رات) پہرہ دینا ہزار سال سے بہتر ہے اور گھروں میں پہرہ دینے سے۔'' ❷

---

❶ سنن دارمی، کتاب الجهاد، باب فی الندی یسهر فی سبیل الله حار..... حدیث: ۲۴۳۷. اس کی سند جید ہے۔ سنن نسائی: ۳۱۱۷.

❷ سنن دارمی، کتاب الجهاد، باب فضل من رابط یوماً و لیلة، حدیث: ۲۴۶۱. اس کی سند جید ہے۔ سنن ترمذی: ۱۶۶۷، سنن نسائی: ۳۱۶۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مجاہد کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعث اجر وثواب ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جہاد دو طرح کا ہے:..... رہا وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد کیا، امام کی اطاعت کی، بہترین مال خرچ کیا، اپنے جہادی ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا اور فساد سے اجتناب کیا تو بے شک اس کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعث اجر ہے..... آخر حدیث تک۔'' ❶

۴۔ جو شخص ایک رات بھی جہاد کے لیے سرحد پر بیٹھا رہا:

حضرت سلمان الخیر رضی اللہ عنہ (یعنی سلمان فارسی) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جہاد کے لیے تیار ہو کر ایک دن یا ایک رات کے لیے بھی محاذِ جنگ پر رہا، اسے ایک مہینے کے روزوں اور قیام کے برابر اجر وثواب ملے گا اور جو شخص لڑائی کے لیے مستعد بیٹھنے کے دوران وفات پا گیا، اس کے لیے یہ اجر وثواب جاری رہے گا اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا اور وہ ''فتان'' یعنی سوال کرنے والوں سے امن میں رہے گا۔'' ❷

رزق جاری رہنے سے مراد شاید یہ ہو کہ وہ شہداء میں شمار ہو گا اور اس کو اسی طرح رزق ملتا رہے گا جس طرح جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والوں کو اللہ کے ہاں رزق دیا جاتا ہے۔ اس کی ماہیت و کیفیت کا علم تو رب العزت کو ہی ہے۔ سوال کرنے والوں

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی من یغزو ویلتمس الدنیا، حدیث: ۲۵۱۵۔ امام حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

❷ سنن نسائی، کتاب الجهاد، باب فضل الرباط، حدیث: ۳۱۶۹۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد قبر میں سوال جواب کرنے والے فرشتے ہیں۔ واللہ اعلم

۵۔ جہاد میں ایک دن کا پہرہ سارے مہینے کی راتوں کے قیام سے افضل ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

''اللہ کے راستے میں ایک دن کا پہرہ ایک مہینے کے روزوں اور (ایک مہینے کی راتوں کے) قیام سے افضل ہے اور جو اس (پہرے کے) دوران مر گیا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہ گیا اور اس کے اعمال قیامت کے دن تک جاری رہیں گے۔ (یعنی اس کے اعمال صالحہ کا سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہے گا)۔'' [1]

[1] جامع ترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء فی فضل المرابط، حدیث: ۱۶۶۵۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 15

خوابوں کی دنیا

خواب ایک عجیب ہی کیفیت کا نام ہے۔ خواب کا ذکر آتے ہی تصورات میں کچھ خوبصورت تخیلات آجاتے ہیں۔ ایک آرام دہ کمرہ کہ جس کا ماحول خواب ناک ہو اور جہاں ہلکی ہلکی سی روشنی ہو، مزے کی نیند ہو اور انسان دنیا و مافیہا سے بے خبر، زندگی کے تلخ و شیریں حقائق سے بے پروا ہو کر خواب نگر میں گھوم رہا ہو۔ خوابوں اور خیالوں کی اپنی ہی دنیا ہے۔ کچھ لوگوں کی تو زندگی خواب دیکھتے گزر جاتی ہے اور وہ اپنی آنکھوں میں انجانے سپنے سجائے ہمیشہ کے لیے ایک خواب بن کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن یہ ساری باتیں ہمارے موضوع سے خارج ہیں۔ اس لیے ہم خواب اور خیال کی دنیا سے واپس اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔

ہر شخص کبھی نہ کبھی خواب دیکھتا ہی ہے۔ کچھ خواب یاد رہ جاتے ہیں اور کچھ بیدار ہونے کے ساتھ ہی بھول جاتے ہیں۔ کچھ خواب دیکھ کر انسان کی طبیعت میں فرحت و نشاط کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور کچھ خواب اسے ان دیکھے خوف اور وسوسوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ان گنت اور بے شمار درود و سلام ہوں نبی کریم ﷺ پر کہ آپ نے بکمال شفقت امت کو خوابوں کے بارے میں چند امور سے آگاہ فرما دیا۔ ہم ان ہدایات نبوی کو پیش نگاہ رکھ کر خوابوں کے بارے میں چند مسائل درج کرتے ہیں۔

حدیث شریف کے مطابق خواب عمومی طور پر تین طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ ایسے خواب جو خیالات کا آئینہ ہوں یعنی انسان سوتے وقت جن خیالات میں تھا، وہی اپنے خواب میں دیکھتا ہے۔ (بعض اوقات معدے میں خرابی یا گرانی کی بنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی آدمی خواب دیکھتا ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔)

۲۔ بعض اوقات شیطان انسان کو خواب میں پریشان کرتا ہے۔ خواب دیکھنے والا خوف زدہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ اور تیسری قسم اچھے خواب ہیں۔ یہ خوش خبری والے خواب ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ❶

یہ تیسری قسم والے خواب تعبیر والے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تعبیر والے خواب شیطانی دھوکہ نہیں ہوتے، بلکہ وہ حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سرخ مرغ انہیں ازار بند کی جگہ پر تین ٹھونگے مار رہا ہے۔ انہوں نے سیدہ اسماء بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا کہ ''اگر آپ کا خواب سچا ہے تو آپ کو ایک عجمی آدمی قتل کرے گا۔'' ❷

حدیث شریف میں ہے کہ اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ ❸

۱۔ اگر کوئی برا خواب آئے تو کیا کرنا چاہیے؟

اگر کسی کو کوئی ڈراؤنا خواب آئے، یا ایسا برا خواب کہ وہ سمجھے کہ یہ تعبیر والا خواب ہے اب وہ اس خواب کے برے اثرات سے خود کو محفوظ رکھنا چاہے تو اس کی تعبیر کے ظاہر ہونے سے بچنے کا نسخہ بھی شریعت نے ہمیں بتلا دیا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب القید فی المنام، حدیث: ۷۰۱۷، مسلم: ۲۲۶۳، ابن ماجه: ۳۹۰۶.

❷ مصنف ابن ابی شیبه: ۷/ ۲۴۲.

❸ صحیح بخاری کتاب التعبیر، باب الرؤیا من اللّٰه، حدیث: ۶۹۸۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اسے اس (خواب) سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور بائیں طرف تھوکنا چاہیے۔ یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔'' ❶

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رات کو ڈراؤنے خواب دیکھتا تو بیمار ہو جایا کرتا تھا۔ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ پریشانی ذکر کی۔ انہوں نے کہا، میرے ساتھ بھی یہی مسئلہ تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے تو جو اس کو عزیز ہو، محبوب ہو، صرف اس سے ذکر کرے۔ اور جو کوئی برا خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ طلب کرے اور تین بار ہلکا سا تھوکے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ پھر وہ برا خواب اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔'' ❷

ایک حدیث میں ہے کہ ''وہ کروٹ بدل لے۔'' ❸

ایک حدیث میں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''..... جو کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز ادا کرے، کسی سے اس

---

❶ صحیح بخاری، باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة و اربعین جزء من النبوة، حدیث: ٦٩٨٦.

❷ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب اذا رای ما یکرہ ... حدیث: ٧٠٤٤

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما جاء فی الرؤیا، حدیث: ٥٠٢٢، صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا.....، حدیث: ٥٩٠٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب کا تذکرہ نہ کرے۔'' ❶

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ

اگر کوئی شخص سوتے ہوئے ڈراؤنا خواب دیکھے یا وہ سمجھے کہ یہ خواب اچھا نہیں، کسی مصیبت کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے۔ اب وہ اس کی بری تعبیر کے ظاہر ہونے سے بچنا چاہتا ہے تو درج ذیل تدابیر اختیار کرے:

۱۔ اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے تین بار پناہ طلب کرے۔ ''اے اللہ! میں اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

۲۔ اپنی بائیں جانب تین بار ہلکا سا تھوک دے۔

۳۔ جس کروٹ لیٹا ہوا ہے، دوسری جانب رخ کرلے۔

۴۔ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

۵۔ کسی سے اس خواب کا ہرگز ذکر نہ کرے۔

ان تدابیر پر عمل کے بعد وہ خواب ان شاء اللہ وہیں ختم ہو جائے گا۔ رحمتِ الٰہی سے امید ہے کہ اس خواب کی تعبیر ظاہر نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی ہے اور مخلوق میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کون اس امت کی پریشانیوں کا خیال کرنے والا ہے؟ کوئی بھی تو نہیں۔ آپ ﷺ ایسا بھلا کون ہوسکتا ہے؟ آپ تو وہ تھے کہ جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کے وصف سے نوازا۔ آپ تو وہ تھے کہ جن کے دل میں اللہ رب العزت نے امت کے لیے رحمت وشفقت اس قدر ڈال دی تھی کہ رؤف ورحیم آپ کے خصائص ہوگئے تھے۔ صلوات اللہ وسلام علیہ

سچا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الرؤيا، باب فى كون الرؤيا.....، حديث: ٥٩٠٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔'' ❶

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ ❷

۲۔ جھوٹا خواب بیان کرنا:

کتاب وسنت میں جھوٹ کی مذمت اور اس کے کبیرہ گناہ ہونے پر متعدد دلائل ہیں۔ ❸ جن کا ہمارے موضوع سے براہ راست تعلق نہیں۔ اس لیے سردست اس تفصیل میں جائے بغیر چند باتیں پیش خدمت ہیں۔

جھوٹ بولنا تو عمومی طور پر ہی بے حد خطرناک گناہوں میں سے ایک ہے تو جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے، خواب میں وہ کچھ دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے کبھی عالم بیداری میں بھی نہ دیکھا ہو، اس کا گناہ کس قدر سنگین ہوگا، درج ذیل احادیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے!

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہ دیکھا ہو تو اسے روز قیامت ''جو'' کے دو دانے دیے جائیں گے کہ انہیں جوڑو اور وہ ہرگز انہیں نہیں جوڑ سکے گا..... آخر حدیث تک۔'' ❹

اب کون ایسا ''باصلاحیت فنکار'' ہے کہ ''جو'' کے دانوں کو جوڑ سکے؟

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة و اربعین جزءاً من النبوة، حدیث: ٦٩٨٧.

❷ ایضًا، حدیث: ٦٩٨٣.

❸ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایئے: جھوٹ کی سنگینی اور اس کی اقسام، تالیف: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی کو یہ زعم ہے تو دنیا میں ہی ایسا کرنے کی کوشش کر لے تاکہ وہ کسی غلط فہمی میں نہ رہے۔ جو لوگ دھڑلے سے جھوٹے خواب بیان کرتے ہیں، وہ خود کو اس عظیم آزمائش کے لیے تیار سمجھیں۔ ❶

۲۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں جھوٹے خواب بیان کرنے کی سنگینی ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کے راوی ہیں۔ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو۔'' ❷

لیکن لوگ اپنی جانوں پر بہت ظلم کرنے والے ہیں۔ کچھ شوقیہ اور عادتاً جھوٹے خواب بیان کرتے ہیں اور کچھ قسمت کے ہارے دین محمدی ﷺ کو بازیچہ اطفال بنانے والے نبی رحمت ﷺ اور اصحاب رسول کے بارے میں ایسے خواب بیان کرتے ہیں کہ جن خوابوں کا جھوٹ ہونا واضح ہے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ جو اصحاب جبہ و دستار نبی مکرم ﷺ کے بارے میں خواب بیان کرتے ہیں کہ حضور ہمارے خواب میں آئے، ہم سے اپنے لیے جہاز کا ٹکٹ مانگا، یا کسی نے اپنے مدرسے کا حضور نبی کریم ﷺ سے افتتاح کرایا..... وہ لوگ جائیں اور ان کا رب جانے۔ خیالی باتوں کو خواب کا نام دینا..... ایسی جسارت سے ہزار بار اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اسلاف امت کا تو اسوہ یہ تھا کہ اگر انہیں کبھی خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوتی تو وہ اسے اپنی ذات تک محدود رکھتے۔ انہوں نے اسے ذاتی تشہیر کا ذریعہ نہیں بنایا تھا۔ اور اب لوگ ہیں کہ سستی شہرت کے حریص۔ حقیقی روحانی قلبی واردات تو دور کی بات، محض تخیل کی کوئی پھلجھڑی پھوٹنے سے ہی اپنی حقیقت بھول جاتے ہیں اور خود کو صاحب کرامت، ولی کامل صوفی باصفا اور مرجع خلائق سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمه، حدیث: ۷۰۴۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے مجھے نیند میں دیکھا، بے شک اس نے مجھے (ہی) دیکھا۔ (اس لیے کہ) بلاشبہ شیطان (کسی کے) خواب میں میرے حلیے میں نہیں آسکتا۔ اور مومن کا خواب تو نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہوتا ہے۔'' ❶

اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ جھوٹا خواب بیان کرنا بدترین جھوٹ شمار کیا جائے گا۔ مندرجہ بالا حدیث کو اس حدیث کے ساتھ ملا کر پڑھیے۔ پھر ذرا سوچیے کہ کتنے ہی مختلف الخیال لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے خواب میں تشریف لائے۔ ان لوگوں کے عقاید و نظریات میں اس قدر فرق اور بعد ہے کہ ایک فریق دوسرے کو مسلمان ماننے کے لیے تیار نہیں۔ ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے۔ اور تو اور قادیانی حضرات .....جن کے کفر پر اُمت متفق ہے ..... کے سوانحی خاکے پڑھیں تو ان کا بھی دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے خواب میں تشریف لائے۔ اب یہ بات تو واضح ہے کہ شیطان آپ ﷺ کا روپ نہیں دھار سکتا تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ آقائے کائنات ﷺ عقاید میں بعد المشرقین رکھنے والے ان لوگوں کو اپنی زیارت کے عظیم شرف سے ہمکنار فرمائیں؟ خصوصاً ان لوگوں کو، کہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے دین سے بدترین کھلواڑ کیا۔ جنہوں نے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔

اللہ رب العزت کے جلال کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ ظالموں نے اپنے حقیر مقاصد کے لیے نبی مکرم ﷺ کے اسم گرامی کو استعمال کرنے کی سعی مذموم کی اور آپ ﷺ کے بارے میں جھوٹے خواب گھڑے۔ اگر جھوٹا خواب بدترین جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ ہے تو نبی مکرم ﷺ کے بارے میں جھوٹا خواب تراشنا ان تمام بدترین جھوٹوں سے بڑا جھوٹ ہوگا۔ لعنة الله على الكاذبين۔

---

❶ صحيح بخاری، كتاب التعبير، باب من رأى النبي ﷺ في المنام، حديث: ٦٩٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 16

نبی کریم ﷺ کے کچھ خواب

خواب کا تعلق نیند سے ہوتا ہے۔ انسان سوتے ہوئے ہی خواب دیکھتا ہے۔ اس لیے آئندہ صفحات میں حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ خواب بھی درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جو کہ صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ ❶ واضح رہے کہ نبی کریم ﷺ کے خواب عام انسانوں سے مختلف ہوتے تھے۔ آپ کا خواب سچا اور وحی کے درجے میں ہوتا تھا۔

۱۔ نزولِ وحی سے پہلے جبرائیل علیہ السلام کا آپ ﷺ کے پاس خواب میں آنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں سو رہا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ریشمی غلاف میں لپٹی ہوئی ایک کتاب لے کر میرے پاس آئے۔ اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ انہوں نے مجھے پھر اتنی زور سے بھینچا کہ میرا دم گھٹنے لگا۔ مجھے ایسے محسوس ہوا کہ بس میرا آخری وقت آن پہنچا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔'' ❷

۲۔ نبی کریم ﷺ کے خواب میں اللہ رب العزت کا آنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے پروردگار تبارک وتعالیٰ رات میرے پاس بہت عمدہ صورت میں

---

❶ نبی کریم ﷺ کے خوابوں کے بارے میں وارد چند روایات ضعیف ہیں ان کا ضعف حاشیہ میں درج کر دیا گیا ہے۔

❷ سیرت ابن ھشام: ۱/ ۲۵۲۔ ڈاکٹر لقمان سلفی لکھتے ہیں کہ اس کی سند مرسل صحیح ہے۔ الصادق الامین، ص: ۱۶۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے..... راوی حدیث نے کہا: میرا گمان ہے کہ خواب میں..... اور فرمایا:
اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ عظمت و بزرگی اور بلند مراتب والے فرشتے آپس میں کس بات پر جھگڑتے ہیں؟
میں نے کہا: نہیں۔
فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان اس طرح رکھا کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی..... یا اپنی ہنسلی کی ہڈی میں۔ سو میں نے وہ سب کچھ جان لیا جو زمین و آسمان میں تھا۔
اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے آپس میں کس بات پر جھگڑا کرتے ہیں؟
میں نے عرض کی، جی ہاں! وہ کفارات میں جھگڑتے ہیں اور کفارات ہے: مسجد میں نماز کے بعد رکے رہنا۔
نماز با جماعت کی طرف پیدل چل کر آنا۔
تکلیف محسوس ہونے کے باوجود اچھے طریقے سے وضو کرنا۔
اور جس نے مذکورہ افعال انجام دیئے، اس کی زندگی بھی عمدہ گزری اور اس کی موت بھی بخیر و عافیت ہوئی اور وہ اپنی خطاؤں سے اس طرح پاک رہا گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔
پھر اللہ رب العزت نے فرمایا:
اے محمد! جب آپ نماز پڑھو تو یہ دعا کرو:
((اللھم انی اسئلك فعل الخیرات وترك المنکرات وحب المساکین واذا اردت بعبادك فتنة فاقبضنی الیك غیر مفتون))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ میں آپ سے نیک کام کرنے (کی توفیق) مانگتا ہوں اور برے کام سے دور رہنے کی اور مساکین سے محبت کی۔ اور جب آپ ارادہ کریں اپنے بندوں کو فتنے میں مبتلا کرنے کا تو مجھے اپنی طرف بلا لیجئے گا کسی آزمائش میں ڈالے بغیر۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اور درجات یہ ہیں: ''سلام کا عام کرنا، کھانا کھلانا اور رات گئے اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ (اپنے اپنے بستر میں) خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوں۔'' ❶

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فجر کے وقت ہمارے پاس آنے میں دیر کر دی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کی کرن دیکھ لیتے۔ آپ جلدی سے نکلے تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہلکی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو ہمیں بلند آواز سے فرمایا:

''تم جیسے ہو اسی طرح اپنی اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو۔''

پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے کس نے تم سے صبح کے وقت روکے رکھا۔

میں رات کے وقت اٹھا اور وضو کیا اور پھر میرے مقدر میں جتنی نماز تھی میں نے ادا کی۔ پھر میں نماز میں اونگھنے لگا حتی کہ نیند کا غلبہ ہو گیا تو دریں اثنا میں نے اپنے رب کو حسین و جمیل صورت میں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)!

---

❶ جامع الترمذی، ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورہ ص، حدیث: ۳۲۳۳. اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا: اے میرے رب حاضر ہوں۔

فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟

میں نے تین بار کہا میرے رب میں نہیں جانتا۔

آپ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ہتھیلی میرے کندھوں کے درمیان رکھی، جس سے میں نے اپنے سینے میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی ٹھنڈک پائی تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے جان لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ)!

میں نے کہا اے میرے رب حاضر ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟

میں نے عرض کیا کفارات میں۔

فرمایا: کفارات سے کیا مراد ہے؟

میں نے کہا نماز باجماعت کی خاطر چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور مشقت کے وقت اچھے طریقے سے وضو کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کس چیز میں؟

میں نے کہا کھانا کھلانے، نرم گفتگو کرنے اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنے (کی فضیلت میں)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ طلب کرو۔

میں نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کاموں کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبت کرنے کی اور تیری بخشش اور رحمت کی توفیق چاہتا ہوں اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مجھے فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی فوت کر لے۔
اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے (والوں) کی محبت اور ایسے عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے، کا سوال کرتا ہوں۔''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (خواب) حق ہے تم (اس دُعا کے الفاظ) خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔'' [1]

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ اہم باتیں

۱۔ اللہ رب العزت کی صفات ..... جیسے ہاتھ، پنڈلی، انگلیوں وغیرہ ..... کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے گا کہ یہ بے مثال ہیں یعنی ان صفات کا ذکر آتے ہی ذہن میں اگر انسانی اعضاء کا خیال آئے اور انسان یہ کہے کہ رب العزت کے اعضاء بھی معاذ اللہ انسانوں ایسے ہی ہوں گے تو یہ بات قطعاً درست نہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مثال نہیں۔ ان کی صفات اس طرح ہیں جیسے ان کی شان کو لائق ہیں۔ ان کی کیفیت و ماہیت سے وہی آگاہ ہیں۔ کوئی انسان ایسا نہیں کہ وہ صفاتِ الٰہی کا ادراک کر سکے۔ اس لیے کہ یہ منزل انسانی عقل و شعور اور علم و آگہی سے ماوراء ہے۔

۲۔ یہ بات سمجھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ رکھے جانے سے پہلے نبی کریم ﷺ اس بات سے بے خبر تھے کہ مقرب فرشتے آپس میں کیوں جھگڑتے ہیں۔

۳۔ جب رب العزت نے اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے شانوں کے درمیان رکھا تو انہیں زمین و آسمان کے مابین کی خبر ہوئی۔ یہ کیا خبر تھی؟ آپ ﷺ کو کس بات کا علم ہوا؟ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم صرف اتنی بات ہی کہیں گے جو ہمیں

[1] جامع الترمذی، ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورة ص، حدیث: ۳۲۳۵. اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مبارکہ سے معلوم ہوئی۔ دوسری حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کے مابین کی چیزیں آپ کے لیے روشن ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے جان لیا۔'' یعنی یہ علم دائمی نہیں تھا۔

۴۔ اللہ رب العزت کے ہاتھ رکھنے کے بعد آپ ﷺ پر زمین و آسمان کے مخفی راز عیاں ہوئے۔ اس سے نبوی علوم و معارف کے وسیع خزائن کی ایک جھلک تو محسوس ہوتی ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ آپ کو آنے والے وقت کا علم بھی دے دیا گیا۔

۵۔ یہ حدیث مبارکہ آقائے کائنات ﷺ کے علم کی وسعتوں کا اظہار تو کرتی ہے لیکن اس سے آپ کے لیے عقیدہ علم غیب کا اثبات نہیں ہوتا۔

۶۔ اگر نبی کریم ﷺ عالم الغیب ہوتے تو آپ ﷺ کا سوال کی ابتداء میں ''کفارات'' کے جواب میں لاعلمی کا اظہار کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

۷۔ نبی مکرم، رحمت عالم، شفیع المذنبین ﷺ کی شان و عظمت کا احاطہ انسانی قلم نہیں کر سکتا لیکن تمام تر شان و عظمت کے باوجود رب العزت نے اپنے محبوب کو اس بات کا علم نہ عطا فرمایا کہ مقرب فرشتے آپس میں کیوں جھگڑتے ہیں۔ ہاں جب میرے رب کو منظور ہوا تو محبوب رب العالمین پر زمین و آسمان کے مابین جو کچھ تھا روشن ہوگیا۔

۸۔ مختلف احادیث میں فرشتوں کا آپس میں جھگڑنے کا ذکر ہے۔ فرشتے اپنی مرضی کے تابع مخلوق نہیں۔ ان کا جھگڑنا یا آپس میں تکرار کرنا وغیرہ حکم الٰہی کے تحت ہے۔

۹۔ ''کفارات'' کی انجام دہی پر کوئی نقد رقم خرچ نہیں آتی اور نہ یہ سخت مشکل یا محنت طلب کام ہے۔ البتہ اس کے لیے نفس پر کچھ نہ کچھ بوجھ ڈالنا ہوگا۔ جب بندۂ مومن کا نفس ''کفارات'' کا عادی ہو جائے گا تو اس کے لیے عبادات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لذت ہر دنیاوی لذت پر حاوی ہو جائے گی۔

۱۰۔ ''کفارات'' کا اجر وثواب اس قدر زیادہ ہے کہ انسان اگر اس اجر وثواب کے حصول کا عزم کر لے تو مذکورہ اعمال کی انجام دہی اس کے لیے بے حد آسان ہو جائے۔

۳۔ آپ ﷺ کا خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''رات مجھے کعبہ کے پاس (خواب میں) دکھایا گیا۔ میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا۔ وہ گندمی رنگ کے کسی سب سے خوبصورت آدمی کی طرح تھے۔ ان کے لمبے خوبصورت بال تھے۔ ان سب سے خوبصورت بالوں کی طرح جو تم دیکھ سکو گے۔ ان میں انہوں نے کنگھا کیا ہوا تھا اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے سہارے یا (یہ فرمایا کہ) دو آدمیوں کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم علیہما السلام ہیں۔ پھر اچانک میں نے ایک گھنگریالے بال والے آدمی کو دیکھا، جس کی ایک آنکھ کانی تھی اور انگور کے دانے کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔'' ❶

ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ

''اس کی صورت عبدالعزی بن قطن سے بہت ملتی تھی۔ یہ عبدالعزی بنی مصطلق سے تھا جو خزاعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔'' ❷

۴۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

❶ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب رؤیا اللیل، حدیث: ٦٩٩٩. ❷ ایضاً: ٧٠٢٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں ایک کنویں پر (خواب میں) کھڑا تھا۔ اس سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی پہنچ گئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے گا۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے ڈول عمر نے لے لیا۔ اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ایک بہت بڑے ڈول کی شکل میں ہوگیا۔ میں نے کوئی ہمت والا اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور مضبوط قوت کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو۔ چنانچہ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں۔'' ❶

۵۔ جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل دیکھنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: عمر کا۔ پھر مجھے ان کی غیرت وحمیت یاد آئی۔ میں وہیں سے لوٹ آیا۔ اس پر حضرت عمر رو دیے اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا؟'' ❷

۶۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دودھ کا پیالہ دینا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذاً خلیلاً، حدیث: ۳۶۷۶.

❷ ایضاً، باب مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ، حدیث: ۳۶۸۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے خواب میں دودھ پیا۔ اتنا کہ میں دودھ کی تازگی دیکھنے لگا جو میرے ناخنوں یا ناخن پر بہہ رہی تھی۔ پھر میں نے پیالہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔'' ❶

۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین میں مقام و مرتبہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو قمیض پہنے ہوئے تھے۔ ان میں بعض کی قمیض صرف سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی اور میرے سامنے عمر پیش کیے گئے تو وہ اتنی بڑی قمیض پہنے ہوئے تھے کہ چلتے ہوئے گھسٹتی تھی۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟

حضور ﷺ نے فرمایا: کہ دین مراد ہے۔'' ❷

۸۔ خلفائے ثلاثہ کی فضیلت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آج رات ایک صالح آدمی کو خواب دکھلایا گیا کہ ابوبکر کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معلق کیا گیا اور عمر کو ابوبکر سے معلق کیا گیا اور عثمان کو عمر سے۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذاً خلیلاً، حدیث: ۳۶۸۱.

❷ ایضاً، حدیث: ۳۶۹۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اٹھے تو ہم نے کہا: جہاں تک نیک صالح آدمی کا تعلق ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور جو ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہیں تو وہ اس امر (یعنی دین اسلام) کے وارث ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا۔'' ❶

نوٹ:.....اس حدیث کی سند میں ایک راوی عمرو بن ابان بن عثمان مجہول ہے۔ اس لیے سند کے اعتبار سے یہ حدیث اگرچہ ضعیف شمار ہوگی۔ لیکن متن کے لحاظ سے اس کی صحت میں شبہ نہیں کہ خلافت راشدہ کی ترتیب یہی ہے اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین ہی اس امر کے وارث تھے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔

۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کو خواب میں دکھایا جانا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھولیے۔ میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کو پورا کر دے گا۔'' ❷

۱۰۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے جعفر بن ابی طالب کو بادشاہ کے روپ میں دیکھا، وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ دو پروں کے سہارے اڑ رہے تھے۔'' ❸

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب السنه، باب فی الخلفاء، حدیث: ٤٦٣٦.

❷ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب تزویج النبی ﷺ عائشه رضی اللہ عنہا..... حدیث: ٣٨٩٥.

❸ سلسله احادیث صحیحه، حدیث: ٣٤٩٧، جلد؛ ٣، طبع مکتبه قدوسیه.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے جنت میں دو درجے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا اور زید بن عمرو بن نفیل کے لیے دو درجے دیکھے۔'' ❶

۱۲۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان کو خوش خبری:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا ❷ کے ہاں جایا کرتے تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس دوران آپ ﷺ سو گئے۔ پھر جب آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔''

ام حرام نے پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے (خواب میں) پیش کیے گئے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے سمندری سفر کر رہے ہیں جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر سوار ہوتے ہیں۔''

ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، حدیث: ۱۴۸۳.

❷ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا رشتے میں نبی کریم ﷺ کی خالہ تھیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے کہ وہ آپ کی رضاعی خالہ تھیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ آپ کے والد یا آپ کے دادا کی خالہ تھیں۔ اس لیے کہ آپ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ قبیلہ بنو نجار سے تھیں جو انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ (مسند اسحاق بن راھویہ، ص: ۳۴۸، طبع انصار السنة، لاھور)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں کر دیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور ایک بار پھر سو گئے۔ پھر جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو پہلے کی طرح مسکرا رہے تھے۔ ام حرام نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ پھر مسکرا رہے ہیں؟

آپ ﷺ نے جس طرح پہلے فرمایا تھا کہ میری امت کے کچھ لوگ بحری سفر میں جہاد کے لیے جا رہے تھے، ..... آپ ﷺ نے وہی بات دہرائی تو ام حرام نے ایک بار پھر عرض کیا:

''یارسول اللہ! آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''آپ پہلے لشکر میں ہوگی۔''

پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا اور جہاد کے لیے لشکر روانہ ہوا تو ام حرام اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس لشکر میں شامل ہوئیں۔ جہاد سے واپسی پر شام کے ساحل پر لشکر اترا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا کے پاس سواری (اونٹنی) لائی گئی تا کہ وہ سوار ہو جائیں۔ لیکن اونٹنی نے انہیں گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس طرح وہ شہادت کے رتبے پر فائز ہوئیں۔ (سلام اللہ علیہا) ❶

رسول رحمت ﷺ کے اصحاب عالی قدر رضی اللہ عنہم اجمعین کا عقیدہ توحید

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے الفاظ تو ملاحظہ فرمائیے! انھوں نے بارگاہ نبوت میں یہ عرض کیا:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، حدیث: ۲۷۸۸، ۲۷۹۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعَ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ .))

''اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ مجھے اس لشکر کا حصہ بنا دیں۔''

اس جملے کو غور سے پڑھیے اور اس پر اپنی سوچوں کو مرتکز کیجیے۔ دیکھیے! اصحاب رسول کا عقیدہ توحید کس طرح واضح ہو رہا ہے۔ اگر ام حرام رضی اللہ عنہا سمجھتیں کہ عطا کرنے والی ذات نبی کریم ﷺ کی ہے تو وہ کبھی آپ ﷺ سے دعا کا نہ کہتیں بلکہ وہ براہ راست آپ سے مانگتیں کہ آپ مجھے اس لشکر میں شامل کر دیجیے۔ لیکن ام حرام رضی اللہ عنہا نے آپ سے دعا کا کہا کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایے۔ اب اگر کوئی شخص اشعار و قصائد میں براہِ راست نبی کریم ﷺ سے نہ صرف مدد مانگتا ہے بلکہ آپ ﷺ کو دنیا و جہاں کے خزانوں کا مالک اور عطا کرنے والا کہتا ہے، وہ غور کرے کہ اس کا عقیدہ کتاب و سنت کے مطابق ہے یا نبی کریم ﷺ کی صحابیہ اور آپ ﷺ کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا عقیدہ؟ اصحاب رسول پکے سچے موحد تھے۔ ان کے عقاید میں کسی طرح کی کھوٹ اور ملاوٹ نہیں تھی۔ اس کے برعکس یہ عقیدہ بھی رکھا جاتا ہے کہ جو کچھ مانگنا ہے، نبی کریم ﷺ سے مانگ لیں گے کیونکہ اللہ کے پاس توحید کے سوا کیا ہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) ایسے عقاید سے اللہ رب العزت قیامت تک آنے والی ہماری نسلوں کو بھی محفوظ و مامون رکھیں۔

۱۳۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت:

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا، ایک نوجوان لڑکی نے میرا استقبال کیا۔ میں نے اسے کہا: تو کس کے لیے ہے؟ اس نے کہا: میں زید بن حارثہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ہوں۔'' ❶

۱۴۔ ورقہ بن نوفل کو خواب میں دیکھنا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو ام المومنین سیّدہ خدیجہ سلام اللہ علیہا نے کہا کہ ورقہ نے نبی کریم ﷺ کی تصدیق کی تھی اور وہ آپ ﷺ کے اعلان نبوت و رسالت کے اظہار سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ورقہ بن نوفل مجھے خواب میں دکھائے گئے اور انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اگر وہ اہل النار میں سے ہوتے تو ان کے جسم پر اس کے علاوہ کوئی اور لباس ہوتا۔'' ❷

نوٹ: ..... یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔

۱۵۔ نبی کریم ﷺ کا جنت میں حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی قراءت سننا:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں قراءت کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے (جس کی آواز آرہی ہے؟) انہوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہے۔ یہی نیکی (اور حسن سلوک) ہے، یہی نیکی (اور حسن سلوک) ہے۔ وہ (حارثہ) اپنی ماں کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کرنے والا تھا۔'' ❸

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد۳، حدیث: ۳۴۹۱، طبع مکتبہ قدوسیہ۔

❷ جامع ترمذی، ابواب الرؤیا عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی رؤیا النبی ﷺ ..... ، حدیث: ۲۲۸۸۔

❸ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد۳، حدیث: ۳۴۹۲، طبع مکتبہ قدوسیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ نبی کریم ﷺ کا جنت میں بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی چاپ سننا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال کو صبح دم بلایا اور فرمایا: اے بلال! تم جنت میں مجھ سے بھی آگے تھے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے آگے سنی۔

پھر میں نے سونے کا ایک مربع شکل کا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ عرب میں سے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے کہا کہ میں بھی تو عرب میں سے ہی ہوں۔ پھر یہ محل کس کا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ قریش میں سے ایک آدمی کا یہ محل ہے۔ میں نے کہا میں بھی تو قریشی ہوں۔ پھر یہ محل کس کا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ امت محمد ﷺ میں سے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے کہا کہ محمد تو میں ہوں۔ پھر یہ محل کس کا ہے؟ وہ کہنے لگے عمر بن خطاب کا یہ محل ہے۔

حضرت بلال نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا معمول ہے کہ میں ہمیشہ اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نفل ضرور پڑھتا ہوں۔ اور جب مجھے وضو کی ضرورت پیش آتی ہے تو وضو کرنے کے بعد بھی میں اللہ کے لیے دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: ''ان اعمال کی وجہ سے ہی تم جنت میں آگے تھے۔''[1]

---

[1] جامع ترمذی، ابواب الفضائل، مناقب ابی حفص عمر بن خطاب، حدیث: ۳۶۸۹. اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت کا خواب دیکھنا:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا:

''اے عائشہ! اسماء (زوجہ حضرت زبیر) جب بچہ جنم دے گی تو تم اس کا نام نہ رکھنا، بلکہ میں اس کا نام رکھوں گا۔''

پھر جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور کی گھٹی دی۔'' ❶

۱۸۔ آپ ﷺ کا ابوجہل کو خواب میں دیکھنا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ ابوجہل میرے پاس آیا ہے اور اس نے میری بیعت کی ہے۔ پھر جب حضرت خالد بن ولید نے اسلام قبول فرمایا تو نبی مکرم ﷺ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا خواب سچ ثابت کر دیا۔ اس کی تعبیر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (نہیں) خالد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔ پھر جب ابوجہل کے بیٹے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول فرمایا تو (ان کا قبول اسلام) نبی کریم ﷺ کے خواب کی تصدیق تھا۔'' ❷

۱۹۔ ایک مشرک کا بدترین انجام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ جامع الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب لعبداللہ بن الزبیر، حدیث: ۳۸۲۶۔ اس کی سند حسن ہے۔

❷ مستدرك للحاكم، حديث: ٥٠٦٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا اور یہی عمرو وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ ❶ کی رسم نکالی۔'' ❷

۲۰۔ دنیا میں اچھے برے سب کام کرنے والوں کا انجام:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک شہر میں لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا بدن نہایت خوبصورت، اتنا کہ کسی دیکھنے والے نے ایسا حسن نہ دیکھا ہوگا اور بدن کا دوسرا حصہ نہایت بدصورت تھا، اتنا کہ کسی نے بھی ایسی بدصورتی نہیں دیکھی ہوگی۔ دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ وہ گئے اور نہر میں غوطہ لگا آئے۔ جب وہ ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی اور اب وہ نہایت خوبصورت نظر آتے تھے۔ پھر فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ ''جنت عدن'' ہے اور آپ کا مکان یہیں ہے۔ جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا کہ جسم آدھا خوبصورت تھا اور آدھا بدصورت تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دنیا میں اچھے اور برے (ہر طرح کے) کام کیے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔'' ❸

---

❶ سائبہ اس جانور کو کہتے ہیں جسے زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس پر سواری نہیں کی جاتی تھی، نہ اس سے بار برداری کا کام لیا جاتا تھا۔ دین ابراہیمی میں یہ مشرکانہ بدعت سب سے پہلے عمرو بن عامر خزاعی نے رائج کی تھی۔ بعد ازاں لوگوں نے اس کی پیروی میں اس بدعت کو فروغ دیا تھا۔ (عالم آخرت، ڈاکٹر عبدالرحمٰن العریفی، ص: ۵۲۵)

❷ صحیح بخاری، کتاب المناقب، حدیث: ۳۵۲۱.

❸ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله ﴿ و آخرون اعترفوا..... ﴾ حدیث: ٤٦٧٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ نبی کریم ﷺ کا خواب میں جنت جہنم دیکھنا:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے، ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ بیان کیا کہ پھر جو چاہتا اپنا خواب آنحضرت ﷺ سے بیان کرتا اور آنحضرت ﷺ نے ایک صبح فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لیے کھڑا تھا اور اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا۔ پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا لاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو، آگے بڑھو۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرے کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا۔ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا، وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو، آگے چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) چنانچہ ہم آگے چلے گئے۔

پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ اس میں شور و آواز تھی۔ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھی۔ جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔

ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے۔ جب یہ تیرتا ہوا اس کے پاس آتا تو اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ وہ پھر تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا: انہوں نے کہا کہ آگے چلو آگے چلو۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بدصورت آدمی کے پاس پہنچے۔ جتنے بدصورت تم نے دیکھے ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلو چلو۔

ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے وسط میں ایک بہت لمبا شخص تھا۔ اتنا لمبا کہ میرے لیے اس کا سر دیکھنا دشوار تھا۔

وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے؟ یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلو چلو۔

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے۔ میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا۔ وہ ہمارے لیے کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔

ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ تو نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت بدصورت۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی۔ اس کا پانی انتہائی سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے (آنحضرت ﷺ نے) فرمایا کہ ان دونوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے۔

میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟

انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو بتائیں گے۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا۔

اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے اور جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی، یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا، جو دنیا میں پھیل جاتی۔

اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے، وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔

وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا، وہ سود کھانے والا ہے۔

اور وہ شخص جو بدصورت ہے اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے، وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی ہے۔

اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے بھی ان میں داخل ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مشرکین کے بچے بھی (ان میں داخل ہیں) اب رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔'' ❶

۲۲۔ شہداء کے لیے عالی شان گھر کی خوش خبری:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''رات میں نے (خواب میں) دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ پھر وہ مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے۔ پھر وہ مجھے لے کر ایک گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے ایسا خوبصورت اور اعلیٰ گھر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگے کہ یہ دارالشہداء ہے یعنی شہیدوں کا مسکن ہے۔'' ❷

۲۳۔ نبی کریم ﷺ کا ذوالحلیفہ میں اپنے پڑاؤ کی جگہ دیکھنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ ذوالحلیفہ میں اپنے قیام کی جگہ میں تھے کہ آپ کو خواب آیا۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ایک برکت والی وادی میں رُکے ہوئے ہیں۔'' ❸

۲۴۔ نبی کریم ﷺ کا خواب میں مدینہ طیبہ کی سرزمین دیکھنا:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، حدیث: ۷۰۴۷.

❷ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب درجات مجاهدین فی سبیل الله، حدیث: ۲۷۹۱.

❸ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب التعریس بذی الحلیفه، حدیث: ۲۶۶۱. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں کہ جہاں کھجور کے باغات بکثرت ہیں۔ میرا ذہن اس سے یمامہ یا ہجر کی طرف گیا لیکن یہ زمین شہر ''یثرب'' کی تھی۔''[1]

۲۵۔ مدینہ طیبہ ایک مضبوط زرہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا کہ میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں اور ایک گائے ذبح پڑی ہوئی ہے۔ میں نے یہ تعبیر کی کہ مضبوط زرہ مدینہ ہے اور گائے..... اللہ کی قسم..... وہ خیر و بھلائی ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا:

''اگر ہم مدینہ میں ہی فروکش رہیں اور وہ (یعنی مشرکین) ہم پر چڑھائی کر دیں تو (اپنے شہر میں ہی ٹھہر کر) ان سے لڑیں گے۔''

صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جاہلیت میں بھی ہم پر اس شہر میں حملہ نہیں کیا گیا اور اب اسلام کے باوجود ایسا کیوں ہو؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(ٹھیک ہے) تمہاری بات سہی۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگی) لباس پہنا۔ انصاریوں نے آپس میں کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے تسلیم نہیں کی (یہ خطرہ مول لینے والی بات ہے) سو وہ آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کی رائے پر عمل ہونا چاہیے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب ھجرۃ النبی ﷺ واصحابہ الی المدینہ، حدیث: ۳۸۹۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب نبی جنگی لباس پہن لیتا ہے تو اسے یہ زیب ہی نہیں دیتا کہ وہ لڑائی سے پہلے لباس اتار دے۔'' ❶

۲۶۔ مدینہ طیبہ سے وبا کا نکل جانا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے دیکھا جیسے ایک سیاہ عورت پراگندہ بال، مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر کھڑی ہوگئی۔ مہیعہ جحفہ کو کہتے ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا جحفہ نامی بستی میں چلی گئی۔'' ❷

۲۷۔ نبی کریم ﷺ کا ایک یادگار خواب میدان بدر میں:

اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت کا مطالعہ ایمان کو لمحہ بہ لمحہ تازگی فراہم کرتا ہے۔ کمزور ایمان، ناپختہ فکر اور عمل کی لذت سے محروم کلمہ پڑھنے والے اگر حضورِ قلب سے سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کریں تو ان کی زندگی کا نقشہ ہی تبدیل ہو جائے۔ واقعاتِ سیرت میں غزوات اور غزوات میں غزوۂ بدر کا تذکرہ ہو تو ایمان ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے اوج ثریا تک جا پہنچا ہے، اس غزوے میں مسلمانوں پر رب العزت کے انعام و اکرام کی تو جیسے برکھا برسی اور وہ بھی ساون کی مانند۔ واقعات بدر کا بیان ایک مستقل عنوان ہے۔ کفر و اسلام کے اس بے نظیر معرکے میں نبی کریم ﷺ نے ایک خواب دیکھا۔ اس کا تذکرہ قرآن کریم میں اس طرح بیان ہوا ہے:

﴿إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، حدیث: ۳۴۹۹، جلد ۳، طبع مکتبہ قدوسیہ.

❷ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب اذا رای انہ..... حدیث: ۷۰۳۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ (الانفال: ٤٣)

''جب اللہ تجھے تیرے خواب میں دکھا رہا تھا کہ وہ تھوڑے ہیں اور اگر وہ تجھے دکھاتا کہ وہ بہت ہیں تو تم ضرور ہمت ہار جاتے اور ضرور اس معاملے میں آپس میں جھگڑ پڑتے اور لیکن اللہ نے سلامت رکھا۔ بے شک وہ سینوں والی بات کو خوب جاننے والا ہے۔''

''یعنی یہ بھی اللہ تعالیٰ کی امداد ہی کی ایک صورت تھی کہ عریش میں اللہ کے حضور آہ و زاری اور فتح و نصرت کی دعائیں مانگنے کے بعد جب آپ پر نیند کا غلبہ ہوا تو حالت خواب میں آپ کو کفار کی تعداد ان کی اصل تعداد سے کم دکھلائی گئی اور اس کا فائدہ یہ تھا کہ مسلمان کہیں کفار کی تعداد اور ان کے اسلحہ جنگ سے مرعوب ہو کر ہمت ہی نہ ہار بیٹھیں اور مشورہ کی صورت میں جنگ کرنے یا نہ کرنے کی مصلحتوں پر غور کیا جانے لگے۔ پھر اس میں اختلاف ہونے لگے۔ گویا ایسا خواب دکھلانے کا ایک مقصد تو مسلمانوں کی ہمت بندھانا تھا اور دوسرا اختلافات سے بچانا اور جنگ پر دلیر بنانا تھا۔'' [1]

۲۸۔ غزوہ احد کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خواب:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی شکل میں ظاہر ہوئی جو غزوۂ احد میں اٹھانا پڑا تھا۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا، تو پھر وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی جیسی پہلے تھی، اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح اور مسلمانوں کے پھر از سر نو اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام

[1] تیسیر القرآن: ۷/۵۹، ۱۵۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام خیر و برکت لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی تعبیر وہ مسلمان تھے (جو) احد کی لڑائی میں (شہید ہوئے)۔''[1]

۲۹۔ نبی کریم ﷺ کو خواب میں مکہ مکرمہ کی فتح کی خوش خبری:

قرآن کریم میں سورۃ الفتح میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ (الفتح: ۲۷)

''اللہ نے اپنے رسول کا سچا خواب بالکل سچا کر دیا کہ تم لوگ مسجد حرام میں ضرور داخل ہوگے ان شاء اللہ، اس حال میں کہ تم سر منڈائے اور بال کٹائے ہوئے ہوگے، کسی کا خوف تم کو نہ ہوگا، اللہ کے علم میں وہ بات تھی جو تمہارے علم میں نہ تھی، پس اللہ نے اس سے پہلے ایک فتح قریب تم کو دی۔''

نبی کریم ﷺ نے سن ۶ ہجری میں مدینہ میں خواب دیکھا کہ آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ امن وسلامتی کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں، اور عنقریب ایسا ہوگا، اور صحابہ کرام اپنے سر منڈائیں گے، اور ان میں سے کچھ اپنے بال کٹائیں گے، اور کسی ایسے دشمن کا انہیں ڈر نہیں ہوگا جو انہیں اس کام سے روک دے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس خواب کے بعد مسلمانوں کو اطلاع دی کہ آپ عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اور اس کا اعلان تمام بادیہ نشینوں اور دیہات میں رہنے والے مسلمانوں میں کروادیا، تاکہ مسلمانوں کی بڑی تعداد آپ ﷺ کے ساتھ عمرہ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد، حدیث: ۴۰۸۱، کتاب التعبیر، باب اذا رأی بقرا تنحر، حدیث: ۷۰۳۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، اس لیے کہ آپ کو قریش کی طرف سے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ جنگ پر نہ آمادہ ہو جائیں اور آپ کو اور صحابہ کرام کو بیت اللہ سے روک نہ دیں۔ اسی لیے آپ نے ماہ ذی القعدہ کو پسند کیا جو ماہِ حرام ہے، تاکہ قریش والے خوفزدہ نہ ہوں، اور بہانہ نہ بنائیں کہ محمدؐ ماہِ حلال میں قریشیوں سے جنگ کرنا چاہتا ہے، اور اس بہانے مسلمانوں کو بیت الحرام تک پہنچنے سے روک نہ دیں۔

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو خواب کی اطلاع اُس وقت دی جب آپ مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہو گئے، اس سے مسلمانوں کو بہت زیادہ خوشی ہوئی اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ عنقریب طویل غیر حاضری کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے، بیت اللہ کی زیارت کریں گے، عمرہ کریں گے اور اپنے محبوب وطن اور خویش واقارب کو دیکھیں گے۔ لیکن جب صلح نامہ کی شرط کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے بغیر مدینہ واپس ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے خواب کی تعبیر پوچھی۔ منافقین کہنے لگے: یہ کیسا عمرہ ہے جس میں نہ ہم نے اپنے بال منڈائے یا کٹائے اور نہ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ اس وقت پوری سورۃ الفتح نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبر دی کہ اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا ہے، اور وہ عنقریب پورا ہوگا، لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے، اور اللہ اس تاخیر کی مصلحت خوب جانتا ہے۔ ❶

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں مولانا عبدالرشید ''توضیح القرآن'' میں لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں خواب دیکھا کہ آپ مکہ میں داخل ہوئے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ پھر آپ نے یہ خواب صحابہ کو سنایا اور مکہ کی طرف چلے تو صحابہ کی ایک جماعت کو یقین ہوا کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ضرور صادق ہوگی لیکن جب حدیبیہ میں صلح قرار پائی اور

❶ الصادق الامین، ص: ۴۸۹۔ ۴۹۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگلے سال کے آنے کے وعدے پر مسلمان مدینہ کو واپس لوٹ آئے تو بعض اصحاب کے دل میں کچھ تردد پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا اور یہ بھی کہا کہ آپ تو ہم سے کہتے تھے کہ بیت اللہ جائیں گے اور طواف کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے یہ کہا تھا، لیکن کیا یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال میں یہ بات ہوگی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں، اس برس کی قید تو نہیں لگائی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک تو بیت اللہ میں آئے گا اور طواف کرے گا۔ چنانچہ نبی ﷺ کا یہ خواب اگلے برس سچا ہو گیا۔'' ❶

۳۰۔ سیاہ رنگ کی بکریاں سفید بکریوں میں شامل ہونا:

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں سیاہ رنگ کی بہت زیادہ بکریاں دیکھیں۔ ان میں بڑی تعداد میں سفید رنگ کی بکریاں داخل ہو گئیں۔''

صحابہ نے کہا:

اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''عجمی لوگ تمہارے دین اور نسب میں شریک ہوں گے۔''

انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول!

عجم.....؟

یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ ملاحظہ فرمائیے: توضیح القرآن، حواشی مولانا عبدالرشید، ص: ۷۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر ایمان ثریا ستارے کے ساتھ لٹکا ہوتا تو عجم کے بعض لوگ اس تک رسائی حاصل کر لیتے۔ وہ انتہائی خوش بخت لوگ ہوں گے۔'' ❶

۳۱۔ اہل عجم کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خواب:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے خواب میں ایک کالی بھیڑ دیکھی جس کے پیچھے ایک مٹیالے سے رنگ کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ (پھر آپ ﷺ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے کہ) اے ابوبکر! آپ اس خواب کی تعبیر بیان کریں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر نے نبی کریم ﷺ کے خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ یارسول اللہ! یہ اہل عرب ہیں جو کہ آپ کی پیروی کر رہے ہیں۔ پھر عجمی ہیں جو کہ ان کی پیروی میں ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کو مکمل طور پر ڈھانپ لیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے (ان کی تعبیر سنی تو) فرمایا: سحری کے وقت فرشتے کی بھی یہی تعبیر تھی۔'' ❷

۳۲۔ نبی کریم ﷺ کے پاس خواب میں سونے کے دو کنگن آنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''(میں نے دیکھا کہ) خواب میں میرے ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے ہیں۔ میں اس سے بہت گھبرایا اور ان کنگنوں سے مجھے تشویش ہوئی۔ اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کنگنوں پر پھونک مار دوں۔ میں نے پھونکا تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی کہ میں

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۳، حدیث: ۳۴۹۸.

❷ مستدرك للحاكم، كتاب تعبير الرؤيا، حديث: ۸۱۹۳۔ امام ذہبی نے اس حدیث کی سند پر سکوت فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے درمیان میں ہوں۔ یعنی صاحب صنعاء (اسود عنسی) اور صاحب یمامہ (مسیلمہ کذاب)۔''[1]

۳۳۔ عرب کی خرابی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی:

ام المومنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا۔ اور سفیان (راوی حدیث) نے نوے یا سو کے عدد کے لیے انگلی باندھی۔ پوچھا گیا کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! جب بدکاری بڑھ جائے گی۔ (تو ایسا ہی ہوگا)۔''[2]

۳۴۔ فرشتوں کا نبی کریم ﷺ کے پاس آنا، جبکہ آپ سو رہے تھے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

''نبی کریم ﷺ کے پاس دو فرشتے (جبرائیل و میکائیل علیہما السلام) تشریف لائے اور آپ سوئے ہوئے تھے۔ ایک نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں، دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھیں سو رہی ہیں لیکن ان کا دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آنحضرت ﷺ) کی ایک مثال ہے۔ پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ سو رہے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث: ٤٣٧٤، ٤٣٧٥، ٤٣٧٩.

[2] صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ ویل للعرب من شر قد إقترب، حدیث: ٧٠٥٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے بلانے والے کی دعوت قبول کرلی، وہ گھر میں داخل ہوگیا اور دسترخوان سے کھایا اور جس نے بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کی، وہ گھر میں داخل نہیں ہوا اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی ان کے لیے تفسیر کردو تاکہ یہ سمجھ جائیں۔ بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں لیکن بعض نے کہا کہ آنکھیں اگرچہ سو رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلانے والے محمد ﷺ ہیں۔ پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا، وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا اور محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔'' [1]

۳۵۔ دو فرشتوں کا نبی کریم ﷺ کی مثال بیان کرنا:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ (صبح نماز کے بعد) فرمایا کرتے تھے کیا آج کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا (اور آپ ﷺ کبھی کبھار اس کی تعبیر بھی فرماتے تھے) اس روز آپ ﷺ نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے خواب میں آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کی جانب کھڑا ہوگیا اور دوسرا قدموں کی طرف۔ پھر جو میرے پاؤں کی طرف تھا، اس نے دوسرے فرشتے سے

[1] صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ حدیث: ۷۲۸۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کہ سر کی جانب کھڑا تھا، کہا کہ ان کی اور ان کی امت کی کوئی مثال تو بیان کرو۔

وہ کہنے لگا ان کی اور ان کی امت کی مثال اس گروہ جیسی ہے جو سفر میں ہوں اور ان کا سفر قریب الاختتام ہو اور وہ کسی جنگل کے شروع میں ہوں۔ اور ان کے پاس کوئی ایسا زاد سفر نہ ہو کہ وہ اس جنگل کو عبور کر سکیں اور وہ وہاں سے واپس بھی نہ جا سکیں۔ اسی شش و پنج میں ان کے پاس ایک ایسا شخص آیا کہ جس نے عمدہ لباس پہنا ہو، بالوں میں کنگھی کی ہو۔ اس نے ان سے کہا اگر میں تمہیں پھلوں سے بھرے ہوئے باغ اور چشمے تک لے جاؤں تو کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟ وہ مسافر کہنے لگے! ہاں ہاں۔ کیوں نہیں۔ وہ انہیں ساتھ لے کر چل پڑا اور انہیں پھلوں سے بھرے باغ اور پانی سے لبالب چشمے تک پہنچا دیا۔

پھر انہوں نے وہاں پیٹ بھر کر پھل کھائے۔ اپنی پیاس خوب بجھائی۔ پھر اس آدمی نے ان سے کہا: کیا میری تمہاری ملاقات اس حال میں نہیں ہوئی تھی کہ میں نے تمہیں پیش کش کی کہ اگر تمہیں ہرے بھرے باغات اور پانی تک لے جاؤں تو تم میری اتباع کرو گے؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں۔ بلاشبہ ایسے ہی ہوا۔ پھر اس آدمی نے کہا بلاشبہ تمہاری آئندہ منزل اس سے بھی عمدہ باغات اور چشموں والی ہے۔ اس لیے میرے ہمراہ آؤ۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔ اللہ کی قسم ہم آپ کی پیروی کریں گے۔ اور کچھ لوگ کہنے لگے: ہم اسی پر خوش ہیں جو میسر آ گیا۔ ہم یہیں رک جائیں گے۔ ❶

---

❶ مستدرك للحاكم، كتاب تعبير الرؤيا، حديث: ٨٢٠٠۔ یہ حدیث شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ البتہ انہوں نے صحیحین میں اسے روایت نہیں فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۔ جب سورۃ الکوثر نازل ہوئی!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کو ہلکی سی نیند آئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر مبارک اٹھایا۔ آپ ﷺ نے انہیں (یعنی صحابہ کو) بتایا یا پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرائے؟''

پس آپ نے فرمایا: مجھ پر ابھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے تلاوت فرمائی:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝﴾

جب آپ نے اس سورت کی تلاوت فرمائی تو پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ''کوثر'' کیا چیز ہے؟

انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

''وہ ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے جنت میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس پر بہت زیادہ بہتری ہے۔ اس پر ایک حوض ہے۔ قیامت کے روز میری امت وہاں آئے گی، اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔''[1]

سنن نسائی میں ہے:

''میری اُمت اس (حوض) پر میرے پاس آئے گی۔ ایک آدمی کو ان میں

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب السنه، باب فی الحوض، حدیث: ٤٧٤٧. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح مسلم: ٤٠٤۔ ٢٣٠٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کھینچ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ شخص تو میری اُمت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے، آپ کے بعد اس نے نیا کام کیا (یعنی وہ شخص بدعتی ہوگا)'' ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ کوثر سے مراد خیر کثیر یعنی بہت زیادہ بھلائی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں جنت میں چل رہا تھا کہ ایک نہر پر پہنچا، اس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوشبو یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔'' ❷

۳۷۔ نبی کریم ﷺ نے خواب میں ترچھو ہارے دیکھے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ایک رات میں نے اس طرح دیکھا..... جس طرح ایک سویا ہوا شخص دیکھتا ہے..... کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں۔ ہمارے سامنے ترچھو ہارے لائے گئے۔ اس قسم کے، جیسے ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دنیا میں ہمیں رفعت و منزلت حاصل ہوگی اور آخرت میں ہمارا عمدہ انجام ہوگا۔ اور بلاشبہ ہمارا دین (اسلام) بہتر اور عمدہ ہے۔'' ❸

---

❶ سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب قرأة بسم الله الرحمن الرّحيم، حديث: ۹۰۵. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب الحوض.....، حديث: ٦٥٧٨، ٦٥٨١.

❸ صحيح مسلم، كتاب الرؤيا، باب فی تاويل الرؤيا، حديث: ٥٩٣٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۔ نبی کریم ﷺ کا خواب میں کھجور کھانا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعبیر کرنا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا ایک آدمی کھجور کا ایک گچھا لے کر میرے پاس آیا۔ میں نے اسے کھا لیا لیکن اس میں ایک گٹھلی ایسی تھی جس کو میں نے چبایا تو اس سے مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر اس شخص نے مجھے ایک اور گچھا دیا تو میں نے کہا: تم نے مجھے پہلے جو گچھا دیا، اس میں ایک گٹھلی ایسی تھی جس کو میں نے کھایا تو اس نے مجھے اذیت دی۔

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کو آرام دے، اس سے مراد وہ لشکر ہے جو آپ نے (دشمن کی سرکوبی کے لیے) روانہ کیا، ان کو دو مرتبہ مال غنیمت حاصل ہوگا (اور وہ کامیاب ہوں گے) ہر بار ان کو ایک ایسے آدمی سے واسطہ پڑے گا جو آپ سے ذمہ طلب کر رہا ہوگا۔

راوی نے کہا: میں نے مجالد سے پوچھا کیسا ذمہ طلب کرے گا؟ بتایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہوگا۔ (تاکہ اس کو قتل نہ کیا جائے)۔''[1]

مسند حمیدی میں اس کی تعبیر معمولی سے اختلاف کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے لشکر والوں کو آپ ﷺ کے ذمہ کا واسطہ دیا تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ پھر دو اور افراد کو اسی طرح باری باری چھوڑا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اے ابوبکر! فرشتے نے بھی یہی تعبیر بیان کی تھی۔''[2]

---

[1] سنن الدارمی، کتاب الرؤیا، حدیث: ۲۱۹۹، لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔

[2] مسند امام حمیدی، حدیث: ۱۲۳۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۔ نبی کریم ﷺ کا خواب میں مسواک کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے خواب دیکھا، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ اس وقت دو اشخاص نے مجھے کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان دونوں میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی لیکن مجھے کہا گیا کہ بڑے کو مسواک دو۔ چنانچہ میں نے چھوٹے سے مسواک واپس لے کر بڑے کو دے دی۔'' ❶

۴۰۔ نبی کریم ﷺ پر جادو ہونا اور خواب میں آگاہ کیا جانا:

جادو ایک کفریہ عمل ہے۔ کرنے والا اگر مسلمان ہے تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کا کفر کسی بھی شک و شبے سے بالاتر ہے۔ شریعت اسلامیہ میں جادوگر کی سزا قتل ہے۔ جادو سنی سنائی یا کسی خیالی بات کا نام نہیں۔ بلکہ جادو ایک حقیقت ہے۔ اس کا اپنا ایک وجود ہے۔ اس کے اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ نبی کریم ﷺ پر بھی جادو کیا گیا تھا اور ایسا کرنے والا یہودی تھا۔ پھر اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو خواب میں اس جادو سے آگاہ فرمایا تھا۔ کتب حدیث و سیرت میں یہ قصہ تواتر سے نقل ہوا ہے۔ اس لیے اگر کسی کی عقل پر یہ واقعہ پورا نہیں اترتا تو وہ اپنی عقل کو حدیث شریف کے تابع کرے نہ کہ حدیث رسول ﷺ کا انکار کرے۔ ہم یہ واقعہ صحیح بخاری سے نقل کر رہے ہیں کہ جس کی صحت اور درستگی پر علمائے امت ابتداء سے متفق ہیں۔ اب ملاحظہ فرمایئے حدیث شریف جس میں یہ سارا قصہ بیان ہوا ہے۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ کوئی چیز کر چکے ہیں حالانکہ وہ چیز نہ

❶ صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی تاویل الرؤیا، حدیث: ۵۹۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہوتی۔ ایک دن آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے تھے۔ پھر فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی، اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔

میں نے عرض کی وہ کیا بات ہے یا رسول اللہ؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے (حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل علیہما السلام) آئے۔ ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا: ان صاحب کی تکلیف کیا ہے؟

دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔

پوچھا: کس نے ان پر جادو کیا ہے؟

فرمایا: بنی زریق کے لبید بن اعصم یہودی نے۔

پوچھا کس چیز میں؟

جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں، جو نر کھجور کے خوشے میں رکھا ہوا ہے۔

پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟

جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں۔

بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ اپنے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسے دیکھا۔ وہاں کھجور کے درخت بھی تھے، پھر آپ واپس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا اللہ کی قسم! اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کنگھی بال وغیرہ غلاف سے نکلوائے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، سن لے اللہ نے تو مجھ کو شفا دے دی، تندرست کر دیا۔ اب میں ڈرا کہیں لوگوں میں ایک شور نہ پھیلے اور آنحضرت ﷺ نے اس سامان کے دبا دینے کا حکم دیا۔ وہ زمین میں دبا دیا گیا۔'' ❶

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

اس حدیث مبارکہ پر غور کریں تو عقیدہ و عمل کی اصلاح کی جو باتیں معلوم ہوتی ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱۔ نبی کریم ﷺ کا بشر ہونا واضح ہو رہا ہے۔ آپ ایک عام بشر نہیں بلکہ سید البشر تھے کہ روح القدس جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آپ کے پاس آتے تھے مگر آپ پر بھی جادو ہو گیا۔

۲۔ بلاشبہ آپ پر جادو کا وار ہوا لیکن آپ پر جادو سے ردائے نبوت میں کسی قسم کا نقص نہیں آیا۔ ایسا نہیں تھا کہ جادو کے اثر سے آپ ﷺ لوگوں کو کسی ایسے کام کا حکم دے دیتے کہ جس کا شریعت سے تعلق نہ ہو۔

۳۔ آپ ﷺ پر جادو ہو چکا تھا مگر آپ اس سے بے خبر تھے۔ اسی لیے تو آپ اپنے لیے مسلسل دعائیں فرما رہے تھے اور کتنے ہی روز سے کر رہے تھے۔ آپ کو یہ تو علم تھا کہ آپ کے ساتھ کچھ خلاف معمول معاملہ درپیش آ چکا ہے۔ مگر اس کی حقیقت و ماہیت آپ کے علم میں نہیں تھی۔

۴۔ اس وقت تک آپ کو علم نہ تھا کہ جادو کے توڑ کے لیے کون سی سورتیں ہیں۔

۵۔ پھر جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ کو آگاہ فرمایا گیا کہ یہ جادو کے اثرات ختم کرنے کا بہترین علاج ہے۔ وہ جو بعض لوگوں نے قرآن کے مفاہیم میں معنوی

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب السحر، حدیث: ٥٧٦٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف کی ہے اور "علمه البیان" کے معنی یہ کیے ہیں کہ آپ ﷺ کو "ما کان و ما یکون" یعنی جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے..... کا بھی علم ہے، یعنی آپ ﷺ اس خدائی صفت سے متصف ہیں تو ان کا یہ کہنا گویا ریت کے گھروندے تعمیر کرنا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا کتاب و سنت کے منافی ہے۔ سلف صالحین کے ہاں تو اس قسم کے مصنوعی عقاید کا تصور بھی نہیں تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ہمارے اسلاف کا تعلق سرزمین حجاز سے تھا، ہندوستان کی کسی دُور دراز کی بستی سے نہیں تھا۔

۶۔ اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو آپ مسلسل دعائیں نہ فرماتے بلکہ فوری طور پر زروان کے کنویں سے جادو نکال کر اسے ضائع فرما دیتے۔ آپ کو علم ہوتا کہ اس جادو کے توڑ کے لیے تیر بہدف نسخہ یعنی معوذتین نازل ہوں گی تو آپ ان دو عظیم سورتوں کے نازل ہونے کا انتظار فرماتے۔ بلکہ آپ کو پہلے سے ہی علم ہوتا کہ معوذتین میں فلاں فلاں آیات ہیں اور یہ جادو کا توڑ ہیں۔

۷۔ اللہ رب العزت کا مختار کل ہونا واضح ہو رہا ہے کہ انہوں نے اپنے محبوب علیہ السلام کی پریشانی دیکھی لیکن اس کا علاج اس وقت ہی نازل فرمایا کہ جب ان کی مشیت تھی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا تقاضا تو یہ تھا کہ آپ ﷺ کو کسی طرح کی مشکل پیش ہی نہ آتی لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کام ان کی طے شدہ تقدیر کے تحت انجام پاتا ہے۔

۸۔ نبی کریم ﷺ کے مسلسل دُعائیں کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی دُعائیں فوری طور پر قبول نہ فرمائیں۔

۹۔ نبی کریم ﷺ رحمۃ للعالمین تھے۔ جب آپ پر جادو ہوا تو آپ مدینہ طیبہ کے حکمران تھے۔ آپ چاہتے تو لبید بن اعصم کو اس جرم کی پاداش میں سخت سزا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے حکمت و تدبر سے کام لیتے ہوئے اس سے در گزر کیا۔

۱۰۔ لبید بن اعصم نبی کریم ﷺ کے ساتھ دشمنی والی اس گھٹیا حرکت کے باوجود آپ کے پاس آتا تھا لیکن آپ ﷺ نے مصلحتاً کبھی اس پر ظاہر نہ فرمایا کہ اللہ علیم و خبیر نے آپ ﷺ کو اس کے مہلک وار سے آگاہ کر دیا ہوا ہے۔ اس لیے بوقت ضرورت اُمت کے وسیع تر مفاد میں مسلمانوں کا حکمران کسی حکمت عملی کے تحت اجتہاد سے کام لے کر اعراض کی پالیسی اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ شاتم رسول کی سزا کا انکار کر دیا جائے وہ بہرصورت سزائے موت کا مستحق ٹھہرے گا، اس لیے کہ اس کو معاف کرنا نبی مکرم ﷺ کا حق تھا۔ اب آپ ﷺ اس دنیا میں نہیں، اس لیے کوئی اور آپ ﷺ کے گستاخ کو معاف نہیں کر سکتا۔

۱۱۔ لبید بن اعصم کا دشمن رسول ہونا تو اس کی اس قبیح حرکت سے واضح ہے لیکن ظاہراً وہ گستاخِ رسول نہیں تھا۔ اس لیے کہ وہ جادو کے اس وار کے بعد بھی بارگاہ نبوت میں آیا کرتا تھا اور رحمت عالم ﷺ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ اس نے ظاہراً کبھی آپ سے بدزبانی نہیں کی تھی نہ آپ کو سب وشتم کیا۔ ہاں چوری چھپے ایسے دشمنوں سے بعید نہیں کہ وہ اپنی مجلسوں میں اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے رہیں۔

۴۱۔ نماز تہجد کے لیے ترغیب:

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا:

''سبحان اللہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے کیسے خزانے اتارے گئے ہیں اور کیسے کیسے فتنے بھی اتارے گئے ہیں۔ ان حجرے والیوں کو کون بیدار کرے گا..... مراد آپ ﷺ کی ازواج تھیں..... تاکہ وہ نماز (تہجد) ادا کرسکیں۔ بہت سی کپڑے پہننے والیاں آخرت میں عریاں ہوں گی۔'' ❶

۴۲۔ جب زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور ﷺ کو عطا کی گئیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے جامع کلام ❷ دے کر بھیجا گیا ہے اور رعب کے ذریعہ سے میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ تو (اپنے رب کے ہاں) جا چکے اور (جن خزانوں کی وہ کنجیاں تھیں) انہیں اب تم نکال رہے ہو۔'' ❸

امام نووی اس کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

''اہل علم کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اُمت زمین پر غلبہ پائے گی اور اس کے شہروں کو فتح کر کے اس کے خزائن کی مالک بن جائے گی اور الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ یہ رسولِ کریم ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔'' ❹

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب التکبیر والتسبیح عندالتعجب، حدیث: ٦٢١٨.

❷ ایسا کلام جس کی عبارت مختصر اور فصیح و بلیغ ہو اور معنیٰ بہت وسیع ہوں۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب قول النبی ﷺ ..... حدیث: ٢٩٧٧.

❹ صحیح مسلم شرح نووی، ص: ١٦٨٧۔ طبع دار ابن حزم بحواله صحیفه همام بن منبه، ص: ٤٧٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۔ امام مہدی کا کعبہ میں پناہ لینا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے سوتے ہوئے اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آج آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہوگا اور خانہ کعبہ میں پناہ لے گا۔ جب (اس کے دشمن) بیداء (صاف میدان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! راستے میں تو سب لوگ ہی اکٹھے ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں! ان میں وہ بھی ہوں گے جو اپنی مرضی سے آئے ہوں گے اور وہ بھی جو مجبور ہوں گے اور مسافر بھی ہوں گے۔ وہ آن واحد میں ہلاک ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائیں گے۔ ❶

۴۴۔ آپ ﷺ کا خواب میں شب قدر دیکھنا اور بھلا دیا جانا:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے دوست بھی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ

''میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ کیوں نہ فلاں نخلستان میں چلیں۔ سیر بھی کریں گے اور کچھ باتیں بھی۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تشریف لے چلے۔ (ابوسلمہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ نے نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے

❶ صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب الخسف بالجيش الذى يؤمُّ البيت، حديث: ٧٢٤٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کیا سنا ہے؟

''انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ جس کی طلب میں ہیں، وہ تو آگے ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے رمضان کے درمیانے عشرے کا اعتکاف فرمایا۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ معتکف تھے۔ لیکن ایک مرتبہ پھر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ آپ جس (شب قدر) کی تلاش میں ہیں، وہ تو ابھی اور آگے ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے بیسویں رمضان کی صبح خطبہ ارشاد فرمایا: ''جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے، وہ دوبارہ اعتکاف کرے۔ کیونکہ شب قدر مجھے معلوم تو ہوگئی تھی لیکن میں بھلا دیا گیا۔ البتہ اتنا ہے کہ وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے (خواب میں اس رات) خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا تھا۔''

(حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ) مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور اس وقت آسمان پر (بادل وغیرہ) کچھ بھی نہیں تھا کہ بادل کا ایک پتلا سا ٹکڑا آیا اور بارش ہونے لگی پھر نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ حتی کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر مٹی اور پانی کے اثرات تھے۔ چنانچہ اس طرح نبی پاک ﷺ کا خواب سچ ثابت ہوا۔'' ❶

اصلاحِ عقیدہ کے کچھ نکات:

اس حدیث مبارکہ میں نبی پاک ﷺ واضح الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ آپ کو

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی الانف، حدیث: ۸۱۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف سے شب قدر کے بارے میں پہلے آگاہ فرمایا گیا..... ایک لمحے کے لیے یہیں رک جایئے۔ اس کا صاف مطلب تو یہ ہوا کہ اس آگاہی سے قبل آپ ﷺ کو علم نہ تھا کہ شب قدر کب ہے۔ پھر آپ ﷺ کو علیم بذات الصدور اللہ رب العزت کی طرف سے بھلا دیا گیا کہ شب قدر کب ہوگی؟ یعنی آپ ﷺ اگرچہ علم و معرفت کے بحر بے کراں تھے کہ جس کی وسعتوں اور گہرائیوں سے آگاہی صرف رب العالمین کو تھی، کسی بشر کے لیے ممکن ہی نہ تھی، لیکن آپ ﷺ کو علم و معرفت کے جو خزینے عطا ہوئے تھے، وہ سب عطائے رب جلیل تھی۔ اس لیے وہ جو کہتے ہیں:

بلغ العلی بکماله

کشف الدجی بجماله

تو حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اس مسئلے کا تعلق بھی عقیدے سے ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی مکرم رحمت عالم شفیع روز محشر ﷺ کے تمام تر درجات و مقامات ..... کہ جن میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں..... آپ پر آپ کے رب رحیم و کریم کی عطاء تھے۔ یہ حضرت نبی رحمت ﷺ کے کسی ذاتی کمال یا جمال کا نتیجہ نہیں تھے بلکہ آپ ﷺ کا بے حد و حساب اور بے مثال جمال و کمال ..... فی نفسہ یہ بھی تو رب العالمین کی عنایت ہی تھی۔ مقام محمود..... کہ جس کا میرے رحیم و کریم پروردگار نے سید الاولین والآخرین ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے، وہ بھی تو آپ ﷺ کے لیے عنایت رب جلیل ہے۔

معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ ہم غور و فکر کے عادی نہیں۔ سننے اور سن کر سر دھننے کے خوگر ہیں اور بس .....! یہی ہمارے دینی شعور کی ابتداء ہے اور یہی انتہا۔ ورنہ حدیث شریف کے متن سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ کو شب قدر کا تعین کے ساتھ قطعاً علم نہیں تھا۔ اسی لیے تو آپ ﷺ نے پہلے عشرے کا اعتکاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ شاید شب قدر کی سعادت حاصل ہو جائے۔ وہ تو جبرائیل علیہ السلام نے آ کر خبر دی کہ مطلوب و مقصود سے آپ ہنوز دور ہیں۔ آپ کا اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ دوسرے عشرے کا اعتکاف کرنا ایک بار پھر واضح کر گیا کہ جن کے اشاروں پر چاند دو ٹکڑے ہوا، جن کی انگلیوں سے چشمے رواں ہو گئے، جن کی آمد پر جنت کے دروازے کھلیں گے، ان کے رب نے انہیں شب قدر کی خبر نہیں دی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے عشرے کا اعتکاف فرمایا اور شب قدر کی ایک نشانی کہ آپ مٹی کے گیلے فرش پر سجدہ کر رہے ہوں گے، اس سے اپنے اصحاب کو آگاہ فرمایا۔

اللہ رب العزت چاہتے تو اس رمضان المبارک کی اوّلین تاریخوں میں وحی کے ذریعے ایک لمحے سے بھی پہلے اپنے محبوب علیہ السلام کو شب قدر کے بارے میں باخبر فرما سکتے تھے۔ لیکن باری تعالیٰ کا اپنے پیارے کو آگاہ فرما کر بھلا دینا اور پھر دوبارہ آگاہ نہ فرمانا، اس میں بھی ہمارے لیے پیام توحید ہے۔

ذرا سوچیے! کیا یہ ممکن تھا کہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کے بارے میں تعین سے سب کچھ جاننے کے باوجود اپنے ساتھیوں کو مسلسل تیس (۳۰) دن اعتکاف کی مشقت اٹھانے دیتے؟ اس رؤوف و رحیم پیغمبر ❶ کے متعلق یہ سوچنا بھی سوئے ادب ہوگا۔

پھر جب آخری عشرہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف الفاظ میں فرما دیا کہ مجھے بھلا

---

❶ نبی مکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف کے بارے میں قرآن کریم کی آیت مبارکہ ملاحظہ فرمایئے:
﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبۃ: ۱۲۸) ''لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئے ہیں۔ ان پر تمہاری تکلیف شاق گزرتی ہے، تمہاری بھلائی کے حریص ہیں اور ایمان داروں کے حال پر نہایت درجہ شفیق اور مہربان ہیں۔''
ترجمہ از شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا۔ میں اپنے رب کی شان بے نیازی پر قربان.....سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر۔

نبی رحمت علیہ السلام سے زیادہ کون انسان باری تعالیٰ کی ذات حق سے آگاہ ہوگا.....؟ کوئی بھی نہیں لیکن اپنے علم کے بے شمار دائروں کو ہمارے آقا علیہ السلام نے سمیٹ کر ایک نقطے تک محدود کر دیا۔ صرف یہ ارشاد فرما کے کہ ''مجھے بھلا دیا گیا۔''

۴۵۔ مشہد حسین رضی اللہ عنہ:

عبداللہ بن وہب بن زمعہ سے مروی ہے کہ

ام المومنین سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول سونے کے لیے لیٹے لیکن کچھ ہی دیر بعد آپ بیدار ہو گئے اور آپ بے چین سے تھے۔ آپ دوبارہ محو استراحت ہو گئے۔ ایک مرتبہ پھر آپ بے چینی سے اٹھ گئے۔ آپ پریشان تھے لیکن اس بار پہلے سے کچھ کم پریشان تھے جس طرح کہ میں نے دیکھا۔ آپ (تیسری بار) پھر سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے دست مبارک میں سرخ رنگ کی مٹی تھی جسے آپ بوسہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ مٹی کہاں سے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ یہ مٹی ارض عراق کے اس مقام کی ہے کہ جہاں حسین (رضی اللہ عنہ) کو شہید کیا جائے گا۔ میں نے جبرائیل سے کہا مجھے وہاں کی مٹی تو دکھاؤ جہاں (میرے بیٹے کو) شہید کیا جائے گا۔ تو یہ وہاں کی مٹی ہے۔ ❶

❶ مستدرك للحاكم، كتاب تعبير الرؤيا، حديث: ٨٢٠٢) امام ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم کی شرائط پر پورا اترتی ہے لیکن شیخین رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیحین میں روایت نہیں فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کی مسکراہٹ ختم ہوگئی:

حیاتِ طیبہ کا یہ ورق کہ جسے لکھتے ہوئے دل کی عجیب ہی کیفیت ہے، اداس اور اور رنج و الم کی جیسے چادر تن گئی ہو، مشفق و مکرم نبی ﷺ کہ جن ایسا کوئی نہ تھا، جو اُمت کے غم خوار تھے، اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ ہنسنا مسکرانا بھول گئے تھے۔ وجہ یہ کہ اپنے ہاتھوں سے جس کھیتی کو پانی لگایا، توحید کا بیج پودے سے تن آور درخت بن گیا، وہ فصل جو اندھیری راتوں کی تاریکی میں بوئی، وہ فصل آپ ﷺ نے خواب میں تاراج ہوتے دیکھی۔ اس غم کا کوئی اندازہ کرسکتا ہے؟ حضرت نبی کریم ﷺ کی دلی کیفیت سے سوائے ان کے رب کے کوئی آگاہ نہ تھا۔ اب جگر تھام کے چند سطروں پر مشتمل نبی کریم ﷺ کا خواب ملاحظہ فرمائیے!

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ بنو حکم بن ابو عاص میرے منبر پر بندروں کی طرح کود رہے ہیں۔''

اس حدیث کے راوی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا ثوبان اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مزید بیان کیا کہ (اس خواب کے بعد) نبی کریم ﷺ کو ان کی وفات تک کھل کر پورے زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔'' ❶

❶ سلسلة الصحيحة أردو، ۳٤٤۸۔ عربی: ۳۹٤۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 17

نبی رحمت ﷺ کی راتیں

نبوت سے پہلے

ا۔ سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں پہلی رات:

عرب کے رواج کے مطابق نبی کریم ﷺ کو ولادت کے بعد بنو سعد کی ایک خوش بخت خاتون حلیمہ بنت اَبی ذویب کے سپرد کر دیا گیا۔ وہ بیان کرتی ہیں:

''جب ہم مکہ پہنچے تو ہم میں سے ہر ایک نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، لیکن انہیں لینا پسند نہ کیا۔ ہم سب کہتے تھے: یہ تو یتیم ہے۔ دودھ پلانے والی عورت کا خیال تو لڑکے کا باپ کرتا ہے، اس کی ماں یا اس کے چچا یا اس کے دادا ہمیں کیا دیں گے۔ میری تمام ساتھیوں کو دودھ پینے والے بچے مل گئے۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی نہ ملا۔ میں ان کے پاس واپس گئی اور انہیں لے لیا۔ اللہ کی قسم! میں نے ان کو اس لیے لے لیا کہ مجھے ان کے سوا کوئی بچہ نہ ملا۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا:

اللہ کی قسم! میں تو بنی عبدالمطلب کے اس یتیم بچے کو ضرور لے لوں گی۔ امید ہے کہ اللہ ہم سب کو اس سے نفع پہنچائے گا۔ میں اپنی ساتھیوں کے ساتھ کوئی بچہ لیے بغیر واپس نہیں جاؤں گی۔ انہوں نے کہا: تمہاری رائے مناسب ہے۔

حلیمہ کہتی ہیں: میں اسے لے کر اپنے خیمے میں آ گئی۔ اللہ کی قسم! جوں ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خیمے میں داخل ہوئی، میری دونوں چھاتیاں دودھ سے بھر گئیں، یہاں تک کہ میں نے ان کو یعنی رسول اللہ ﷺ کو اور ان کے بھائی کو پیٹ بھر کر دودھ پلایا۔ اور ان کے باپ اونٹنی کے پاس گئے تو دیکھا کہ اس کا تھن دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ انہوں نے اسے دوہا، مجھے پیٹ بھر کر پلایا، اور خود بھی سیراب ہوئے۔ انہوں نے کہا: اے حلیمہ! اللہ کی قسم! ہمیں ایک مبارک جان ملی ہے۔ اللہ نے ہمیں اس کے سبب وہ کچھ دیا ہے جس کی ہم امید نہیں کرتے تھے۔ حلیمہ کہتی ہیں: ہم اُس رات آسودہ ہو کر چین کی نیند سوئے۔ پہلے تو ہم اپنے بچے کے ساتھ رات کو سو بھی نہیں پاتے تھے۔'' ❶

۲۔ قبل از نبوت داستان گوئی کی محفل میں آپ ﷺ کا سو جانا:

حافظ بیہقی یہ عجیب قصہ نقل کرتے ہیں اور یہ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے اس دور کا قصہ ہے جب آپ مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ یہ نبوت سے بہت پہلے کی بات ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ایک رات میں نے اپنے ساتھی سے کہا (ہم بکریوں کے ریوڑ میں تھے) کہ میری بکریوں کا خیال رکھنا۔ میں مکہ میں قصے کہانیاں اور داستان سننے کے لیے جا رہا ہوں۔ جیسے کہ نوجوان کہانیاں سنتے ہیں۔ اس نے کہا کیوں نہیں، آپ ضرور جائیے۔ میں آپ کی بکریوں کا خیال رکھوں گا۔ چنانچہ جہاں داستان گوئی کی محفل تھی، میں وہاں چلا گیا اور ابھی سننے ہی لگا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔

اللہ کی قسم! جب دھوپ نکل آئی تو میری آنکھ کھلی۔ میں اپنے ساتھی کے پاس لوٹ آیا۔ اس نے پوچھا کیا سنا؟ میں نے بتایا کچھ بھی نہیں۔ پھر اس کو

❶ الصادق الامین، ص ۱۳۵، ۱۳۶۔ طبع الفرقان ٹرسٹ لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ رات کی ساری بات بتائی کہ میں تو سوتا ہی رہا۔
اگلی رات پھر میں نے اپنے اس ساتھی سے کہا کہ میری بکریوں کا خیال رکھنا، میں داستان سننے جا رہا ہوں۔ پھر میں مکہ چلا آیا۔ ایک مرتبہ پھر میں اس محفل میں تھا۔ آج بھی وہی معاملہ پیش آیا۔ ابھی میں قصہ گوئی سننے ہی لگا تھا کہ مجھے سلا دیا گیا۔ صبح جب دھوپ تیز ہوئی تو میری آنکھ کھلی۔ میں اٹھا اور واپس اپنی بکریوں کے پاس آیا۔ میرے ساتھی نے پوچھا تو میں نے اسے جو ہوا، وہ بتایا۔ اس کے بعد میں نے کبھی ایسی کسی محفل میں شرکت کا سوچا بھی نہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت سے سرفراز فرما دیا۔''

حافظ ابن کثیر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حدیث نہایت غریب ہے۔ البتہ یہ حضرت علی سے جو مروی ہے اس میں سماع کی صراحت نہیں۔ ❶

۳۔ مسجد حرام میں نبی کریم ﷺ کا سونا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مسجد کعبہ یعنی مسجد حرام سے نبی کریم ﷺ کی معراج کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ (معراج سے پہلے) تین فرشتے آئے۔ یہ آپ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں (دو آدمیوں حضرت حمزہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب کے درمیان) سو رہے تھے۔

ایک فرشتے نے پوچھا: وہ کون ہیں جن کو لے جانے کا حکم ہے؟

دوسرے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں۔ وہی سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ پھر جو سب سے بہتر ہیں، انہیں ساتھ لے چلو۔ اس رات صرف اتنا ہی واقعہ ہو کر رہ گیا۔ پھر آپ نے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا۔ لیکن ایک اور رات میں (یعنی شب معراج کو) فرشتے آئے۔ آپ دل کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کی آنکھیں سوتی تھیں، مگر دل نہیں سوتا تھا۔ اور تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جب ان کی آنکھیں

❶ سیرت النبی لابن کثیر، جلد ۱، ص: ۱۷۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوتی ہیں تو دل اس وقت بھی بیدار ہوتا ہے۔ غرض کہ پھر جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو ساتھ لیا اور آسمان پر چڑھا لے گئے۔ ❶

نبوت کے بعد پرنور راتیں

۴۔ وحی کی ابتداء کیسے ہوئی؟

سیّدہ عائشہ کے بھانجے عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ ام المومنین نے فرمایا:
آنحضرت ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور سچے اور پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔ آپ (رات کو) خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہو جاتا۔ پھر من جانب قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ ﷺ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات مسلسل وہاں عبادت اور یاد الٰہی و ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا توشہ ہمراہ لیے ہوئے وہاں رہتے۔ (وہیں راتیں گزارتے)، توشہ ختم ہونے پر ہی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر پھر وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے، یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ پر حق منکشف ہو گیا اور آپ غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے کہ اچانک حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! پڑھو۔
آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب کان النبی ﷺ تنام عینه ولا ینام قلبه، حدیث: ۳۵۷۰.
❷ سیرت النبی لابن کثیر، ج ۱، ص: ۱۷۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی، پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو بھینچا۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے، جس نے پیدا کیا اور انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے۔ پس یہی آیتیں آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سن کر اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا۔

آپ حضرت خدیجہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ انہوں نے آپ کو کمبل اُڑھا دیا (اور آپ بستر پر لیٹ گئے) جب آپ کا ڈر جاتا رہا۔ تو آپ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ڈھارس بندھائی اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔ خدا کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایسے اوصاف حسنہ والا انسان یوں بے وقت ذلت وخواری کی موت نہیں پا سکتا۔

پھر مزید تسلی کے لیے حضرت خدیجہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ (انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی، پھر اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا۔ ورقہ اسی کو لکھتے تھے) وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کئے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد ﷺ) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجئے۔ وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش! میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ (حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین و مقبول ہوں) ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے۔ مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔"

صحیح بخاری کی مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کے آغاز میں نزول وحی کی ابتداء کا بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نبی کریم ﷺ جبرائیل علیہ السلام کی آمد سے پہلے سچے خواب دیکھا کرتے تھے، جن کی تعبیر صبح صادق کی مانند ظاہر ہو جاتی تھی۔ اس بات کی تائید محمد بن اسحاق کی عبید بن عمیر لیثی سے مروی حدیث سے ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں سویا ہوا تھا تو جبرائیل میرے پاس دیباج کے ایک ٹکڑے میں لپٹی ایک کتاب لے کر آئے اور کہا پڑھیے۔ میں نے کہا: مجھے پڑھنا نہیں آتا تو جبرائیل علیہ السلام نے اتنا زور سے مجھے دبایا کہ میں سمجھا اب میری موت قریب ہے، پھر مجھے چھوڑ دیا۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''مغازی موسیٰ بن عقبہ میں امام زہری رحمہ اللہ نے اس کی صراحت کر دی ہے کہ آپ ﷺ نے ایسا خواب میں دیکھا، پھر وہی فرشتہ آپ ﷺ کے پاس حالت بیداری میں آیا۔'' ❶

''اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں علقمہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ ایسا پہلے حالتِ خواب میں ہوتا تھا، تاکہ اُن کے دل تیار ہو جائیں، پھر بعد میں اُن پر وحی کا نزول ہوتا تھا۔'' ❷

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

سبحان اللہ! نبوت کے آغاز میں ہی نبی کریم ﷺ نے ایسے خواب دیکھے جو روز روشن کی طرح درست ثابت ہوئے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام سے آپ ﷺ کی اولین ملاقات تھی۔ جو اس اعتبار سے کافی مشکل تھی کہ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو تین بار

❶ سیرت ابن ہشام: ۱/ ۲۵۲۔ اس کی سند مرسل صحیح ہے۔ ملاحظہ فرمائیے: الصادق الامین، ص: ۱۶۱۔

❷ صحیح السیرۃ النبویۃ، البانی: ص/ ۸۷. بحوالہ الصادق الامین، ص: ۱۶۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھینچا اور آپ نے اس کی سخت تکلیف محسوس کی۔ جب آپ غار حرا سے واپس تشریف لائے تو آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ کیونکہ آج آپ کے ساتھ غار میں جو واقعہ پیش آیا، وہ بالکل نیا تھا۔ آپ کو علم نہیں تھا کہ یہ سب کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس حد تک خوف زدہ تھے کہ گھر آنے کے بعد آپ نے بتکرار کہا مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔

اولین وحی کے بعد حضرت نبی کریم ﷺ کو پیش آنے والے یہ تمام امور آپ ﷺ کی بشریت پر بھی دلالت کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے علم کی حدود بھی واضح کر رہے ہیں۔ اس وقت تک حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم نہ تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہو چکا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ آپ ﷺ جبرائیل کی آمد سے متوحش تھے جبکہ امر واقعہ یہ تھا کہ آپ کے سر پر نبوت و امامت کا تاج رکھ دیا گیا تھا۔ اس کائنات کا سب سے بڑا اور منفرد اعزاز آپ کو مل چکا تھا لیکن آپ ﷺ اس سے بے خبر تھے۔ اس لیے کہ اس وقت تک اللہ رب العزت نے آپ کو آگاہ نہیں فرمایا تھا۔

ایک اور نکتے پر غور کیجیے!

حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین سیّدہ خدیجہ سلام اللہ علیہا کو سارا قصہ گوش گزار فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا: لقد خشیت علی نفسی مجھے تو اپنی جان کا اندیشہ ہے..... کیا مطلب؟ نبی رحمت ﷺ کی لسان مبارک سے نکلے ہوئے اس مختصر سے جملے پر غور فرمایئے! آپ کے عقائد کی اصلاح ہو جائے گی۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب میں کیا فرمایا؟ کیا انہوں نے یہ فرمایا کہ آپ کو تو "کان وما یکون" کی خبر ہے؟ آپ کی نظر مبارک تو لوح محفوظ پر ہے؟ آپ تو آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل ہی نبی تھے؟ جی نہیں، مومنوں کی ماں سلام اللہ علیہا نے کمال فراست و دانش کا ثبوت دیا۔ جہاں آپ ﷺ کو ڈھارس دی، آپ کی ہمت بندھائی، وہاں آپ کے اس خیال..... کہ مجھے تو اپنی جان کا اندیشہ ہے..... کا صاف انکار کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت تو آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی ہے۔ آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ ابھی اس کائنات کی تشکیل بھی نہیں ہوئی تھی، تو سوال یہ ہے کہ اولین وحی کے موقع پر ہمارے آقا و مولیٰ علیہ السلام ..... کہ کل کائنات ان پر قربان..... وہ اس قدر خوف زدہ کیوں ہو گئے تھے؟ انہیں کیوں اپنی جان کا خوف لاحق ہو گیا؟ وحشت و خوف کی یہ کیفیت بشریت مصطفویٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ایک بڑی دلیل ہے۔ جبرائیل علیہ السلام سے اولین ملاقات میں آپ ﷺ نے ایک ایسی تکلیف کا سامنا فرمایا کہ جس کا آپ کو قطعاً اندازہ نہ تھا۔

یہ ساری باتیں کیا واضح نہیں کر رہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کا آغاز اس وقت ہوا جب آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور پھر سب سے پہلے ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ کو اس سے آگاہ کیا۔ جبکہ اس وقت تک ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ آمد جبرائیل کے باوجود اپنے اعزاز و مرتبے سے واقف نہیں تھے۔ خاتون جنت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر نامدار کو نہایت عمدہ اسلوب میں حوصلہ اور تسلی دے چکی تھیں لیکن وہ بھی نہیں جانتی تھیں کہ وہ اب عرب کے ایک صالح اور خوش خصال انسان محمد بن عبداللہ کی اہلیہ ہی نہیں رہیں بلکہ امام الانبیاء رحمۃ للعالمین سید ولد آدم محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ بن چکی ہیں۔

۵۔ نبی کریم ﷺ پر وحی کی کیفیت:

صفوان بن یعلی اپنے والد حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں:

''میری تمنا تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اس وقت زیارت کروں، جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ پس جب ہم جعرانہ میں تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس نے خلوق لگی ہوئی منقش چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔ اس نے عرض کیا: ''میں نے عمرہ کی نیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لی۔ جبکہ مجھ پر یہ چادریں ہیں۔ میں اب کیا کروں؟
نبی کریم ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: تو اپنے حج میں کیسے کرتا؟
اس نے عرض کیا: میں ان کپڑوں کو اتار کر دھوتا۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس تم اپنے عمرہ میں بھی وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔''
یعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی تو آپ ﷺ کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور میرے لیے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے کپڑا ہٹایا۔ پس میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہے اور آپ ﷺ (گویا کہ) خراٹے لے رہے ہیں۔'' ❶

۶۔ شق قمر کا معجزہ:

مکہ والے نبی کریم ﷺ سے کسی نشانی کا مطالبہ کرتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے شق قمر کا معجزہ دیکھا تو پھر بھی ایمان نہ لائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ انہیں کوئی نشانی دکھائی جائے۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ حتیٰ کہ حراء پہاڑ ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان میں تھا۔ یعنی چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف تھا اور دوسرا دوسری طرف۔'' ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''جب چاند دو ٹکڑے ہوا تو ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں منیٰ میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! گواہ ہو جاؤ! اور چاند کا ایک حصہ الگ ہو

---

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسك، باب ذکر اللفظة المفسرة.....، حدیث: ۲۶۷۱. (صحیح)
❷ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب انشقاق القمر، حدیث: ۳۸۶۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر پہاڑ کی دوسری طرف چلا گیا۔'' ❶

چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک معمولی واقعہ نہیں تھا۔ معجزہ اگرچہ ہوتا ہی محیر العقول واقعہ ہے۔ اس عظیم معجزے کے باوجود کفار مکہ کے دل رب العالمین کی طرف پلٹنے سے محروم تھے۔ ان کی بدنصیبی ملاحظہ کیجیے کہ پہلے خود ہی مطالبہ کر رہے تھے کہ ہمیں کوئی نشانی دکھایئے۔ پھر جب اللہ رب العزت کے حکم سے ایک عظیم نشانی ظہور پذیر ہوگئی تو ہٹ دھرمی اور ضد کا مظاہرہ کرنے لگ گئے۔ کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے جو ابن ابی کبشہ نے ہماری آنکھوں پر کر دیا ہے۔ لیکن انہیں کسی عقل مند نے کہا کہ اتنی جلدی یہ رائے قائم نہ کرو۔ حضرت امام بخاری نے ایک معلق روایت بیان کی ہے، جو مسند ابی داؤد طیالسی میں سند کے ساتھ ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو کفار نے کہا یہ ابن ابی کبشہ کا جادو ہے۔ باقی لوگوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر تو جادو نہیں کر سکتے۔ دیگر مقامات سے مسافروں کو آنے دو۔ دیکھو وہ کیا کہتے ہیں۔ چنانچہ مختلف سمت سے مسافر آئے تو سب نے اس بات کی تصدیق کی۔ ❷

۷۔ بعثت کی راتوں میں پتھر کا سلام کرنا:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے، جن راتوں کو میں مبعوث ہوا تھا، وہ مجھے سلام کرتا تھا، میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔'' ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب انشقاق القمر، حدیث: ۳۸۶۹.

❷ سیرت النبی لابن کثیر، ج ۳، ص: ۳۸۰.

❸ جامع ترمذی، کتاب الفضائل، باب ما جاء فی آیات نبوۃ النبی ﷺ.....، حدیث: ۳۲۶۴، اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ نبی کریم ﷺ کے سونے کے دوران فرشتوں کی آمد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''ایک رات نبی کریم ﷺ نے نماز عشاء ادا فرمائی اور ان کا یعنی حضرت ابن مسعود کا ہاتھ پکڑ کر بطحا مکہ یعنی مکہ کی کنکریلی زمین کی طرف نکل گئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں ایک جگہ بٹھا دیا اور ان کے گرد ایک خط کھینچ دیا۔ پھر فرمایا: تم اس حصار میں ہی رہنا۔ اس سے باہر (قطعاً) نہ نکلنا۔ ابھی کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔ تم ان سے کوئی گفتگو نہ کرنا اور وہ بھی تم سے مخاطب نہیں ہوں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

پھر رسول اللہ ﷺ کا جہاں ارادہ تھا، وہاں تشریف لے گئے۔ میں اس خط کے اندر بیٹھ گیا۔ تھوڑا وقت گزرنے کے بعد کچھ آدمی آئے۔ ان کا حلیہ ایسا تھا کہ گویا وہ ''زط'' ہوں۔ ان کے بال اور ان کی جسامت ..... نہ میں انہیں عریاں دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑے تھے۔ وہ میرے حصار کے پاس آتے تھے مگر اس میں داخل نہ ہو پاتے تھے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ رات بیت گئی اور اس کا آخری حصہ شروع ہو گیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے۔ آپ نے کہا میں نے ساری رات جاگتے میں گزاری ہے۔ پھر آپ میرے حصار میں داخل ہوئے۔ میری ران کو آپ ﷺ نے تکیہ بنایا اور سو گئے۔ آپ ﷺ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے۔

میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر تکیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگائے ہوئے لیٹے ہوئے تھے تو کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کی خوبصورتی کے کیا کہنے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئے اور ایک گروہ آپ ﷺ کے قدم مبارک کی طرف بیٹھ گیا۔ پھر وہ آپس میں آپ ﷺ کے متعلق گفتگو کرنے لگے کہ ہم نے ان میں کوئی بندہ نہیں دیکھا کہ جسے وہ کچھ عطا فرمایا گیا ہو، جو کہ انہیں یعنی نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا گیا۔ ان کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر ان کا دل بیدار رہتا ہے۔

ان کی مثال بیان کرنی ہو تو ایک سردار کی مثال بیان کرو۔ جس نے ایک محل بنایا۔ پھر اس نے دستر خوان تیار کیا۔ پھر لوگوں کو کھانے پینے کے لیے بلایا۔ پھر جس نے ان کی دعوت قبول کی، اس نے اس دستر خوان سے کھایا بھی اور پیا بھی۔ اور جس نے ان کی دعوت کا جواب نہ دیا، اسے سزا ملی۔

پھر وہ لوگ چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہو گئے۔ اور فرمایا: کیا تم نے سنا جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے؟

میں نے عرض کی! اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے اور انہوں نے جو مثال بیان کی، تم اسے سمجھتے ہو؟

میں نے عرض کی! اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جو مثال بیان کی، وہ یہ ہے کہ الرحمٰن یعنی اللہ تعالیٰ نے جنت تیار کی اور اپنے بندوں کی اس کی طرف دعوت دی۔ پس جس نے ان کی دعوت قبول کی، وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی دعوت کا جواب نہ دیا، اسے سزا ملی۔'' ❶

۹۔ فرشتے کا رات کے وقت خوش خبری لے کر نازل ہونا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے پوچھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کب جایا کرتا ہے؟ میں نے کہا کہ میں کچھ عرصے سے حاضر نہیں ہوا، ویسے بھی میرا کوئی خاص معمول نہیں۔ اس پر والدہ محترمہ نے میری خوب نالش کی، مجھ سے ناراض ہوئیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ ناراض نہ ہوں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز مغرب ادا کروں گا اور آپ سے عرض کروں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور میری والدہ کے لیے ضرور دعائے مغفرت فرمائیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ نماز مغرب آپ کی اقتدا میں پڑھی۔ نماز کے بعد آپ نوافل ادا کرتے رہے، پھر آپ نے نماز عشا پڑھی۔ اس کے بعد میں آپ کے ساتھ نکلا۔ آپ نے پوچھا کون؟ حذیفہ؟ عرض کی جی ہاں! آپ کا غلام حذیفہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''یہ ایک فرشتہ تھا جو کہ آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھے سلام کرنا چاہتا تھا اور اس نے مجھے یہ خوش خبری دی کہ فاطمہ سیدۃ نساء اھل الجنۃ ہیں یعنی جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔'' ❷

---

❶ جامع الترمذی، ابواب الامثال عن رسول اللہ، باب ماجاء فی مثل اللہ عزوجل لعبادہ، حدیث: ۲۸۶۱. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❷ جامع الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی، الحسین بن علی، حدیث: ۳۷۸۱۔ سلسلہ احادیث صحیحہ: ۲۷۸۵۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ رات کے اندھیرے میں قبائل سے ملاقات:

نامور مؤرخ ڈاکٹر علی محمد الصلابی اپنی معرکہ آراء کتاب ''سیرت النبی ﷺ'' میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

''نبی ﷺ اپنی اعلیٰ دانائی بروئے کار لاتے ہوئے رات کے اندھیرے میں قبائل کے پاس جانے لگے تاکہ آپ اور ان کے درمیان کوئی مشرک حائل نہ ہو سکے۔ یوں آپ مخالفانہ پروپیگنڈے سے جو آپ کی دعوتی مصروفیات کے وقت پھیلایا کرتے تھے، نجات پا گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے رات کے اندھیرے میں اوس وخزرج کے قبائل سے ملاقات کی اور بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے اہم واقعات بھی رات کو پیش آئے۔'' [1]

۱۱۔ مدینہ طیبہ میں اسلام کی آمد:

نبی کریم ﷺ کو تبلیغ اسلام کرتے ہوئے دس برس کا عرصہ ہو چکا تھا، لیکن ابھی تک مکہ والوں کے جور وستم میں کمی نہیں ہوئی تھی۔ اس طویل عرصے میں عزم و استقامت اور اخلاص و وفا کی لازوال اور ان مٹ داستانیں رقم کرنے کے باوجود آپ اور آپ کے جاں نثار مطلوبہ نتائج حاصل نہ کر پائے تھے۔ یہ نبوت کا گیارہواں سال تھا۔ آپ ﷺ عموماً رات کے وقت حج کے موقعہ پر آنے والے افراد سے ملتے اور انہیں اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ اس برس بھی آپ ﷺ رات کے اندھیرے میں مختلف قبائل کے ڈیروں پر جا رہے تھے اور ان تک اسلام کی روشنی پہنچا رہے تھے۔ ''الرحیق المختوم'' کے مصنف کے بقول:

''اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا جو بیڑا اٹھا رکھا تھا، اس کے تئیں نبی کریم ﷺ کی حکمت عملی یہ

[1] سیرت النبی، ڈاکٹر علی محمد صلابی، ص: ۷۰۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ آپ رات کی تاریکی میں قبائل کے پاس تشریف لے جاتے تاکہ کسی کا کوئی مشرک رکاوٹ نہ ڈال سکے۔

اسی حکمت عملی کے مطابق ایک رات آپ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر باہر نکلے۔ بنو ذہل اور بنو شیبان بن ثعلبہ کے ڈیروں سے گزرے تو ان سے اسلام کے بارے میں بات چیت کی۔ انہوں نے جواب تو بڑا امید افزا دیا لیکن اسلام قبول کرنے کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہ کیا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ منیٰ کی گھاٹی سے گزرے تو کچھ لوگوں کو باہم گفتگو کرتے سنا۔ آپ نے سیدھے ان کا رخ کیا اور ان کے پاس جا پہنچے۔ یہ یثرب کے چھ جوان تھے اور سب کے سب قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس پہنچ کر دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا ہم قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یعنی یہود کے حلیف؟'' بولے ہاں۔ فرمایا: ''پھر کیوں نہ آپ حضرات بیٹھیں، کچھ بات چیت کی جائے۔'' وہ لوگ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اسلام کی حقانیت سے آگاہ فرمایا۔ قرآن کی تلاوت فرمائی تو کہنے لگے یہ تو وہی نبی معلوم ہوتے ہیں، جن کا حوالہ دے کر یہود تمہیں دھمکیاں دیا کرتے ہیں؟ لہٰذا یہود تم پر سبقت نہ لے جائیں۔ اس کے بعد انہوں نے فوراً آپ کی دعوت قبول کر لی اور مسلمان ہو گئے۔'' [1]

---

[1] مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: الرحیق المختوم، اردو طبع، ص: ۱۹۴-۱۹۶۔ رحمة للعالمین، حصہ اول، ص: ۱۰۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ طیبہ جو کہ ابھی یثرب تھا، کے چھ افراد کا قبول اسلام اس عظمت کا نکتہ آغاز تھا جو اہل مدینہ کے نصیب میں رب العزت نے لکھ دی تھی اور ان عظیم کامیابیوں کا پیش خیمہ جو مدینہ والوں کے ذریعے دین اسلام کو حاصل ہوئیں مثلاً بدر کا معرکہ، مکہ مکرمہ کی فتح وغیرہ۔

شب معراج

شب معراج پاک و ہند میں ایک مذہبی تہوار کے طور پر منائی جاتی ہے۔ اس رات کے کتنے ہی فضائل لوگوں نے تراشے ہوئے ہیں کہ جن کی کوئی اصل کتاب وسنت میں نہیں ملتی۔ ایک طرف بازاروں میں پٹاخے چل رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف مساجد میں شب بیداری ہو رہی ہوتی ہے۔ یہ ہمارا مرضی کا دین ہے، جس کے اوامر و نواہی، مستحبات و فرائض ہماری مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔ مدینے والے آقا ﷺ کی کوئی ایک بھی صحیح حدیث ایسی نہیں جس میں شب معراج کا تعین کیا گیا ہو۔ تعین تو دور کی بات، اشارے کنائے سے بھی کسی مخصوص رات کا ذکر نہیں ملتا۔ اس کا قطعی معنی و مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت میں شب معراج اپنی تمام تر اہمیت وعظمت اور اعجاز و انفرادیت کے باوجود کسی مخصوص عبادت والی رات نہیں۔

نبی کریم ﷺ معراج کے بعد کم و بیش گیارہ بارہ برس زندہ رہے لیکن آپ ﷺ نے کبھی یہ رات نہ منائی اور نہ آپ کے بعد آپ کے جاں نثاروں نے اس رات کو عبادت کی رات کے طور پر یاد رکھا۔ ہاں قرآن کریم میں اس کا صرف اتنا ذکر ہے:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پاک ہے وہ جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو حرمت والی مسجد سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گیا جس کے اردگرد کو ہم نے بہت برکت دی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بلاشبہ وہی (اللہ) سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

۱۲۔ شب معراج کا قصہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی میں اس وقت مکہ میں تھا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور پھر اسے زم زم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اس کو میرے سینے میں رکھ دیا۔ پھر سینے کو جوڑ دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے کر چلے۔

جب میں پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرائیل نے آسمان کے داروغہ سے کہا کھولو۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ جواب دیا جبرائیل۔ پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے پوچھا کہ کیا ان کے بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا، جی ہاں! پھر جب اس نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے، وہاں ہم نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کے داہنی طرف کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے اور کچھ جھنڈ بائیں طرف تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکراتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا: آؤ اچھے آئے ہو۔ صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں، یہ ان کے بیٹوں کی روحیں ہیں۔ جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روحیں ہیں۔ اس لیے جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں۔

پھر جبرئیل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو! اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا پھر دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو موجود پایا۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کا ٹھکانا نہیں بیان کیا۔ البتہ اتنا بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم کو پہلے آسمان پر پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادریس علیہ السلام پر گزرے تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا: آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

پھر میں عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا، انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

پھر میں ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صالح بیٹے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر مجھے جبرئیل علیہ السلام لے کر چڑھے۔ اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے قلم کی آواز سنی (جو لکھنے والے فرشتوں کی قلموں کی آواز تھی)۔

ابن حزم نے (اپنے شیخ سے) اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ نے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جایئے کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ میں واپس بارگاہ رب العزت میں گیا تو اللہ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا۔

پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوبارہ جایئے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے۔ میں پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جایئے، کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر سکے گی۔ پھر میں بار بار آیا گیا، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر ہیں)۔ میری بات بدلی نہیں جاتی۔ اب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کے پاس جایئے لیکن میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر جبرئیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔'' ❶

سیرت النبی ﷺ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو شب معراج کی الگ ہی شان نظر آتی ہے۔ یہ ایک محیر العقول واقعہ تھا۔ اس سے پہلے اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی تھی۔ مکہ کے کافروں میں سے ابوجہل نے سب سے پہلے یہ قصہ سنا۔ اس نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مسجد حرام میں ایک طرف بیٹھے ہیں۔ پوچھنے لگا کیا کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔ رات مجھے بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ہے۔'' وہ کہنے لگا رات آپ گئے اور صبح یہاں آ موجود ہوئے۔ آپ سب کے سامنے یہ روداد سناؤ۔ چنانچہ ابوجہل نے اسی وقت آواز لگائی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر انہوں نے سارا واقعہ سنا۔ اس کے بعد ہر کسی کا اپنا ردعمل تھا کوئی مذاق اڑا رہا تھا اور کوئی جھوٹ کی تہمت لگا رہا تھا۔ معاذ اللہ، کچھ ایسے کمزور ایمان والے بھی تھے کہ اس واقعے کی ناقابل یقین سچائی کی تاب نہ لا سکے اور واپس کفر کی طرف لوٹ گئے۔

پھر کسی نے کہا کہ آپ ہمیں وہاں کی نشانیاں بتائیں۔ وہ سوال کرتے گئے اور آپ انہیں بتاتے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بعض سوالات تو اتنے باریک تھے کہ مجھے گھبراہٹ سی ہونے لگی لیکن اسی وقت مسجد اقصیٰ میرے سامنے کر دی گئی۔ حجابات ہٹا دیئے گئے۔ چنانچہ ان کے تمام سوالات کا تسلی بخش جواب دے دیا۔ جو لوگ مسجد اقصیٰ دیکھ چکے تھے، وہ آپ ﷺ کے جوابات کی تصدیق کر رہے تھے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب کیف فرضت الصلوٰۃ فی الاسراء، حدیث: ۳۴۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ ﷺ سے مکہ والوں نے اپنے ایک قافلے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے اس قافلے کے حالات بھی تفصیل سے بیان کر دیئے۔ اس حد تک کہ اس قافلے میں موجود چرواہوں کی تعداد، اونٹوں کی تعداد وغیرہ بھی بتا دی۔ پھر ایک قافلے میں سرخ رنگ کی اونٹنی کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے یہ بھی بتا دیا اور فرمایا کہ کل قافلہ ثنیہ پہنچ جائے گا۔ کتنے ہی لوگ اگلے روز آپ ﷺ کی بات کی تصدیق کے لیے ثنیہ جا پہنچے اور پھر انہوں نے قافلے والوں سے آپ کی بیان کی ہوئی باتوں کے متعلق پوچھا تو قافلے والوں نے ان باتوں کی تصدیق کی۔

بہرحال معراج کے بارے میں احادیث کثرت سے ہیں۔ ان میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر طرح کی ہیں۔ لیکن ان سب سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ سے رات ہی رات میں مسجد اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لے گئے۔ اس وقت مکہ کے مشرکین نے معراج کا انکار کیا۔ وجہ یہ تھی کہ ان کی عقل پر یہ قصہ پورا نہیں اترتا تھا اور آج جدیدیت کے رنگ میں رنگے ہوئے تجدد پسند بھی اس کا انکار کرتے ہیں یا توجیہات و تاویلات میں الجھ جاتے ہیں۔ وجہ.....؟ یہ کہ ان کی محدود اور چھوٹی سی عقل پر یہ واقعہ پورا نہیں اترتا۔

۱۳۔ معراج کی رات نبی کریم ﷺ کو دودھ اور شراب کا پیش کیا جانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''معراج کی رات میں نبی کریم ﷺ کے سامنے بیت المقدس میں دو پیالے پیش کیے گئے۔ ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا۔ آنحضرت ﷺ نے دونوں کو ایک نظر دیکھا اور پھر آپ ﷺ نے دودھ والا پیالہ پکڑ لیا۔ اس پر جبرائیل نے کہا سب تعریف اس اللہ کے لیے جس نے فطرۃ کی طرف آپ کی رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ پکڑ لیتے تو آپ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت گمراہ ہو جاتی۔'' ❶

۱۴۔ کیا معراج روحانی ہوا تھا یا جسمانی؟

معراج کے بارے میں ایک علمی اختلاف قدیم سے چلا آ رہا ہے اور وہ یہ کہ کیا معراج جسمانی تھا یا روحانی؟

اگرچہ یہ تفصیل ہمارے موضوع کا حصہ نہیں، لیکن اس میں جو بات حقیقت سے قریب تر ہے وہ یہ کہ آپ ﷺ کا معراج جسمانی تھا۔ اگر یہ خواب کا قصہ ہوتا تو اس میں تو کوئی کمال نہیں تھا۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

''اس کی بڑی دلیل ایک تو یہ ہے کہ اس واقعہ کے بیان فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکیزگی بیان فرمائی ہے، اس اسلوبِ بیان کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے بعد کی بات کوئی بڑی اہم ہے۔ اگر یہ واقعہ خواب کا مانا جائے تو خواب میں ایسی باتیں دیکھ لینا اتنا اہم نہیں کہ اس کو بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ پہلے بطور احسان اور بطور اظہار قدرت اپنی تسبیح بیان کرے۔ پھر اگر یہ واقعہ خواب کا ہی تھا تو کفار اس طرح جلدی سے آپ کی تکذیب نہ کرتے ..... پھر کچھ لوگ جو کہ اس سے پہلے آپ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ کی رسالت کو قبول کر چکے تھے، کیا وجہ ہے کہ وہ واقعہ معراج کو سن کر اسلام سے پھر جاتے ہیں؟ اس سے بھی ظاہر ہے کہ آپ نے خواب کا قصہ بیان نہیں فرمایا تھا۔'' ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام، حدیث: ٤٧٠٩.

❷ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورة بنی اسرائیل، آیت نمبر: ١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ شب معراج جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھنا:

جبرائیل علیہ السلام اپنی اصل شکل میں وحی لے کر نہیں آتے تھے۔ وہ عموماً جس شکل میں آتے تھے، وہ ایک صحابی دحیہ رضی اللہ عنہ سے ملتی تھی۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ جبرائیل کو ان کی اصل شکل میں بھی دیکھا تھا۔ پہلی مرتبہ زمین پر اور دوسری مرتبہ آسمانوں پر سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ ہے:

﴿وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ۝﴾ (التکویر: ۲۳)

''اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں (نبی) نے تو اس (جبریل) کو روشن کنارے پر دیکھا ہے۔''

﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ۝ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ۝﴾ (النجم: ۱۳-۱۴)

''اور یقیناً اس (رسول) نے اس (جبریل) کو ایک اور بار اترتے ہوئے بھی سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا۔''

ایک حدیث مبارکہ میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے (معراج کی رات) جبریل کو سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا۔ ان کے چھ سو پر تھے۔ ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔'' [1]

۱۶۔ معراج کی رات خشیت الٰہی سے جبریل علیہ السلام کی کیفیت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات جبریل امین علیہ السلام کو ایک اور حالت میں بھی دیکھا۔ یہ وہ منظر تھا جب فرشتوں کے سردار جبریل علیہ السلام پر اللہ ذوالجلال کی زبردست ہیبت طاری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''میں شب معراج (فرشتوں کی) مجلس بالا میں جبریل (علیہ السلام) کے پاس

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: سیرت انسائیکلوپیڈیا، جلد چہارم، ص: ۶۸، ۶۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گزرا تو وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے ایسے ہو گئے تھے جیسے پرانا بوسیدہ ٹاٹ ہوتا ہے۔'' ❶

۱۷۔ شب معراج براق پر سوار ہونا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے پاس براق لایا گیا اور وہ ایک ایسا چوپایہ تھا کہ اس کا سفید رنگ تھا۔ اونچائی گدھے سے زیادہ اور خچر سے کم۔ اس کا قدم وہاں پڑتا جہاں تک اس کی نظر جاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر سوار ہوا، یہاں تک کہ میں بیت المقدس پہنچا۔ پھر اس کو اس حلقے کے ساتھ باندھ دیا، جہاں انبیاء باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں ادا کیں پھر باہر نکل آیا..... آخر حدیث تک۔ ❷

اگرچہ یہ قصہ کسی تصدیق کا محتاج نہیں لیکن اپنی تفسیر میں امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ

''جب حضرت دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ ہرقل کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک لے کر گئے اور وہاں ابوسفیان کی موجودگی میں سوال جواب ہوئے تو ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے اپنی طرف سے ایک بڑا نکتہ اٹھایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ میں ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک آیا ہوں۔ یہ سن کر وہاں موجود بڑا پادری بول اٹھا کہ یہ بالکل سچ ہے۔ مجھے اس رات کا علم ہے۔ قیصر نے تعجب خیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور ادب سے پوچھا جناب کو کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا سنیے! میری عادت تھی اور یہ کام میں نے اپنے متعلق کر رکھا تھا کہ جب تک مسجد شریف کے تمام دروازے

---

❶ السنة لابن ابی عاصم، حدیث: ٦٢١ بحواله سیرت انسائیکلو پیڈیا، ج ٤، ص: ٦٩.

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول الله ﷺ.....، حدیث: ٤١١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہاتھ سے بند نہ کرلوں، سوتا نہ تھا۔ اس رات میں دروازے بند کرنے کو کھڑا ہوا۔ سب دروازے اچھی طرح بند کر دیئے۔ لیکن ایک دروازہ مجھ سے بند نہ ہو سکا۔ میں نے ہر چند زور لگایا لیکن کواڑ اپنی جگہ سے سرکا بھی نہیں۔ میں نے اسی وقت اپنے آدمیوں کو آواز دی، وہ آئے، ہم سب نے مل کر طاقت لگائی لیکن سب کے سب ناکام رہے۔ بس یہ معلوم ہو رہا تھا کہ گویا ہم کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے سرکانا چاہتے ہیں لیکن اس کا پہیہ تک بھی تو نہیں ہلا۔ بڑھئی بھی بلائے لیکن تمام کوششیں ناکام رہیں۔ چنانچہ وہ دروازہ اس شب یونہی رہا۔ دونوں کواڑ بالکل کھلے رہے۔ صبح جب میں اس دروازے کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے پاس کونے میں جو چٹان پتھر کی تھی، اس میں ایک سوراخ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رات کو کسی نے جانور باندھا ہے۔ اس کے اثر اور نشان موجود تھے۔ میں سمجھ گیا اور میں نے اسی وقت اپنی جماعت سے کہا کہ آج کی رات ہماری یہ مسجد کسی نبی کے لیے کھلی رکھی گئی تھی اور اس نے یہاں ضرور نماز ادا کی ہے۔''[1]

اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس میں موجود حکایت کی وجہ سے اسے نقل کیا گیا ہے۔

۱۸۔ شب معراج براق کا شوخی کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''معراج کی رات نبی ﷺ کے لیے براق لایا گیا۔ اس پر زین کسی ہوئی اور لگام لگی ہوئی تھی اور اس نے شوخی سی کی تو جبرائیل علیہ السلام نے اسے کہا: تو محمد (ﷺ) کے ساتھ ایسے کرتا ہے؟ آج تک تجھ پر کوئی ایسا سوار نہیں ہوا

[1] تفسیر ابن کثیر، مترجم، ج ۳، ص: ۲۰۹، طبع مکتبہ قدوسیہ، لاہور.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سے زیادہ قابل تکریم ہو۔ پھر براق شرم و ندامت سے پسینے میں ڈوب گیا۔'' ❶

۱۹۔ جبریل علیہ السلام کا انگلی کے اشارے سے پتھر کاٹ دینا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے پتھر کی طرف اشارہ کیا اور اسے چیر دیا۔ پھر اس سے براق باندھ دیا۔'' ❷

۲۰۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج اللہ رب العزت کا دیدار ہوا؟

معراج شریف کی رات سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کے بعد کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کو جاگتی آنکھوں سے دیکھا تھا؟ یہ ایک آسان سا سوال ہے اور اس کا جواب کتب حدیث میں بہت واضح ہے۔ لیکن کتنے ہی سیدھے سادے مسائل بھی الجھ کر رہ گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ نے ایک بار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال ضرور کرتا۔ حضرت ابوذر کہنے لگے تم ان سے کس چیز کے بارے میں ضرور سوال کرتے؟ کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات پوچھی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک نور دیکھا۔ ❸

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ تو نور ہے، میں اس کو کیسے دیکھتا؟ ❹

---

❶ ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة بني اسرائيل، حديث: ۳۱۳۱.

❷ ترمذی، ایضا، حدیث: ۳۱۳۲۔ اس کی سند صحیح ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معنى قول الله عزوجل ﴿ و لقد راه نزلة اخرى..... ﴾، حديث: ٤٤٤.

❹ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معنى قول الله عزوجل ﴿ و لقد راه نزلة اخرى..... ﴾، حديث: ٤٤٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی اس مسئلے میں نص قطعی قرار دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تین امور ایسے ہیں کہ ان کا قائل یوں سمجھو کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ ان میں سے ایک بات یہ کہ جو کہے کہ ''محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا'' ایسا کہنے والے نے تو گویا اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا افتراء باندھا۔ اس کی دلیل کے طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے اپنا سوال اور آپ ﷺ کا جواب بیان کیا۔ ❶

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا۔ چودھویں رات کا چاند تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکم پیل نہیں ہو گی۔ پس اگر تمہیں اس کی طاقت ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نمازوں میں سستی نہ ہو تو ایسا کر لو۔'' ❷

---

❶ ایضا، حدیث: ٤٣٩۔ نیز اس حدیث مبارکہ میں اللہ رب العزت پر جھوٹ باندھنے والے بدنصیبوں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بھی شمار کیا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غیب کا علم رکھتے تھے یعنی آنے والے کل کیا ہو گا، کی خبر رکھتے تھے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اس کی دلیل یہ آیت کریمہ بیان فرمائی: ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ۝﴾ (النمل: ٦٥) ''کہہ دیجیے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے غیب نہیں جانتا اور وہ شعور نہیں رکھتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

شب معراج رویت باری تعالیٰ کے بارے میں مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: سیرت انسائیکلو پیڈیا، ج ۴، ص: ۷۰-۷۵، طبع دار السلام۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالیٰ، حدیث: ٧٤٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار کی بے لوث رفاقت کا آغاز

۲۱۔ پہلی بیعت عقبہ:

رسول کریم ﷺ کی دعوتی زندگی کی یہ ایک اہم کامیابی تھی۔ یہ نبوت کا بارہواں سال تھا۔ پچھلے برس قبیلہ خزرج کے چھ اہم افراد اسلام قبول کر چکے تھے۔ اس برس وہ اپنے ہمراہ سات اور افراد لائے۔ کل بارہ نفوس تھے۔ اس لیے کہ چھ میں سے ایک یعنی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نہیں آئے تھے۔

یہ لوگ حج بیت اللہ کے لیے آئے۔ جب منیٰ میں قیام پذیر ہوئے تو رسول کریم ﷺ کے حضور ایک گھاٹی میں حاضر ہوئے۔ وہاں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

یہ بیعت رات کے وقت ہوئی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

''حضرت عبادہ بن صامت ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آنحضرت ﷺ سے عہد کیا تھا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

''آؤ، مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو شخص اپنے اس عہد پر قائم رہے گا، اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس شخص نے اس میں کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے چھپا رہنے دیا تو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے، چاہے تو سزا دے اور چاہے معاف کر دے۔''

حضرت عبادہ نے بیان کیا، چنانچہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ان امور پر بیعت کی۔'' ❶

۲۲۔ بیعت عَقَبَہ ثانیہ..... اسلامی دعوت کا ایک عظیم مرحلہ:

نبوت کے گیارہویں سال خزرج کے چھ افراد نے اسلام قبول کیا۔ انہوں نے مدینہ طیبہ جا کر تبلیغ کی اور اگلے برس بارہ افراد نے منیٰ میں نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس موقع پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول ﷺ نے ان لوگوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ بھیج دیا تاکہ اہل مدینہ کو دین کی دعوت دی جا سکے۔ اس عظیم مبلغ اسلام کی مخلصانہ مساعی کا نتیجہ تھا کہ اگلے برس حج کے موقع پر ۷۲ افراد نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے تشریف لائے۔ یہ ایک بڑی کامیابی تھی اور اس کا سہرا حضرت مصعب بن عمیر اور انصار کے سر پر سجتا تھا۔ یہ بیعت کتب تاریخ و سیرت میں بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے معروف ہے اور یہ رات کے اندھیرے میں ہوئی تھی۔ اس عظیم واقعے کے بارے میں کچھ جاننے سے پہلے ضروری ہے کہ ان حالات سے آگاہی ہو، جن میں یہ بیعت ہوئی تھی۔

مکہ والے نبی کریم ﷺ سے شدید پرخاش رکھتے تھے اور انہیں گوارا نہ تھا کہ کوئی اسلام کی دعوت پر کان دھرے چہ جائیکہ وہ مسلمان بھی ہو جائے۔ وہ ہر ممکن طریقے سے لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے اور اگر کوئی اسلام قبول کرتا تو اسے سخت اذیت

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب وفود الانصار الی النبی ﷺ بمکة و بیعة العقبة، حدیث: ۳۸۹۲۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: سیرت انسائیکلو پیڈیا، ج ٤، ص: ۱۳۰، ۱۳۱۔ رحمة للعالمین، ج ۱، ص: ۱۰۱۔ الرحیق المختوم، ص: ۲۰۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دوچار کرتے۔ جیسا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ ہے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے آئے مہمانوں کو ہدایت کی تھی کہ اس ملاقات کو خفیہ رکھنا۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔ طے پایا کہ ملاقات جمرۂ عقبہ کے پاس گھاٹی میں رات کے پچھلے پہر ہوگی۔ مکہ والوں میں سے صرف تین افراد اس ملاقات سے آگاہ تھے۔ ایک حضرت ابوبکر، دوسرے حضرت عباس اور تیسرے حضرت علی۔ ان کے علاوہ کسی کو خبر نہیں تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھاٹی کے راستے میں کھڑے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گھاٹی کے کنارے پر۔ مقصد یہ تھا کہ اگرچہ لوگ اپنے اپنے خیموں میں سو رہے ہوں گے لیکن راستے پر نگاہ رکھی جائے۔ کہیں کوئی شر پسند اس طرف نہ آ نکلے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اپنے باپ دادا کے مشرکانہ عقائد پر تھے۔ لیکن اپنے بھتیجے کی محبت میں وہ اس مجلس میں شریک تھے۔ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدینہ والوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ اپنے بھتیجے کی ہر ممکن حفاظت کی جائے۔ آخر ان کا خون تھا۔ خون کی محبت ان پر غالب تھی۔ اسی لیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ایک موقعہ پر فرمایا تھا:

((اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ .)) ❶

''کہ عباس رشتے میں اگرچہ میرے چچا ہیں، لیکن مقام و مرتبہ اور عزت و احترام کے اعتبار سے وہ میرے لیے باپ کی مانند ہیں۔''

بیعت عقبہ ثانیہ کے متعلق سب سے زیادہ تفصیل حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ مسند امام احمد میں یہ حدیث موجود ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، حدیث: ۳۴۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بالآخر وہ رات آ گئی جس میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات طے تھی۔ ہمارے ساتھ ہمارے ایک معزز سردار عبداللہ بن حرام بھی تھے (جو ابھی اسلام نہ لائے تھے) ہم نے انھیں اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ ورنہ ہمارے ساتھ ہماری قوم کے جو مشرکین تھے ہم ان سے اپنا سارا معاملہ خفیہ رکھتے تھے .....مگر ہم نے عبداللہ بن حرام سے بات چیت کی اور کہا کہ اے ابو جابر! آپ ہمارے ایک معزز اور شریف سربراہ ہیں اور ہم آپ کو آپ کی موجودہ حالت سے نکالنا چاہتے ہیں تاکہ آپ کل کلاں کو آگ کا ایندھن نہ بن جائیں۔ اس کے بعد ہم نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور بتلایا کہ آج عَقَبہ میں رسول اللہ ﷺ سے ہماری ملاقات طے ہے۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور ہمارے ساتھ عَقَبہ میں تشریف لے گئے اور نقیب بھی مقرر ہوئے۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ واقعے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہم لوگ حسبِ دستور اس رات اپنی قوم کے ہمراہ اپنے ڈیروں میں سوئے، لیکن جب تہائی رات گزر گئی تو اپنے ڈیروں سے نکل نکل کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طے شدہ مقام پر جا پہنچے۔ ہم اس طرح چپکے چپکے دبک کر نکلتے تھے جیسے چڑیا گھونسلے سے سکڑ کر نکلتی ہے، یہاں تک کہ ہم سب عقبہ میں جمع ہو گئے۔ ہماری کل تعداد پچھتر تھی۔ تہتر مرد اور دو عورتیں۔ ایک امِ عمارہ رضی اللہ عنہا نسیبہ بنت کعب تھیں جو قبیلہ بنو مازن بن نجار سے تعلق رکھتی تھیں اور دوسری امِ منیع رضی اللہ عنہا اسماء بنت عمرو تھیں جن کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا۔

''ہم سب گھاٹی میں جمع ہو کر رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرنے لگے اور آخر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لمحہ آ ہی گیا جب آپ تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب بھی تھے۔ وہ اگرچہ ابھی تک اپنی قوم کے دین پر تھے مگر چاہتے تھے کہ اپنے بھتیجے کے معاملے میں موجود رہیں اور ان کے لیے پختہ اطمینان حاصل کر لیں۔ سب سے پہلے بات بھی انہی نے شروع کی۔'' ❶

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے کے لیے ایک بزرگ اور سرپرست کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے اس بیعت کے عواقب و نتائج سے مدینہ والوں کو اچھی طرح آگاہ کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم بعد میں بے وفائی کرو گے تو بہتر ہے کہ ابھی اس ارادے سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مدینہ والوں سے کہا:

''محمد (ﷺ) کی مخالفت جیسی بھی ہے لیکن ان کی ایک حیثیت ہے۔ ان کے مخالفین کے شر سے ہم نے انہیں بچائے رکھا ہوا ہے۔ وہ اب تمہارے ساتھ جانا چاہتے ہیں اور تم انہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو تو پھر تم اچھی طرح جان لو کہ اس کے بعد کے حالات کیا ہوں گے۔ اگر تو آنے والی مشکلات کا تم مقابلہ کر سکتے ہو، محمد کی حفاظت کر سکتے ہو تو اچھی بات ہے ورنہ اپنے ساتھ لے جانے کے بعد تم نے اس ذمہ داری سے اعراض کیا تو پھر ابھی سے رہنے دو۔ وہ اپنے گھر، اپنے شہر میں زیادہ عزت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور نسبتاً محفوظ ہیں۔''

حضرت کعب کہتے ہیں کہ حضرت عباس کی اس گفتگو کے بعد ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ فرمائیے، آپ جو بات پسند فرماتے ہیں، کہیے۔ آپ ہم سے جو عہد و پیمان لینا چاہتے ہیں، ہم حاضر ہیں۔

❶ الرحيق المختوم، ص: ۲۱۰، ۲۱۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث مبارکہ کے مطالعے سے تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہاں کیا ماحول ہوگا؟ ہر طرف سناٹا اور چاندنی رات میں ایک چھوٹی سی جگہ پر تقریباً ستر افراد نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر اپنی جان و مال کی بیعت کرنے کو تیار تھے۔ اس جذباتی کیفیت کا اندازہ وہی دل کر سکتا ہے، جس میں حب رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ اصحاب رسول ﷺ کی محبت بھی ہو۔ ورنہ کسی سیاہ دل و دماغ والے کو کیا معلوم کہ جاں نثاری کس کا نام ہے۔

نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں سے اس رات درج ذیل باتوں پر بیعت لی کہ

۱۔ وہ ہر حال میں نبی کریم ﷺ کی بات سنیں گے بھی اور مانیں گے بھی۔ یعنی سمع و طاعت کی بیعت لی۔

۲۔ آقا علیہ السلام کے اشارہ ابرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کریں گے۔

۳۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں گے۔

۴۔ جہاد فی سبیل اللہ کریں گے اور کسی قسم کی مداہنت قبول نہیں ہوگی۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کی حفاظت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔ جس طرح اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کرتے ہیں، اسی طرح نبی کریم ﷺ کی حفاظت کریں گے۔

نبی کریم ﷺ نے جب یہ بات کہی تو براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق سے مبعوث فرمایا ہے، ہم آپ کی حفاظت اسی طرح ہی کریں گے۔ آپ ہم سے بیعت لیجیے۔ انہوں نے بہت خوبصورت اور دلیرانہ اسلوب میں بات کی۔ کہنے لگے:

''واللہ! ہم تو جنگوں کے بیٹے ہیں اور ہتھیاروں سے ہم کھیلتے ہیں۔ ہماری تربیت میں یہ چیز شامل ہے۔ ہمارے باپ دادا نے ہمیں یہی سکھایا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی بیعت نہیں ہوئی تھی۔ گفتگو ہو رہی تھی۔ ایک اور انصاری ابو الہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ نے اپنے خدشات کا اظہار کیا کہ ہمارے یہودیوں سے معاہدے ہیں۔ آپ سے بیعت ہونے کے بعد ہم وہ سب موقوف کر رہے ہیں۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اللہ آپ کو کامیابی دے اور آپ ہمیں چھوڑ کر واپس اپنے لوگوں میں آ جائیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سنی تو بے ساختہ مسکرا اٹھے اور وہ جواب دیا کہ تمام شرکاء بیعت کی روح بھی سرشار ہو گئی ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایسا کیسے ممکن ہے؟

اب تو ہم زندگی موت کے ساتھی ہیں۔ ہمارا جینا مرنا اکٹھا ہے۔ میں تم میں سے کوئی الگ نہیں اور تم تو میرے وجود کا حصہ ہو۔ امن ہو یا جنگ تم مجھے اپنے ہم رکاب پاؤ گے۔'' ❶

اس کے بعد حاضرین مجلس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہونے ہی لگے کہ ایک صحابی حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

''ذرا ٹھہرو۔ ایک بار پھر سوچ لو کہ تم کس بات پر بیعت کر رہے ہو؟ تم سارے عرب کو اپنا دشمن بنا لو گے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے بڑے مارے جائیں اور تمہارے مال برباد ہو جائیں اور تم سوچو کہ ان کا (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا) ساتھ چھوڑ دیا جائے۔ اگر اس وقت ایسا کرنا ہے تو ابھی وقت ہے، واپس پلٹ جاؤ۔ ورنہ بعد میں ایسا کیا تو دنیا و آخرت کی رسوائی ہے اور اگر تم علی وجہ البصیرت سمجھتے ہو کہ تم اس بیعت کے عواقب و نتائج چاہے وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو

---

❶ ملاحظہ فرمائیے: سیرت النبی، ڈاکٹر علی محمد صلابی، جلد: ۱، ص: ۷۲۷-۷۳۳۔ سیرت نبوی، دکتور مہدی رزق اللہ احمد، جلد: ۱، ص: ۴۰۶-۴۱۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پھر بسم اللہ!

شرکائے مجلس نے بیک زبان اثبات میں جواب دیا اور اپنے عزم صمیم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ جو پچھلے برس بھی بیعت کر چکے تھے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست اقدس تھام لیا اور اپنے رفقاء سے مخاطب ہوئے:

دیکھو اہل یثرب!

ابھی رک جاؤ۔ ہم اتنا طویل سفر طے کر کے آئے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ انہیں اپنے ہمراہ لے جانے کا مطلب تم اچھی طرح سمجھتے ہو۔ لڑائی بھی ہوگی اور قتل و غارت بھی۔ مال جان کا شدید نقصان ہوگا۔ اگر ہمت حوصلہ ہے تو انہیں لے چلو۔ ورنہ ابھی معذرت کر لو۔ اللہ کے ہاں یہ معذرت قبول ہوگی۔"

لوگوں نے ایک بار پھر اپنے عزم و استقامت کا یقین دلایا تو سب سے پہلے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعتِ جہاد کی۔ پھر دیگر شرکاء باری باری آتے گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوتے گئے۔ یہ بیعت زندگی اور موت کی بیعت تھی۔ جہاد کی بیعت تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہنے کی بیعت تھی۔ سمع و طاعت کی بیعت تھی۔ اخلاص پر مبنی جب ایسی بیعت کی جائے تو اس کا عوض سوائے جنت کے اور کیا ہو سکتا ہے؟ رب العزت کی قسم اور کچھ بھی نہیں۔ صرف اور صرف جنت۔ [1]

تصور کی آنکھ سے ذرا سوچیے تو سہی!

---

[1] اس رحمت و برکت والی نشست کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: سیرت ابن هشام: ۱/۴۳۸۔ مسند امام احمد بن حنبل۔ رحمة للعالمین، ص: ۱۰۳، ۱۰۴۔ سیرت انسائیکلوپیڈیا، جلد: ۴، ص: ۱۳۹-۱۴۵۔ الرحیق المختوم، ص: ۲۱۲-۲۱۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب نبی کریم ﷺ اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں رات کے اندھیرے میں مدینہ والوں کی ملاقات اور بیعت کے لیے گھاٹی کی طرف جا رہے ہوں گے، اس وقت حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل و دماغ کی کیا کیفیت ہو گی؟ آپ آنے والے لمحات کے بارے میں کیا کیا نہیں سوچ رہے ہوں گے؟ اس لیے کہ یہ آپ کی تیرہ سال کی جدو جہد میں ایک انقلابی موڑ تھا۔ اور جب آپ ﷺ بیعت کے بعد واپس لوٹ رہے ہوں گے، اس وقت آپ کا قلب اطہر کس قدر مطمئن اور مسرور ہو گا..... سبحان اللہ! میں اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے رفقائے ذی وقار پر قربان۔ ان لوگوں کی خوش بختی پر جتنا بھی رشک کیا جائے، کم ہے، جو اس رات نبی کریم ﷺ کے نرم و ملائم ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دے رہے تھے اور یہ عہد کر رہے تھے کہ آقا! جہاں آپ کا پسینہ گرے گا..... نہیں، نہیں، ہم آپ کا پسینہ بھی گرنے کی نوبت نہیں آنے دیں گے..... ہمارا خون پہلے گرے گا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

اللہ تعالیٰ ان نفوس قدسیہ سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو گیا جنہوں نے اپنا سب کچھ نبی کریم ﷺ پر قربان کر دیا۔ سیرت النبی ﷺ کی ان یادگار اور بابرکت ساعتوں کا تذکرہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی بات پر سمیٹتا ہوں۔ وہ بیان کرتے ہیں:

> ''میں بارگاہِ نبوت میں بیعت عقبہ کی رات حاضر تھا اور ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔ لوگ تو بدر میں حاضری کو زیادہ پسند کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک بیعت عقبہ میں موجودگی بدر کی حاضری سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔'' ❶

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب وفود الانصار الی النبی ﷺ بمکة و بیعة العقبة، حدیث: ۳۸۸۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ عَقَبَہ کے شیطان کا مشرکین کو خبردار کرنا:

بیعت عقبہ کے لیے نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ سے آنے والے مسلمانوں کو یہ ہدایت جاری فرمائی تھی کہ بیعت کا معاملہ بے حد خفیہ رکھنا ہے۔ اس لیے تمام افراد رات کے پچھلے پہر چوری چھپے عقبہ میں پہنچے۔ پھر جب گفتگو ہوئی تو انہیں کہا گیا کہ بات مختصر کی جائے اور آواز آہستہ رہے۔ اس سارے اہتمام کی غایت یہ تھی کہ کمزور و ناتواں مسلمانوں کے دشمنوں کو کوئی خبر نہ ہو سکے۔ چنانچہ کسی مشرک کو معلوم نہ ہو سکا کہ عقبہ میں ایک انقلاب کی نیو رکھ دی گئی ہے۔ البتہ جب بیعت مکمل ہو چکی تو ایک عجیب واقعہ رونما ہوا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی تو عقبہ کی چوٹی سے شیطان نے نہایت بلند آواز سے چیخ ماری، اے ڈیرے والو!

کیا تمہیں (معاذ اللہ) مذمم (محمد ﷺ) اور اس کے ہمراہ بے دین ساتھیوں کے بارے خبر ہے؟ وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے پر اکٹھے ہو چکے ہیں۔ یہ چیخ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عقبہ کا شیطان ازب بن ازیب ہے۔ اے اللہ کے دشمن! کیا تو سن رہا ہے؟ واللہ! میں تیرے لیے عنقریب فارغ ہو جاؤں گا۔''

بعد ازیں رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا: ''اپنے ڈیروں (قیام گاہوں) پر چلے جاؤ۔''

پھر عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ!

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اگر پسند ہو تو کل صبح ہم لوگ اہل منیٰ پر شمشیر بکف حملہ آور ہو جائیں؟ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ہمیں اس بات کا حکم نہیں۔ اپنے ڈیروں پر چلے چلو۔''

چنانچہ ہم صبح تک اپنے ڈیروں میں سوئے رہے۔'' ❶

ہجرت کا سفر

۲۴۔ ہجرت کی رات:

نبی کریم ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد مشرکین مکہ نے آپ کی دشمنی میں جو ہو سکا، کیا۔ آپ کو اور آپ کے رفقائے ذی وقار کو ہر ممکن طریقے سے اذیت پہنچائی۔ لیکن اس کی انتہاء وہ رات تھی، جب ان ظالموں نے یہ ناپاک منصوبہ بنایا کہ نورِ نبوت کو ہمیشہ کے لیے گل کر دیا جائے۔ قصی بن کلاب کے گھر ابوجہل کی سربراہی میں مشرکین جمع ہوئے۔ ابلیس ملعون بھی اس مجلس میں بذات خود ایک بزرگ کے روپ میں موجود تھا۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے لیے وہ ناپاک مجلس کس قدر اہمیت کی حامل ہوگی۔

اس نشست میں یہ طے پایا کہ نبی کریم ﷺ سے اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کر لی جائے اور یہ تجویز اس امت کے فرعون ابوجہل کی تھی۔ اس کی رائے یہ تھی کہ صبح نماز کے لیے آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائیں گے اور کعبۃ اللہ کا رخ کریں گے۔ اس وقت سب مل کر آپ پر حملہ آور ہوں اور آپ کو شہید کر دیا جائے۔ اس اجتماعی حملے کے نتیجے میں بنی عبد مناف کسی سے بدلہ نہیں لے سکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ دیت دینا پڑے گی اور وہ دے دی جائے گی۔ اس ناپاک منصوبے کو ابلیس لعین نے بے حد پسند کیا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر اللہ کے رسول کے دشمن آپ ﷺ

---

❶ سیرت النبی، لابن کثیر، ج ۱، ص: ٤٣٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گھر کے باہر جمع ہونے لگے۔

یہ ان ظالموں کی تدبیر تھی اور دوسری طرف اللہ رب العزت نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت کا یہ سامان فرمایا کہ آپ کو ہجرت کا حکم دے دیا۔ یہ وہی رات تھی، جب مشرکین آپ کی جان لینے کے لیے آپ کے گھر کے باہر جمع تھے۔ نبی کریم ﷺ کو جبرائیل علیہ السلام نے ہدایت فرمائی کہ آج آپ اس بستر پر نہ سوئیں، جس پر عام طور پر سوتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری سبز حضرمی چادر اوڑھ کر سو جاؤ۔ دشمن تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس رات آپ کے بستر پر سوئے۔

پھر جب رسالت مآب ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھوں میں مٹی تھی۔ اس وقت ابوجہل کہہ رہا تھا:

''محمد کا گمان ہے کہ اگر تم اس کا دین قبول کرلو تو عرب وعجم کے حکمران بن جاؤ گے۔ پھر مرنے کے بعد تم زندہ ہو گے اور تمہیں باغات ملیں گے۔ اگر تم اسلام قبول نہ کرو تو تم پر ہلاکت وفلاکت برپا ہوگی۔ پھر تم مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے اور تمہارے لیے آگ ہوگی جس میں تم جلتے رہو گے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں میں یہ کہتا ہوں اور تو ان میں سے ایک ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کو بند کر دیا۔ وہ آپ کو دیکھتے نہ تھے اور آپ نے سورہ یٰسین کی ابتدائی نو آیات پڑھتے ہوئے ان کے سروں پر مٹی بکھیر دی اور سب حاضرین کے سروں پر مٹی ڈال کر آپ نے جہاں جانا تھا، چلے گئے۔'' [1]

یعنی آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ ہجرت فرما گئے۔

[1] ملاحظہ فرمائیے: سیرت النبی ﷺ ابن کثیر: ۱/۴۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ غارِ ثور میں:

نبی مکرم رحمت عالم ﷺ کی سیرت کے اہم ترین واقعات میں سے ایک آپ ﷺ کا سفرِ ہجرت ہے۔ اس سفر میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے رفیق تھے۔ کتب حدیث وسیرت میں سفرِ ہجرت کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ ان میں چند ایسے واقعات بھی ہیں جن میں آپ ﷺ کے آرام فرمانے اور سونے کا ذکر ہوا ہے۔ آئندہ سطور میں اختصار کے ساتھ اس مبارک سفر میں پیش آمدہ واقعات بیان کیے جا رہے ہیں۔

جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت میں حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کے سفر پر روانہ ہوئے تو مکہ مکرمہ سے باہر نکلنے کے بعد آپ ایک لمبا چکر کاٹ کر مدینہ طیبہ کی طرف جانے والے راستے پر ہوئے۔ جبل ثور کی چوٹی پر ایک غار تھا جو ان دو کی منزل تھی کہ جن کے تیسرے اللہ رب العالمین تھے۔ ذرا تصور کی نگاہ سے وہ منظر تو دیکھیے کہ اس غار تک پہنچنے کے دوران سید البشر ﷺ کے قدوم میمنت لزوم زخمی ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کائنات کے ملجاء وماوی (علیہ السلام) کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر دم لیا۔ ❶

❶ نبی مکرم ﷺ کے سفرِ ہجرت سے منسوب یہ غار آج بھی جبل ثور کی چوٹی پر ہے۔ اگر واقعتاً یہی غار وہ مقدس مقام ہے کہ جہاں حضرت نبی کریم ﷺ اپنے رفیق سفر کے ہمراہ مشرکین مکہ سے چھپے ہوئے تھے تو ناتواں اور نحیف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہمت اور عزم قابل ستائش تھی۔ آج اکیلا آدمی اس بلند و بالا پہاڑ پر چڑھنے میں دقت محسوس کرتا ہے حالانکہ لوگوں نے اپنی سہولت کے لیے پہاڑی راستے پر سیڑھیاں بھی بنالی ہیں۔ اس کے باوجود لوگ عموماً ایک دو مرتبہ رک کر سانس درست کرتے ہیں۔ پھر غار کی طرف اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اس وقت تقریباً ۵۲ برس تھی اور انہوں نے اپنے کندھوں پر رسالت مآب ﷺ کو اٹھایا ہوا تھا اور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ رہے تھے۔ جو لوگ جبل ثور پر چڑھے ہوئے ہیں، وہ جان سکتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کس قدر مشکل سے دوچار ہوئے ہوں گے۔ لیکن محبت نبوی ﷺ وہ پاکیزہ جذبہ ہے جو انسان کو دنیا کی بڑی سے بڑی مشکل کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ اور ہمت عطا کرتا ہے۔ انہی اصحاب عزیمت کے لیے تو اقبال نے کہا ہے ؎

سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ﷺ غار میں داخل ہونے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو منع فرما دیا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ ادا بھی محبت نبوی سے معمور تھی۔

سبحان اللہ! نبی کریم ﷺ کو کیسے محبت کرنے والے رفقاء نصیب ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ پہلے میں غار کے اندر جا کر ماحول کا جائزہ لوں۔ کہیں ایسا نہ کہ سید الانبیاء ﷺ کو کچھ نقصان پہنچ جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے غار میں داخل ہوئے۔ وہاں انہوں نے غار کی صفائی کی۔ جھاڑ جھنکار سے غار کو پاک کیا۔ جب سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطمینان ہوگیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست فرمائی کہ حضور! یہ جگہ آپ کے شایان شان تو نہیں مگر تشریف لے آیئے۔ چند ساعتوں بعد غار کا منظر کچھ یوں تھا کہ نبی مکرم ﷺ نیند کی آغوش میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود آپ کا تکیہ تھی۔ سبحان اللہ! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے یہ سعادت کے لمحات تھے کہ محبوب رب العالمین ﷺ ان کی آغوش میں محو استراحت تھے۔ تصور تو کیجیے کہ اس وقت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کیا احساسات ہوں گے، وہ تو آرزو مند ہوں گے کہ وقت تھم جائے اور سیّد الاوّلین والآخرین ﷺ ان کی گود میں اسی طرح محو استراحت رہیں۔ قیامت تک آنے والے انسانوں کی حسنات کو ترازو کے ایک پلڑے میں ڈالا جائے تو شاید حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس سفر میں نبی کریم ﷺ کی بے لوث خدمت کا مقابلہ نہ کر سکیں۔

غار میں ایک آدھ سوراخ ایسا تھا کہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بند نہیں کیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق آپ نے ایک سوراخ پر اپنی ایڑھی رکھ دی تھی۔ اس دوران کسی زہریلے جانور نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ڈس لیا۔ تکلیف کی شدت کے باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت کی نہ انہوں نے ہائے وائے کی۔ شدت صبر کی انتہا ہوگئی۔ اس تمام تکلیف کو برداشت کرنے کا سبب کیا تھا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک وجہ تھی اور وہ محبت رسول ﷺ کی انتہا تھی جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی تھی اور ان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہی تھی۔ ایسی محبت کہ جس میں وہ منفرد تھے۔ آخر وہ اس امت کی افضل ترین شخصیت تھے۔ ان کا یہ اعزاز بلا سبب تو نہ تھا۔

اس موذی جانور کے کاٹنے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صبر فرمایا۔ اس لیے کہ محبوب رب العالمین کی نیند میں خلل نہ آجائے۔ اللہ رب العزت کی مشیت ملاحظہ فرمایئے کہ تکلیف کی شدت سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور قطرات نبی کریم ﷺ کے چہرۂ پر انوار پر پڑے۔ چنانچہ آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوگئے۔ اگر موتیوں سے قیمتی یہ قطرات نبی کریم ﷺ کے چہرۂ اقدس پر نہ پڑتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ صبر و رضا کی تصویر بنے رہتے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیند میں خلل نہ پڑتا۔ غار کے اندھیرے میں آپ ﷺ نے اپنے مقرب رفیق سے ماجرا دریافت فرمایا اور پھر ان کی ایڑھی پر لعاب لگایا۔ لعاب نبوی کی برکت تو دیکھیے کہ پل بھر میں وہ شدید درد کہ جس کی وجہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے، ایسے ہوگیا کہ جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ❶

---

❶ اس قصے کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: رحمة للعالمین، الرحیق المختوم، رؤف رحیم وغیرہ کتب سیرت۔ نیز "حدیث وفا" یہ وہ خوبصورت گلدستہ ہے جس میں حضرت مفتی محمد سعید خان نے لعاب نبوی کی برکات کو جمع فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنے احساسات کو ان الفاظ میں قلم کی زبان دی ہے: "ایسی محبت کسی کو ہوئی ہوگی کہ کسی کی نیند پر اپنی جان قربان کر دیں۔ اور پھر ناز برداری کی بھی کوئی حد ہے کہ اپنا لعاب مبارک خود اپنے مبارک ہاتھوں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر لگایا جا رہا ہے۔

سیدنا صدیق اکبر پہلے مصدق ، پہلے مبشر
امت مرحومہ میں ارحم ﷺ
جن کے پاؤں کا ہے یہ پایہ، آپ دہن مولا نے لگایا
وہ محبوب رسول اکرم ﷺ

حدیث وفا، تالیف مفتی محمد سعید خان، ص: ٥٤، ٥٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ بھی روزانہ رات کے وقت غار میں آجاتے تھے۔ وہ بھی رات وہیں بسر کرتے اور صبح دم واپس چلے جاتے۔ جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ روزانہ اپنی بکریاں لے کر آجاتے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سعادت حاصل کرتے۔

۲۶۔ چٹان کے سائے تلے:

سفر ہجرت کا ایک اور قصہ سنیے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمانے کا ذکر ہوا ہے۔

''حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے والد) حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ایک پالان تیرہ درہم میں خریدا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ براء (اپنے بیٹے) سے کہو کہ میرے گھر یہ پالان اٹھا کر پہنچا دیں۔ اس پر حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ وہ واقعہ بیان نہ کریں کہ آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے ہجرت کرنے کے لیے) کس طرح نکلے تھے حالانکہ مشرکین آپ دونوں کو تلاش بھی کر رہے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مکہ سے نکلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن میں بھی سفر جاری رکھا لیکن جب دوپہر ہوگئی تو میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آجائے اور ہم اس میں کچھ آرام کرسکیں۔ آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے پاس پہنچ کر دیکھا کہ سایہ ہے۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک فرش وہاں بچھا دیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اب آرام فرمائیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے۔ پھر میں چاروں طرف دیکھتا ہوا نکلا کہ کہیں لوگ آپ کی تلاش میں نہ آئے ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر مجھے بکریوں کا ایک چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریاں ہانکتا ہوا اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بھی ہماری طرح سایہ کی تلاش میں تھا۔ میں نے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا، کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا، کیا تم دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا اور اس نے اپنے ریوڑ کی ایک بکری باندھ دی۔ پھر میرے کہنے پر اس نے اس کے تھن کے غبار کو جھاڑا۔ اب میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ بھی جھاڑ لے۔ اس نے یوں اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور میرے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا۔

آنحضرت ﷺ کے لیے ایک برتن میں نے پہلے ہی ساتھ لے لیا تھا اور اس کے منہ کو کپڑے سے بند کر دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) پھر میں نے دودھ پر وہ پانی (ٹھنڈا کرنے کے لیے) ڈالا۔ اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا تو اسے آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ بھی بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا، دودھ پی لیجئے۔ آپ نے اتنا پیا کہ مجھے خوشی حاصل ہو گئی۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اب کوچ کا وقت ہو گیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے، چلو۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور مکہ والے ہماری تلاش میں تھے لیکن سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں پایا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا پیچھا کرنے والا دشمن ہمارے قریب آ پہنچا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا، فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔'' ❶

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، حدیث: ۳۶۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ طیبہ کی راتیں

۲۷۔ مدینہ طیبہ تشریف آوری کے بعد سب سے پہلا فرمانِ نبوی:

نبی مکرم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کی زیارت کے لیے آنے والوں میں (اس وقت) یہود کے ایک نمایاں عالم اور اہم فرد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان کی زبانی یہ حدیث سنیے!

''جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ فوراً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کی زیارت کے لیے گیا۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو توجہ سے دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں۔ نبی ﷺ نے سب سے پہلے جو کلام فرمایا، وہ یہ تھا:

''لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو، رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم نماز پڑھا کرو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' ❶

۲۸۔ مسجد نبوی میں کنکر بچھانے کی ابتدا کیسے ہوئی؟

سبحان اللہ! وہ بھی کیا زمانہ تھا۔ کچے فرش کی مسجد نبوی، کھجور کے چھپر والی، کبھی بارش ہوتی تو چھت ٹپک پڑتی اور فرش پر کیچڑ بن جاتا۔ اس گیلی جگہ آقائے کائنات سید البشر ﷺ پیشانی اقدس رب العالمین کے حضور جھکاتے اور ان کی اقتداء میں اس کائنات کے سب سے برگزیدہ امتی بھی سجدہ ریز ہوتے۔ اس کچی مسجد سے دنیا پر

❶ سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء في قيام الليل، حديث: ١٣٣٤، صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد یہ خلفاء راشدین کا سیکرٹریٹ تھا۔ جہاں دن میں پانچ اوقات میں امیر المومنین خود نماز باجماعت کی امامت کراتے تھے۔ اور آج..... انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آج حال یہ ہے کہ مسلمان حکمرانوں کو سورہ فاتحہ یا سورہ اخلاص تک نہیں آتی۔ نماز کس نے ادا کرنی ہے۔ جو بدنصیب خود نماز ادا نہ کر سکتے ہوں، وہ امت کی امامت کا فریضہ کیسے انجام دے سکتے ہیں۔

ہماری مساجد گرمیوں میں سرد اور سردیوں میں گرم ہوتی ہیں۔ دبیز قالین بچھے ہوتے ہیں۔ رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہی ہوتی ہیں، رات میں دن کا منظر ہوتا ہے۔ دیواروں اور محرابوں پر قسما قسم کی آرائش و زیبائش ہوتی ہے، مہنگے اور نفیس فانوس لٹک رہے ہوتے ہیں، لیکن ..... لیکن یہ کہ رمضان کریم اور جمعۃ المبارک کے علاوہ مساجد اپنی ویرانی پر نوحہ خواں ہوتی ہیں کہ یہ کیسے مرضی کے مسلمان ہیں۔ آج اگر ہماری مساجد ویران ہیں تو اس بربادی کا سبب کوئی غیر نہیں، یہ یہود و نصاریٰ کی سازش نہیں۔ جیسا کہ ہم ہر منفی بات کے پس منظر میں غیر مسلموں کو الزام دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے گریبان میں جھانکنے کی زحمت نہیں کرتے ؎

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے میرے گھر کے چراغاں نے مجھے

بات دور نکل گئی۔ عنوان تھا کہ مسجد نبی ﷺ میں کنکر بچھانے کی ابتداء کیسے ہوئی؟ تو سنیے امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کے جلیل القدر بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی!

ابو ولید کہتے ہیں کہ:

''میں نے حضرت ابن عمر سے دریافت کیا کہ مسجد میں ان کنکریوں کے بچھانے کی ابتداء کیسے ہوئی؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا: (اس کی ابتداء یوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی کہ) ایک رات بارش ہوئی۔ جب ہم مسجد میں (رات کی) نماز پڑھنے آئے تو (مسجد کا فرش بارش کے پانی سے کیچڑ بن گیا تھا جس پر کھڑے ہونا اور سجدہ کرنا دشوار تھا۔ چنانچہ) لوگوں نے یوں کیا کہ ایک آدمی اپنے کپڑوں میں کنکریاں لے آتا اور نماز کی جگہ بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیتا۔ جب صبح ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے (مسجد میں جا بجا بچھی کنکریاں دیکھ کر) ارشاد فرمایا: ''یہ کیا ہے؟''

لوگوں نے (اس کی وجہ اور قصہ) گوش گزار کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا خوب بچھونا ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''پس لوگوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔'' .....آخر حدیث تک۔'' ❶

۲۹۔ بھوک کی شدت سے آپ ﷺ کو نیند نہ آنا:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما اس حدیث کے راوی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ: ''میں نے امیر المومنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے ایک روز نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بھوک کی شدت سے کروٹیں بدل رہے تھے (یعنی آپ کو نیند نہیں آ رہی تھی) آپ کے پاس معمولی سی (عام قسم کی نہ کہ اعلیٰ) کھجوریں بھی نہیں تھیں کہ آپ اپنا پیٹ بھر لیتے۔'' ❷

۳۰۔ نبی کریم ﷺ کی ہم نشینی کا اعجاز:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (رات کے وقت) نبی کریم ﷺ کی

---

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلوٰۃ، باب ذکر بدء تحصیب المسجد کان .....، حدیث: ۱۲۹۸.

❷ سنن ابن ماجہ، ابواب التوحید، باب معیشۃ آل محمد ﷺ، حدیث: ٤١٤٦. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارگاہ ادب سے دو (انصاری) صحابی (حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) نکلے اور اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔ رات سخت اندھیری تھی۔ ان کے آگے آگے روشنی کا ایک مرکز چل رہا تھا۔ یہ وہ اعجاز تھا کہ جس کا ظہور بارگاہِ نبوت میں آدھی رات کو حاضری کے بعد واپسی سے ہوا۔ پھر جب وہ دونوں انصاری صحابی جدا ہو گئے تو دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ وہ نور بھی الگ ہو گیا۔ ❶

۳۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا رات کے وقت بارگاہِ نبوت میں حاضر ہونا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ بواط) میں گیا۔ ایک رات میں کسی ضرورت کی وجہ سے آپ کے پاس آیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں۔ اس وقت میرے بدن پر صرف ایک ہی کپڑا تھا۔ اس لیے میں نے اسے لپیٹ لیا اور آپ ﷺ کے بازو میں ہو کر میں بھی نماز میں شریک ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا: جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے آپ سے اپنی ضرورت کے متعلق کہا۔ میں جب فارغ ہو گیا تو آپ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا لپیٹ رکھا تھا جسے میں نے دیکھا؟ میں نے عرض کی کہ (ایک ہی) کپڑا تھا (اس طرح نہ لپیٹتا تو کیا کرتا) آپ ﷺ نے فرمایا اگر کشادہ ہو تو اچھی طرح لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کو تہبند کے طور پر باندھ لیا کرو۔'' ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب منقبة اسید بن حضیر و عباد بن بشر رضی اللہ عنہما، رقم: ۵۶۳۔ طبع مکتبہ قدوسیہ لاہور۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلوة، باب اذا کان الثوب ضیقًا، رقم: ۳۶۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو نیند سے بیدار نہ کیا:

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نبی کریم ﷺ کا بے مثال احترام کرتے تھے اور آپ ﷺ کے آرام کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ایک مرتبہ ایک مسکین عورت مدینے کے مضافات میں بیمار ہو گئی تو آپ ﷺ کو اس کی بیماری سے مطلع کر دیا گیا۔
نبی کریم ﷺ لوگوں سے اس کی صحت کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے، نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ فوت ہو جائے تو اسے دفن نہ کرنا، یہاں تک کہ میں اس کا جنازہ پڑھوں۔'' آخر وہ فوت ہو گئی تو لوگ اس کا جنازہ لے کر عشاء کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سوتے پایا۔ انہوں نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ خود ہی جنازہ پڑھا اور اسے بقیع الغرقد میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو دفن بھی ہو چکی۔ ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے مگر آپ آرام فرما رہے تھے۔ اس لیے ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا: چلو۔ آپ چلے۔ صحابہ بھی آپ کے ساتھ چلے حتی کہ انہوں نے آپ کو اس کی قبر دکھائی۔ رسول اللہ ﷺ (قبر کے سامنے) کھڑے ہوئے۔ صحابہ آپ کے پیچھے صف میں کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔'' [1]

---

[1] سنن نسائی، باب الصلاة علی الجنازة، حدیث: ۱۹۷۱۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

۱۔ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کے آرام کا خیال رکھا کہ آپ ﷺ کو بیدار نہ کیا جائے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کی خواہش تھی کہ اس عورت کی نمازِ جنازہ میں شمولیت کی جائے۔ مگر آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔

۳۔ اگر آپ ﷺ کو پہلے سے معلوم ہوتا کہ میں اس کے جنازے میں شریک نہیں ہوسکوں گا تو آپ اپنے ساتھیوں کو تدفین سے منع کرنے کی ہدایت جاری نہ فرماتے۔

۴۔ جب وہ عورت فوت ہوئی تو اس کا جنازہ مسجد نبوی سے ہی اُٹھایا گیا تھا۔ جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ کی رہائش گاہ کے بالکل قریب سے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کے اوصاف کریمانہ قرآن وسنت میں خوب وضاحت سے بیان ہوئے ہیں۔ اُمت کے لیے رأفت ورحمت کا سمندر آپ کے قلب اطہر میں موجزن تھا۔ کیسے ممکن تھا کہ آپ کو علم ہوتا کہ میں اس صحابیہ ..... جو کہ مسجد نبوی میں جھاڑو دینے کی عظیم سعادت حاصل کرتی تھیں ..... کے سفر آخرت میں شریک نہیں ہوں گا تو آپ پھر بھی سوئے رہتے؟ رب العزت کی قسم! ایسا سوچنا بھی بارگاہِ نبوت میں بے ادبی کے مترادف ہے۔

۶۔ نبی کریم ﷺ کی دُعاؤں پر سب سے زیادہ حق آپ کے اُمتیوں کا تھا۔ آپ ﷺ سے زیادہ حقوق کی ادائیگی کا خیال کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ صحابیہ اپنے اولین جنازے میں نبی کریم ﷺ کی دعاؤں سے محروم رہی۔ وجہ یہ کہ آپ ﷺ محو استراحت تھے اور آپ کے علم میں نہ تھا کہ جوارِ نبوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نمازِ جنازہ ادا کی جارہی ہے۔

۷۔ نبی کریم ﷺ کا اس عورت کی صحت و عافیت کے بارے میں بار بار دریافت کرنا بھی واضح کر رہا ہے کہ آپ ﷺ اس صحابیہ کے وقت آخر سے آگاہ نہیں تھے۔ ورنہ آپ ﷺ بار بار کیوں استفسار فرماتے۔

۸۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس عورت کے وقت آخر کا علم نہیں تھا تو اور کون ہے جو اپنی یا کسی کی موت کے وقت سے آگاہ ہو؟

۳۳۔ نبی کریم ﷺ کا رات کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورے کرنا:

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ:

''..... نبی کریم ﷺ ہمیشہ رات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں (مختلف امور پر) گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں کے امور کے بارے میں گفتگو کرتے تھے۔ ایسی ہی ایک رات آپ ﷺ ان کے ہاں گفتگو فرما رہے تھے، اس وقت میں بھی ساتھ تھا۔ اتنے میں آپ ﷺ چلتے ہوئے باہر تشریف لے گئے تو ہم بھی آپ کی معیت میں باہر نکلے۔ کیا دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر اس کی قراءت سننے لگے۔ پس جب ہم اس شخص کو پہچاننے کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کو اس بات کی خوشی ہو کہ وہ قرآن کو اس طرح تر و تازہ پڑھے جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد رضی اللہ عنہ (حضرت عبداللہ بن مسعود) کی طرح پڑھے''..... آخر حدیث تک۔'' ❶

---

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الجھر بالقرأۃ فی صلاۃ اللیل حدیث: ۱۱۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رات کے وقت کچھ ضروری گفتگو کرنے کا ذکر ایک اور قصے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ کتب حدیث میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ مسجد میں نماز عشاء کے لیے تشریف لائے تو مسجد کے ایک کونے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محو گفتگو ہو گئے۔ اس وقت نماز کے لیے تکبیر بھی ہو چکی تھی۔ آپ دیر تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگے۔ پھر جب آپ ﷺ کی گفتگو ختم ہوئی تو آپ نے نماز پڑھائی۔ ❶

۳۴۔ رات کے وقت مدینہ طیبہ میں خوف کی صدا:

کتب احادیث میں یہ قصہ مذکور ہے اور اس کا تعلق بھی نبی کریم ﷺ کی مقدس اور بابرکت راتوں سے ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''ایک رات مدینہ طیبہ میں کچھ خوف اور گھبراہٹ ہوئی ..... بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اجنبی سی آواز سنی گئی ..... نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا لیا، جس کا نام مندوب تھا۔ آپ اس تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے ہی مدینہ سے باہر کا چکر لگائے واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ خوف زدہ ہونے کا کوئی بات نہیں۔ میں دیکھ آیا ہوں۔ البتہ یہ گھوڑا کیا ہے؟ میں نے تو اسے (تیز رفتاری میں) سمندر پایا ہے۔'' ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''رسول اللہ ﷺ حسن و جمال، سخاوت و فیاضی اور جرأت و بہادری میں

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الاقامة، حدیث: ٦٤٢.

❷ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الرکوب علی الدابة الصعبة .....، حدیث: ٢٨٦٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑھ کر تھے۔ جس رات مدینہ والوں نے خوف ناک آواز سنی تھی اور گھبرا گئے تھے، آپ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر مدینہ کے اطراف میں تن تنہا چلے گئے تھے اور واپس آئے تو آپ کی تلوار آپ کی گردن سے لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ڈرو نہیں۔''

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:)

''میں نے اس گھوڑے کو دریا کی مانند پایا۔'' ❶

۳۵۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وقت سے پہلے نماز فجر کی اذان کہہ دی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے ہی (جبکہ ابھی رات باقی تھی) نماز فجر کے لیے اذان کہہ دی۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ واپس جاؤ اور اعلان کرو کہ بے شک بندہ سو گیا تھا بے شک بندہ سو گیا تھا۔ چنانچہ حضرت بلال واپس لوٹے اور اسی طرح کہا۔'' ❷

وہ وقت گھڑیوں کا نہیں تھا۔ اب اگرچہ الارم بھی ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات نیند کے غلبے کی وجہ سے موذن وقت دیکھنے میں غلطی کر جاتے ہیں شاید یہی کچھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہوا ہوگا۔ غور کرنے کی بات تو یہ ہے کہ امت میں حضرات صحابہ کے بعد سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ایسی شان وعظمت اور مقام ومرتبے والی ہستی کوئی اور ہے؟ کوئی بھی نہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہی نہ ہوا کہ ابھی نماز فجر کا وقت نہیں ہوا۔ ابھی تو رات باقی

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ادا نزعوا بالليل، حديث: ۳۰۴۰.

❷ سنن ابو داود، کتاب الصلوة، باب فی الاذان قبل دخول الوقت، حديث: ۵۳۲۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (البانی رحمہ اللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، حالانکہ وہ روزانہ فجر کی اذان دیتے تھے۔ شب زندہ دار تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں بیٹھتے تھے۔ اس کے باوجود انہیں غلطی لگ گئی۔ نکتے کی بات یہ ہے کہ ہم جن بزرگوں اور مخدوموں کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں، کیا انہیں غلطی نہیں لگ سکتی؟ سوچیے اور ضرور سوچیے۔

۳۶۔ رسول اللہ ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیدار نہ کرنا:

سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں تھے۔ جب ہم بیدار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ موجود نہیں تھے۔ ہم انہیں تلاش کرنے لگے۔ ہم ان کی تلاش میں سرگرداں تھے کہ ہم نے چکی رگڑنے کی آواز سنی تو ہم اس آواز کے پاس چلے گئے۔ وہاں نبی ﷺ موجود تھے۔ ہم نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! آپ اپنے بستر سے اٹھتے ہیں اور ہم بھی آپ کے آس پاس ہوتے ہیں۔ پھر آپ ہم میں سے کسی کو بیدار بھی نہیں کرتے حالانکہ ہم دشمن کی سرزمین میں ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام لانے والا آیا۔ پھر اس نے مجھے دو باتوں میں اختیار دیا۔

یا تو میری نصف امت کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے یا (پھر روز آخرت) سفارش کا موقع عطا فرمائے گا تو میں نے سفارش کو پسند کر لیا۔''

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی سفارش والوں میں کر دے تو آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! ابو موسیٰ کو بھی سفارش والوں میں داخل فرما دے'' پھر ایک اور کہنے لگے میرے لیے بھی دعا کریں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوسرا بھی اسی طرح ہے'' پھر ایک اور نے کہا تو جب زیادہ لوگ ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''میری سفارش ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شہادت دیتا ہو۔'' ❶

۳۷۔ نبی کریم ﷺ کی ہم گناہ گاروں کے لیے بے مثال شفقت و رأفت:

میرے ماں باپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان۔ آپ کو اپنی امت کا کس قدر خیال تھا.....! اور ایک ہم گناہ گار ہیں کہ قدم قدم پر اپنا دامن عصیاں سے آلودہ کرتے جا رہے ہیں۔ اپنے گناہوں پر نگاہ دوڑائیں تو کوئی شمار ہی نہیں۔ ہمارا تو وہ حال ہے کہ.....

خوفِ خدائے پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرم سرور کون و مکاں گئی

تصور تو کیجیے وہ کیسی برکتوں والی رات ہوگی جب میرے آقا ﷺ یاد الٰہی میں مصروف ہوں گے۔ جب آپ ﷺ رکوع و سجود میں مناجات فرما رہے ہوں گے۔ جب آپ دامن مبارک بارگاہ الٰہ العالمین میں پھیلائے ہوئے ہوں گے..... ذرا سوچیے! حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس عبادت و ریاضت کی بھلا کیا حاجت تھی؟

آپ تو وہ تھے کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف تھے۔ یعنی اللہ رب العزت نے آپ کو ادنیٰ سے ادنیٰ خطا سے بھی محفوظ و مأمون رکھا تھا۔ پھر آپ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اتنی عبادت کیوں کرتے تھے کہ آپ کے قدم ہائے مبارک پر ورم آجاتے تھے؟

آپ اپنے مہربان رب کے حضور نماز تہجد میں اتنی شدت سے گریہ زاری فرماتے تھے، ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ کے سینے سے ایسے آواز آتی جیسے ہنڈیا ابل رہی ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کیجیے! یاد الٰہی کی ان انتہاؤں کا پس منظر کیا

❶ معجم صغیر للطبرانی، حدیث: ۱۰۹۶۔ شیخ شعیب الارناؤوط نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے؟ کبھی آپ نے سوچا؟ میرے آقا کے اشاروں پر تو جنت کے دروازے کھلنے ہیں۔ پھر آخر حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ کی راتوں کی بے قراری کا سبب کیا تھا؟

اس طالب علم نے جو نتیجہ نکالا، وہ یہ کہ آپ ﷺ اپنی امت کے لیے متفکر تھے ورنہ شکر گزاری تو آپ کے رؤیں رؤیں میں تھی۔ آپ ایسا شکر گزار انسان تو اس کائنات میں کوئی آیا ہی نہیں۔ قرآن کریم میں رب العزت نے واضح الفاظ میں آپ ﷺ کے اس رنج وغم پر آپ کو تسلی دی ہے کہ آپ کیوں لوگوں کے غم میں خود کو ہلکان کر رہے ہیں؟ فرمایا:

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء: ۳)

''ان کے ایمان نہ لانے پر شاید تو اپنی جان کھو دے گا۔''

آیئے! ذرا اس جود و کرم والی رات کا قصہ سنیں، جب ہمارے مہربان پروردگار نے آپ ﷺ کو ہم گناہگاروں کے متعلق ایک پیش کش فرمائی اور سرور کون و مکاں ﷺ نے ہمارے لیے کس درجہ محبت کا مظاہرہ فرمایا۔

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو کہ آج رات میرے رب نے مجھے کس بات کا اختیار دیا؟

ہم نے عرض کیا یہ تو محب اور محبوب کے مابین راز و نیاز کی بات ہے۔ بھلا ہمیں اس کی کیا خبر؟ یہ تو آپ اور آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات اللہ رب العزت نے مجھے دو باتوں میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا:

۱۔ میری آدھی امت جنت میں داخل ہو جائے گی۔

۲۔ یا پھر میں اپنی امت کی شفاعت کروں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ میں نے امت کے لیے شفاعت کا اختیار قبول کیا ہے۔

ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول!

ہمارے لیے دعا فرمایے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شفاعت پانے والوں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو سارے مسلمانوں کے لیے ہے۔'' ❶

۳۸۔ جب حضور رات بھر دعا کرتے رہے لیکن.....

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ..... اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے.....۔

انہوں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بغور دیکھا کہ آپ ساری رات نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ فجر ہوگئی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز سے سلام پھیرا تو خباب آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آج رات آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے کہ میں نے آپ کو اتنی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں یہ رغبت اور رہبت (خوفِ الٰہی) والی نماز تھی۔ میں نے اس میں اپنے رب تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں دے دیں، ایک نہیں دی۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا تھا کہ ہمیں ان عذابوں سے ہلاک نہ کرے جن کے ساتھ پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ ہم پر ہمارے کافر دشمنوں کو مکمل غلبہ نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا بھی قبول فرما لی۔ پھر میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ ہمیں گروہوں اور فرقوں میں

❶ سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب ذكر الشفاعة، حديث: ٤٣١٧. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بانٹ دینا، اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہیں مانی۔'' ❶

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

۱۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کے رات بھر نماز پڑھنے پر حیرت کا اظہار کرنا اور پھر آپ ﷺ سے سوال کرنا ظاہر کرتا ہے کہ ساری ساری رات جاگ کر عبادت کرنا آپ ﷺ کا معمول نہ تھا۔ ورنہ وہ یہ نہ کہتے کہ میں نے آپ کو اس سے پہلے اس طرح اتنی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

۲۔ رسول کریم ﷺ اس نماز میں بار بار تین دعائیں فرماتے رہیں۔

۳۔ حضور ﷺ کی تمام تر شان وعظمت کے باوجود، آپ ﷺ کی تمام دعائیں قبول نہ ہوئیں۔ صرف وہی دعائیں قبول ہوئیں جو اللہ تعالیٰ نے چاہیں۔

۴۔ اس کائنات کے تمام امور تقدیر الٰہی کے تابع ہیں۔

۵۔ نبی کریم ﷺ بہرحال عالم الغیب نہیں تھے۔ آپ کو کان و ما یکون کا علم نہ تھا۔ اس لیے کہ اگر آپ کو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ میری دو دعائیں قبول ہونی ہیں اور ایک قبول نہیں ہوگی تو آپ کیوں رات بھر وہ دعا کرتے رہے؟

۶۔ آپ ﷺ سے بڑھ کر بارگاہ رب العالمین کے آداب ومراتب سے کون واقف ہوگا؟ کوئی بھی نہیں۔ اس کے باوجود آپ کا اس دعا پر اصرار وتکرار کرنا جو قبول نہیں ہو رہی تھی، ظاہر کرتا ہے کہ آپ ﷺ کو اس دعا کی عدم قبولیت کا پہلے سے علم نہ تھا۔

۷۔ یہ تصور بھی محال ہے بلکہ گناہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ رب العزت کے فیصلے کے خلاف ایک نامقبول دعا پر اصرار کرتے رہے۔

---

❶ سنن نسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب احیاء اللیل، حدیث: ۱۶۳۹۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۔ ہم گناہ گاروں کے لیے ایک عظیم خوش خبری والی رات:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں۔ یہ بھی ایک رات کا قصہ ہے اور اس کے آخر میں وہ عظیم خوش خبری ہے جو اس امت کے سیاہ کاروں کے لیے ہے۔ لیکن دیگر احادیث اور آیاتِ قرآنی کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خوش خبری ان لوگوں کے لیے ہے جو حقوق العباد کا بھی خیال کرتے ہوں گے اور اپنے گناہوں پر نادم بھی ہوں گے۔ بہرحال اللہ رب العزت کی بے پایاں رحمت ہم خطا کاروں کے پہاڑ ایسے گناہوں پر بھی حاوی ہے۔ اب ملاحظہ فرمایئے حدیث نبوی شریف، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک رات) مدینہ کے پتھریلے علاقہ میں چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ابو ذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس اس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوا اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے چھوڑوں۔ بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں اپنی دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: زیادہ مال جمع رکھنے والے ہی قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوا اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں آ نہ جاؤں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آنحضرت ﷺ رات کی تاریکی میں چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں آنحضرت ﷺ کو کوئی دشواری نہ پیش آ گئی ہو۔ میں نے آپ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں نہ آ جاؤں۔ چنانچہ جب تک آنحضرت ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ پھر آپ آئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی، مجھے ڈر لگا لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو۔'' [1]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امت مسلمہ میں بھی ایسے افراد ہیں کہ جو شرک ایسے قبیح گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس کے اور بھی دلائل ہیں، جن کے بیان کا یہ موقع نہیں، اس لیے یہ کہنا کہ مسلمان شرک نہیں کر سکتا، درست نہیں۔ اگر کوئی شخص کسی زندہ انسان کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے، یا کوئی شخص کسی مردے کی قبر کو سجدہ کرتا ہے، تو اسے کیا کہیں گے؟ صرف جہالت کہہ کر اس کو نظر انداز کر دیں گے؟ جبکہ ان سجدہ کرنے والوں سے پوچھا جائے تو وہ صاف اقرار کریں گے کہ ہاں ہم اس زندہ یا مردہ کو اس لیے سجدہ کرتے ہیں کہ یہ ہمارے نفع و نقصان کے مالک ہیں۔ یہ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ ما احب أن لی مثل احد ذهبا، حدیث: ٦٤٤٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ تک ہماری بات نہ صرف پہنچاتے ہیں بلکہ ہماری ضروریات اور حاجات بھی پوری کرتے ہیں۔ اب اگر یہ شرک نہیں تو پھر اور کیا شرک ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو بھی ہمیشہ کی تباہی والے اس کبیرہ گناہ سے محفوظ فرمائے۔

۴۰۔ معوذتین کا رات کے وقت نزول:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آج رات مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی آیات پہلے کبھی نہیں دیکھیں (یعنی کبھی نازل نہیں ہوئیں) اور وہ ہیں: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ❶

۴۱۔ نبی کریم ﷺ سوئے ہوئے افراد کی موجودگی میں کیسے سلام فرماتے تھے؟

یہ ایک طویل حدیث ہے جو امام مسلم نے روایت فرمائی ہے۔ اس میں ہمارے موضوع سے متعلق تو صرف اتنی بات ہے کہ حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں رات کے وقت تشریف لاتے، اس وقت اصحاب صفہ اور آپ کے خوش بخت خادمین میں سے کوئی سو رہے ہوتے اور کوئی بیدار ہوتے۔ آپ ﷺ جاگنے والوں سے کس طرح سلام فرماتے اور سوئے ہوؤں کے آرام کا کیسے خیال فرماتے تھے مگر حدیث شریف میں موجود سبق اور قصے کی اہمیت کے پیش نظر میں ساری حدیث قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

''مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) ہم اپنے تئیں حضرت ﷺ کے اصحاب پر پیش کرتے تھے کوئی ہمیں قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ

❶ سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب الفضل فی قراءۃ المعوذتین، حدیث: ۹۰۴۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

''ان کا دودھ دوہو۔ ہم سب پئیں گے۔''

پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ اٹھا رکھتے۔ آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے۔ پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔

ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا۔ میں اپنا حصہ پی چکا تھا۔ شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ حضور ﷺ تو انصار کے پاس جاتے ہیں، وہ آپ ﷺ کو تحفہ دیتے ہیں اور جو آپ ﷺ کو احتیاج ہوتی ہے، وہ مل جاتا ہے۔ آپ ﷺ کو بھلا اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ بھی پی لیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا، اس وقت شیطان نے مجھے ندامت کی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری، تو نے کیا کام کیا۔ تو نے تو حضرت ﷺ کا حصہ بھی پی لیا۔ اب وہ آئیں گے اور دودھ نہیں پائیں گے، پھر تجھ پر بد دعا کریں گے۔ تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جائیں گی۔

میں ایک چادر اوڑھے تھا۔ جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے (اس کشمکش میں) مجھے نیند بھی نہ آئی۔ میرے ساتھی سو چکے تھے۔ انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا، جو میں نے کیا تھا۔ آخر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور معمول کے موافق سلام کیا۔ پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد دودھ کے پاس آئے۔ برتن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں اپنے تئیں سمجھا کہ اب آپ ﷺ بد دعا کرتے ہیں اور تباہی میرے نصیب میں لکھی جا رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اس کو کھلا جو مجھے کھلائے اور اس کو پلا جو مجھے پلائے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر مضبوطی سے باندھی، چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ ان میں سے جو موٹی ہو، اس کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کروں۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے۔ پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہیں دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے) میں نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آ گیا (اتنا بہت دودھ نکلا) اور اس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا یا نہیں؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دودھ پیجئے۔

آپ نے پیا، پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور پیجئے۔

آپ ﷺ نے پیا، پھر مجھے دیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی۔ اس وقت میں ہنسا، یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔

رسول اللہ ﷺ (سمجھ گئے کہ کوئی بات ہے، آپ ﷺ) نے فرمایا:

اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اترا، اللہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت تھی۔ تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا؟ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے۔ وہ بھی یہ دودھ پیتے۔

میں نے عرض کیا: قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دے کر بھیجا، اب مجھے کوئی پروا نہیں۔ جب میں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ ﷺ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔'' ❶

۴۲۔ ایک رات جب نبی کریم ﷺ شکر گزاری کے آنسو بہاتے رہے:

ابن عمیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''ہم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے متعلق سب سے منفرد بات بتائیے جو کچھ آپ نے دیکھا، تو وہ خاموش ہو گئیں۔

پھر یہ حدیث بیان کی کہ ایک رات کا واقعہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے عائشہ! تو مجھے جانے دے تاکہ آج رات اپنے رب کی عبادت کر لوں۔''

بقول عائشہ رضی اللہ عنہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کا قرب چاہتی ہوں اور آپ کو خوش کرنا چاہتی ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔''

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مزید بیان کرتی ہیں:

آپ اتنا روئے کہ آپ کی گود بھیگ گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ پھر رونے لگے حتیٰ کہ آپ کی داڑھی تر ہو گئی۔

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''آپ پھر اتنا روئے کہ زمین تر ہو گئی۔ تب بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی

❶ صحيح مسلم، كتاب الاشربه، حديث: ٥٣٦٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع دینے کے لیے آئے۔ انھوں نے جب آپ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے رسول اللہ! آپ کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ بے شک آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی، اس شخص کے لیے ہلاکت ہو جو اسے پڑھے اور اس پر عمل نہ کرے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾ (البقرة: ١٦٤)

''بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں وہ چیزیں لے کر چلتی ہیں جو لوگوں کو نفع دیتی ہیں اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا، پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور اس بادل میں جو آسمان و زمین کے درمیان مسخر کیا ہوا ہے، ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔''[1]

---

[1] صحیح ابن حبان: ٦٢٠۔ منذری نے اسے (الترغیب و الترھیب، ج ٢، ص: ٣١٦۔) میں صحیح کہا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب میں اسے حسن کہا ہے اور وادعی نے اسے (الصحیح المسند: ١٦٥٤۔) میں روایت کیا جبکہ اس کی اصل صحیحین میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۔ چاندنی رات میں نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا دل کش منظر:

حضرت قتادہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول کریم ﷺ انگوٹھی استعمال فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

''ہاں آپ ﷺ انگوٹھی استعمال فرماتے تھے۔ اس چاندنی رات کا مسحور کن منظر ابھی تک میری آنکھوں میں ہے، جب آپ نے انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔'' [1]

اس انگوٹھی کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ نبی کریم ﷺ نے مختلف بادشاہوں کے نام دعوت اسلام کے لیے خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ بادشاہوں کا دستور ہے کہ وہ مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے لیے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ایک خاص ترتیب سے محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھا ہوا تھا۔ یہ انگوٹھی بطور مہر نبوت بھی استعمال ہوتی تھی۔

اس انگوٹھی کی بھی ایک عجیب تاریخ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی وفات تک یہ انگوٹھی آپ کے دست مبارک کی زینت بنی ہوئی تھی۔ پھر جب وقتِ اجل آیا اور نبی رحمت ﷺ کائنات سے رخصت ہو گئے تو خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ انگوٹھی آ گئی۔ وہ اسے یادگار نبوت بھی سمجھتے تھے اور خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی مہر بھی۔ گویا اس انگوٹھی کی حیثیت اسلامی سلطنت کی اہم ترین سرکاری چیز کی ہو گئی تھی۔ امور سلطنت اس وقت تک معتبر قرار نہیں پاتے تھے، جب تک سرکاری دستاویزات پر مہر نبوت ثبت نہ ہوتی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دستِ اقدس کی زینت بنی۔ وہ اپنے عرصہ خلافت میں اس مہر نبوت کو استعمال کرتے رہے۔ پھر ان کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئی۔

[1] مسند حمیدی، مسند انس بن مالك: ۱۲٤۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان ایک روز ایک کنویں کے کنارے پر بیٹھے تھے کہ یہ انگوٹھی ان کے ہاتھ سے پھسل کر کنویں میں جا گری۔ انہوں نے کنویں کا سارا پانی خشک کروایا۔ انگوٹھی کو بہتیرا تلاش کرایا لیکن گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا۔

اللہ رب العزت کی مشیت ہی یہ تھی کہ آثار نبوت میں سے اہم ترین شے جو شاید امت کے پاس نسل در نسل اور صدیوں محفوظ رہتی، وہ محفوظ نہ رہے۔ بہر حال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاش کے باوجود انگوٹھی کو نہ ملنا تھا، وہ نہ ملی۔

اس انگوٹھی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت جاری فرمائی تھی کہ کوئی اس کے نقش جیسا نقش نہ بنوائے۔ کیونکہ وہ سرکاری مہر بھی تھی: ❶

۴۴۔ چاند کی چودھویں رات اور دیدارِ الٰہی:

میدان محشر میں جب فیصلے ہو چکے ہوں گے، جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں جا چکے ہوں گے، اس وقت اللہ رب العزت جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تمہارے دل میں کوئی ایسی خواہش جو پوری نہ ہوئی ہو؟ وہ کہیں گے کہ اب اور کیا باقی رہ گیا ہے جو ہم حاصل کر سکیں، سب کچھ تو مل چکا ہے۔ اس وقت انہیں دیدارِ الٰہی کی نعمت میسر آئے گی اور اس کے سامنے انہیں گزشتہ تمام تر انعام و اکرام ہیچ محسوس ہوں گے۔ رؤیت الٰہی کتاب وسنت سے ثابت شدہ حقیقت ہے جس میں کسی طرح کی ادنیٰ سی تاویل کی گنجائش بھی نہیں۔

۴۵۔ جب ایک رات تارہ ٹوٹا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ، انہوں نے بیان کیا:

''ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے جھرمٹ میں بیٹھے

---

❶ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: صحیح بخاری: ۵۸۷۲، ۵۸۶۸۔ صحیح مسلم: ۲۰۹۱۔ سنن ابو داود: ۴۲۱۴، ۴۲۱۵، ۴۲۱۷، ۴۲۱۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے کہ اچانک ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی پھیل گئی۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: ''جب تم جاہلیت میں اس طرح تارے کا ٹوٹنا دیکھتے تھے تو کیا کہتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم کہتے تھے کہ ضرور کوئی بڑی شخصیت مرگئی ہے یا کوئی نامور انسان پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔ بلکہ ہمارا رب ..... کہ ان کا نام بہت برکت والا ہے اور وہ بلند ہے..... جب وہ کسی حکم کو صادر فرماتے ہیں، حاملان عرش تسبیح کرتے ہیں، پھر عرش الٰہی سے قریب جو ملائکہ ہیں، وہ تسبیح کرتے ہیں۔ پھر جو ان کے قریب ہیں، یہاں تک کہ آسمان دنیا تک وہ تسبیح پہنچ جاتی ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا حکم فرمایا ہے؟''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ انہیں اس کی خبر دیتے ہیں، پھر وہ خبر اسی طرح درجہ بدرجہ نچلے آسمان والوں تک پہنچتی ہے۔ حتیٰ کہ آسمان دنیا والوں کو وہ خبر معلوم ہو جاتی ہے۔ یہاں شیاطین کوشش کرتے ہیں کہ جان سکیں وہ خبر کیا ہے۔ چنانچہ انہیں مار پڑتی ہے اور وہ اپنے اولیاء یعنی اپنے ہم مشرب افراد (کاہنوں) کو خبر دیتے ہیں۔ وہ بات تو سچی ہوتی ہے لیکن ان شیاطین نے اس میں تحریف کر دی ہوتی ہے اور اس میں اضافہ کر دیا ہوتا ہے۔''[1]

[1] ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ السبا، حدیث: ۳۲۲۴۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنات اور شیاطین سے ملاقات

۴۶۔ ایک رات جب شیاطین آپ ﷺ پر حملہ آور ہوئے:

ابو تیاح کہتے ہیں کہ

''میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش تمیمی رضی اللہ عنہ جو کہ عمر رسیدہ تھے، سے پوچھا: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی ہے؟

انہوں نے کہا جی ہاں!

میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے اس رات کیا کیا تھا جس رات شیاطین آپ ﷺ کے قریب آئے تھے؟

انہوں نے کہا: اس رات شیاطین مختلف وادیوں اور گھاٹیوں سے نبی ﷺ پر ٹوٹ پڑے تھے۔ ان میں ایک ایسا بد بخت شیطان بھی تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا اور وہ (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو جلانا چاہتا تھا۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام آگئے اور کہا: اے محمد! کہیے۔ آپ نے فرمایا: میں کیا کہوں؟ انہوں نے کہا: یہ دعا پڑھیں۔

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، وَبَرَأَ وَذَرَأَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ .))

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات..... جن سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بد..... کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا، بنایا اور پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو آسمان میں چڑھ جاتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پیدا کیا اور پھیلایا، اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والے کے شر سے، مگر یہ کہ وہ خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن!''

(نتیجہ اس دعا کے پڑھنے کا یہ نکلا کہ) ان کی آگ بجھ گئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے (نبی کریم ﷺ پر حملہ آور شیاطین کو) شکست دے دی۔ ❶

۴۷۔ ایک سرکش جن کا رسول کریم ﷺ کو دورانِ نماز تنگ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ نماز ادا فرمائی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ وہ میری نماز میں خلل ڈالنا چاہتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے دیکھو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آ گئی:

﴿وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي﴾ (صٓ: ۳۵)

''اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔''

نبی کریم ﷺ نے اس شیطان کو ذلیل کر کے دھتکار دیا۔ ❷

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد۳، حدیث: ۲۸۷۳.

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الاسیر او الغریم یربط فی المسجد، حدیث: ٤٦١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۔ اصحاب رسول ﷺ کے لیے بری راتوں میں سے ایک رات:

نبی کریم ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ پر دل و جان سے فدا تھے۔ ان کی یہ محبت اخلاص پر مبنی تھی۔ جس میں کسی طرح کے دکھاوے کا رتی بھر دخل نہ تھا۔ آپ ﷺ کے جاں نثار تو آپ کے وضو کے قطرات بھی زمین پر نہ گرنے دیتے تھے۔ ان کے لیے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی ناقابل بیان اذیت کا باعث تھی۔ سیرت النبی ﷺ کے متبرک اوراق کا مطالعہ کریں تو ایک عجیب اور منفرد واقعہ ملتا ہے، جس سے اصحاب رسول ﷺ کی فراق نبوی میں بے قراری اور پریشانی کا پتا چلتا ہے۔ آیے جلیل القدر صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ دل گداز قصہ سنتے ہیں!

''عامر کہتے ہیں کہ میں نے علقمہ سے پوچھا: لیلۃ الجن یعنی جس رات نبی کریم ﷺ کی جنوں سے ملاقات ہوئی تھی، کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے؟

علقمہ کہنے لگے کہ میں نے یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے براہ راست دریافت کی تھی تو انہوں نے اس کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کوئی بھی اس ملاقات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔'' ❶

پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ ہمارے درمیان موجود نہیں تھے۔ ہم آپ کی تلاش میں سرگرداں ہو گئے۔ ہر طرف چھان مارا۔ وادیوں اور گھاٹیوں میں آپ کو دیکھا لیکن آپ ہمیں کہیں نہ ملے۔ طرح طرح کے وسوسے ہمارے دل میں آ رہے تھے۔ ہم سوچ رہے

---

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الوضوء، باب ذکر العلۃ التی من اجلھا.....، حدیث: ۸۲. نیز ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، حدیث: ۱۵۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ کو جن نہ اٹھا لے گئے ہوں یا (کسی دشمن نے) دھوکے سے نہ مار ڈالا ہو۔ خدا ہی جانتا ہے، وہ رات ہم سب نے کس اذیت ناک طریقے سے گزاری۔ کسی نے ایسی تکلیف دہ رات نہیں گزاری ہوگی۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ حراء کی جانب سے تشریف لا رہے تھے۔ ہم نے اپنی بری حالت سے آپ ﷺ کو آگاہ کیا، جو آپ کی عارضی جدائی میں ہم پر گزری تھی۔ ہم نے بتایا کہ کس کس طرح ہم نے ہر طرف آپ ﷺ کو تلاش کیا۔ ایسی بری رات تو کسی قوم پر نہیں آئی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنوں کی طرف سے ایک پیامبر آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ ہمیں اپنے ساتھ وہاں لے گئے اور ہمیں جنات کے آثار دکھائے۔ وہاں ان کی آگ کے نشانات تھے..... آخر حدیث تک۔ ❶

۴۹۔ نبی کریم ﷺ نے نصیبین کے جنوں کو رات کے وقت قرآن کریم پڑھایا:

جب رسول اللہ ﷺ سرداران بنو ثقیف سے ناامید ہو کر واپس مکہ تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے وادی نخلہ میں قیام کیا اور رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ اس وقت وہاں سے نصیبین علاقے کے جنوں کا قافلہ گزرا۔ انہوں نے آپ ﷺ کی زبان سے قرآن سنا تو وہ مسلمان ہو گئے اور اسی وقت ڈرانے کی غرض سے اپنی قوم کی طرف روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس قصے سے آگاہ فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن، حديث: ١٠٠٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾

(الاحقاف: ۲۹-۳۰)

''اور (یاد کیجیے) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا، جبکہ وہ قرآن سنتے تھے، پھر جب وہ اس (کی تلاوت سننے) کو حاضر ہوئے، تو (ایک دوسرے سے) کہا: خاموش رہو، چنانچہ جب (تلاوت) ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر پھرے۔ انہوں نے کہا: اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، وہ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں، وہ حق کی طرف اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔''

یہ جن (رات کے وقت) نبی ﷺ پر وادی نخلہ میں اترے۔ قرآن سنا تو ایک دوسرے کو خاموش رہنے کی تاکید کرنے لگے اور مسلمان ہو گئے۔ یہی وہ دعوت ہے جسے مشرکین طائف نے ردّ کر دیا تو اس کی قبولیت عالم جنّ کی طرف منتقل ہوگئی، پھر وہ جنات یہ دعوت لے کر اپنی قوم کی طرف اس طرح روانہ ہوئے جس طرح ابو ذر غِفاری، طُفَیل بن عمرو اور ضماد ازدی رضی اللہ عنہم اپنی اپنی قوم کی طرف گئے تھے۔ یوں (اس رات) جنات بھی اللہ کے داعیوں کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ ❶

❶ سیرت النبی، ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی: ۱/ ٦٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 18

نبی کریم ﷺ میدانِ جہاد میں

ا۔ بدر میں پانی کے ذخیرے پر رات کے وقت پڑاؤ:

جنگ کے دوران پانی وغیرہ کے ذخیرے کی فوجی نقطۂ نظر سے اہمیت محتاجِ بیان نہیں۔ میدانِ بدر میں پانی کے چشمے پر نبی کریم ﷺ کفار سے پہلے پہنچ گئے۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کفار سے قبل چشمہ پر آئے اور (نماز عشاء کے بعد) میدان بدر کے قریب تر چشمہ پر فروکش ہو گئے۔ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! کیا اس مقام کا انتخاب آپ نے وحی کی رُو سے کیا ہے..... جس سے پس وپیش ہمارے لیے روا نہیں..... یا یہ جنگی تدبیر اور حکمت عملی ہے؟

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا (یہ وحی نہیں) بلکہ فوجی تدبیر ہے۔

یہ سن کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ منزل (قیام کے لیے) مناسب نہیں۔ بہتر ہوگا کہ آگے بڑھ کر چشمہ پر قبضہ کرلیں اور آس پاس کے کنوؤں کا پانی ختم کردیں اور ایک حوض میں سارا پانی بھرلیں۔ پھر جنگ کا آغاز کریں۔ ہمیں پانی کی سہولت میسر ہوگی اور وہ (مشرکین مکہ) پانی سے محروم رہیں گے۔

یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے ان کے مشورے کی تائید کی۔'' [1]

حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کا مشورہ نبی مکرم ﷺ کو بہت پسند آیا اور انہوں

[1] سیرت النبی ابن کثیر: ۱/۵۵۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وہاں سے پڑاؤ اٹھا دیا۔ پھر اسلامی لشکر بدر کے اس چشمے پر مقیم ہوا جو دشمن سے بہت قریب تھا۔ نبی کریم ﷺ کے حکم پر اردگرد کے کنویں بھر دیئے گئے اور اسلامی لشکر کے لیے پانی کا عمدہ اور وافر انتظام کر لیا گیا۔ یہ تقریباً آدھی رات کا وقت تھا، جب نبی کریم ﷺ اپنے جاں نثاروں کے ساتھ وہاں پہنچے۔

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی چند اہم باتیں

۱۔ نبی کریم ﷺ کے علم میں نہیں تھا کہ یہ جگہ جنگی نقطہ نظر سے قیام کے لیے زیادہ بہتر نہیں۔ ورنہ ممکن نہیں تھا کہ آپ وہاں رکتے۔ بلکہ آپ وہیں پڑاؤ ڈالتے جہاں بعد میں حضرت حباب رضی اللہ عنہ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے پڑاؤ ڈالا۔

۲۔ حضرت حباب بن منذر نے بہت عمدہ انداز میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔

۳۔ وحی یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے متعلق حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے تصورات بہت واضح تھے۔ ان میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں تھا۔ اس لیے حضرت حباب نے سوال کے پہلے حصے میں وحی کا مقام بیان فرمایا کہ اگر آپ ﷺ کا قیام وحی کے تابع ہے تو اس سے سرمو انحراف بھی ہمارے لیے جائز اور روا نہیں۔

۴۔ حضرات صحابہ کے عقیدے کے برعکس امت میں بدقسمتی سے یہ قبیح فکر اور سوچ رواج دی گئی اور عمل سے اس کا اظہار کیا گیا کہ اگر کتاب اللہ کی آیت مبارکہ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہمارے فرسودہ عقائد و اعمال کے برعکس ہوگا تو ہم کتاب و سنت کو مسترد کر دیں گے اور اپنے تقلیدی مذاہب پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

۵۔ وحی الٰہی سے اختلاف صریحاً کفر ہے اور کتاب و سنت کے مقابلے میں ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار کرنا نری تباہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ لیکن دنیاوی امور میں مسئلے کی نوعیت کچھ مختلف ہے۔ یہ جذبات کی نہیں بلکہ دلائل کی بات ہے۔ اسی قصے کو لیجیے:

حضرت حباب رضی اللہ عنہ نے بصد ادب و احترام آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے لشکر کے قیام کے لیے جو مقام پسند فرمایا ہے، اس سے بہتر جگہ کچھ آگے ہے۔ حضرت حباب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی رائے پیش کرنے کی جسارت اس لیے کی کہ یہ جنگی حکمت عملی طے کرنے کا مسئلہ تھا۔ اگر مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیاوی امور میں بھی کچھ عرض کرنے کی گنجائش نہ ہوتی تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے معاملات میں ہمیشہ سر تسلیم خم کرتے۔ اس لیے کہ ان سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماں بردار کون تھا؟

۷۔ اس مسئلے میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ((اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْیَاکُمْ)) حرفِ آخر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنے دنیاوی امور زیادہ بہتر جانتے ہو۔'' ❶

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب وجوب امتثال ما قاله شرعاً، حدیث: ۶۱۲۸۔ اس حدیث مبارکہ کا پس منظر ملاحظہ فرمائیے اور پھر غور کیجیے کہ ہم عقاید کے باب میں کہاں کھڑے ہیں؟ ہم نے خود ساختہ تصورات کے تحت دین اسلام کو بھی دیو مالائی قسم کا مذہب سمجھ لیا، حالانکہ یہ دین فطرت ہے اور اس کے اُصول و مبادی منزل من اللہ ہیں۔ ان میں انسانی خواہشات اور ذاتی پسند و ناپسند کا دخل نہیں۔ دنیاوی اُمور میں حضرت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کی اس حدیث مبارکہ میں رہنمائی فرمائی: ''رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجور میں پیوند لگاتے تھے، یعنی گابھہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیا کرتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا'' انھوں نے گابھہ کرنا چھوڑ دیا۔ (اس برس) کھجور کم ہوگئی۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَأْیِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ.))

''میں تو آدمی ہوں۔ جب میں تمھیں تمھارے دین کے مسئلے میں کوئی حکم دوں تو اسے بجالاؤ اور ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ میدان جنگ میں دشمن کا ''حقہ پانی بند کرنا'' شرعاً جائز ہے۔ عام حالات میں پینے والے پانی کے کنووں کو مٹی سے پاٹنا درست نہیں۔ لیکن جنگ میں اس قسم کی حکمت عملی اختیار کی جاسکتی ہے۔

۹۔ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کی تائید میں آسمان سے فرشتہ اللہ تعالیٰ کا سلام اور پیام لے کر نازل ہوا کہ حباب کا مشورہ زیادہ بہتر ہے۔ ❶

۲۔ میدان بدر میں رات کے وقت بارانِ رحمت:

وادیٔ بدر میں زمین نرم اور ریتلی تھی۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے بارش برسادی۔ یہ بارش مسلمانوں کے لیے رحمت ثابت ہوئی۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو پانی میسر ہوا اور زمین جم گئی، چلنا پھرنا آسان ہوگیا اور قریش بارش کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے۔''

قرآن کریم میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝﴾ (الانفال: ۱۱)

''جب وہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا، اپنی طرف سے خوف دور کرنے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی اتارتا تھا، تاکہ اس کے ساتھ تمھیں پاک کر دے اور تم سے شیطان کی گندگی دور کرے اور تاکہ تمھارے دلوں پر مضبوط

⇦⇦⇦ جب میں اپنی رائے سے تمہیں کوئی حکم دوں تو میں بھی تو ایک انسان ہی ہوں۔''
صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب وجوب امتثال ما قاله شرعا، حدیث: ٦١٢٧.
اپنے مطلب اور مفہوم میں اس سے واضح اور کیا بات ہوسکتی ہے؟ قولیت حق میں رکاوٹ تو ہمارے دل و دماغ میں آباد ضم کدے ہیں۔ جہاں فرقوں، گروہوں اور آباء کی اندھی تقلید کے بت سجے ہیں۔

❶ سیرت النبی لابن کثیر، جلد ۱، ص: ٥٥٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرہ باندھے اور اس کے ساتھ قدموں کو جما دے۔''

ابن جریر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ

''رات کو بارش برسی، اگلے دن ''بروز جمعہ'' جنگ بدر ہوئی۔ ہم نے بارش کی وجہ سے رات درختوں اور ڈھالوں کے تلے بسر کی اور رسول اللہ ﷺ (رات کو) نماز میں مصروف رہے اور لڑائی کے لیے آپ نے لوگوں کو آمادہ و تیار کیا۔'' ❶

ڈاکٹر مہدی رزق اللہ احمد لکھتے ہیں:

''اسی رات اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی جس سے مومنین کو طہارت کی سہولت نصیب ہوئی، نیز زمین کی مٹی جم گئی جس سے چلنے پھرنے اور بھاگنے دوڑنے میں آسانی ہو گئی۔ لیکن دوسری طرف قریش کا پڑاؤ ایسی جگہ تھا کہ ان کے لیے یہ بارش مصیبت بن گئی۔'' ❷

۳۔ بدر کی رات آنسوؤں کی برسات:

غزوۂ بدر تاریخ اسلام کے اہم ترین واقعات میں سے ہے۔ بعض اعتبار سے یہ فتح مکہ سے بھی اہم ہے۔ اس لیے کہ معرکہ بدر تاریخ اسلام کا وہ واحد واقعہ ہے جب اسلام خطرے میں تھا۔ جب اسلام کی کشتی بیچ منجھدار ڈوبنے کو تھی۔ جب مشرکین نہتے اور بے کس مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے تھے۔ جب رسول رحمت ﷺ کی موجودگی کے باوجود اسلام کے دشمن دین اسلام کا ایک بھی نام لیوا زندہ چھوڑنے کے روادار نہ تھے۔ وہی ایک ایسا موقع تھا کہ جس کے بارے میں بلاشک و شبہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام خطرے میں تھا..... آج سانحہ کربلاء کے بارے میں ایک ہی بات کی جا رہی ہے کہ اسلام خطرے میں تھا، اسلام ختم ہو رہا تھا۔ اسلام کی کشتی ڈوب رہی تھی۔

❶ سیرت النبی ابن کثیر، ج ۱، ص: ۵۵۲، ۵۵۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین رضی اللہ عنہما نے خون دے کر اسلام کو تباہ ہونے سے بچایا۔ان کا یہ صدیوں سے وتیرہ ہے کہ اتنا شور مچاؤ کہ سچ جھوٹ کی گرد میں چھپ جائے۔

بلاشبہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اہل بیت رسول ﷺ اور آل علی رضی اللہ عنہ کی شہادت تاریخ اسلام کے ناقابل فراموش سانحات میں سے ہے لیکن سانحہ کربلاء کی تمام تر سنگینی اور الم ناکی کے باوجود جن نزاکتوں کا بدر کے موقع پر دین اسلام کو سامنا تھا، کسی اور موقع پر ایسا نہ تھا۔

میدان بدر میں تو اسلام کی بقاء کی جنگ لڑی گئی تھی۔ جبکہ کربلاء میں اہل کوفہ نے اپنی گھناؤنی اور ناپاک سازشوں کے بے نقاب ہونے کے خوف سے اہل بیت اور ان کے جانثاروں کے خون ناحق سے اپنے ہاتھ رنگے اور وہ ظلم ڈھایا کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔لیکن اسلام بہرحال محفوظ ہی تھا۔ بنی اُمیہ کے سنہری دورِ حکومت میں اسلامی مملکت کی سرحدیں جہاں تک وسیع ہوئیں، بعد میں آنے والے بادشاہ نما خلفاء اس میں بہرحال کوئی اضافہ نہ کر سکے۔معذرت کا خواستگار ہوں کہ بات کچھ طویل ہوگئی اور بات بھی میرے موضوع سے قدرے ہٹ کر تھی۔ اس قصے کو یہیں تمام کرتے ہیں اور اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔

یہ بدر کا میدان ہے۔ مسلمان اور مشرکین آمنے سامنے صف آراء ہیں۔ رات کا وقت ہے اور صبح دین اسلام کی بقاء کا معرکہ ہے۔ نبی رحمت ﷺ اپنی تمام تر کمائی کے ہمراہ میدانِ کارزار میں آچکے ہیں۔فریقین آرام کر رہے ہیں۔صحرا میں چہار سو سناٹا ہے اور بارش ہو رہی ہے۔ ایسے عالم میں مسلمانوں کے قائد، سالار اور جرنیل اعظم ﷺ ایک درخت کے نیچے ہیں اور آپ ﷺ کی مصروفیت کیا ہے؟ یہ امیر المؤمنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے سنیے! وہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ سیرت نبوی، ج ۱، ص: ۵۷۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بدر کے دن مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں کوئی دوسرا گھڑ سوار نہ تھا۔ اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا تو ہم میں سے (اس رات) جو بھی تھا، وہ سو رہا تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ آپ ﷺ صبح تک ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور اس میں گریہ زاری کرتے رہے۔'' ❶

میرے ماں باپ حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان۔ آپ کو امت کا کتنا درد تھا۔ ہم گناہگاروں کا آپ کو کس قدر خیال تھا۔ آپ مناجات فرما رہے تھے کہ اللہ! اگر یہ مٹھی بھر موحدین بھی نہ رہے تو زمین پر تیرا نام لیوا کوئی نہیں رہے گا۔

ذرا ان لمحات کا تصور تو کیجیے۔ وہ کیسا منظر ہوگا جب میرے آقا و مولیٰ ﷺ بارگاہِ الٰہی میں نظریں جھکائے حالت قیام میں ہوں گے، ہچکیوں میں آپ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے ہوں گے اور لعل و جواہر سے قیمتی آنسو آپ کی چشم تر سے موتیوں کی طرح ٹپک رہے ہوں گے۔ پھر جب آپ رکوع فرما رہے ہوں گے، پھر جب آپ دنیا و مافیہا سے قیمتی پیشانی مبارک زمین پر رکھے ہوئے ہوں گے اور اپنے رب سے اشکوں کی زبان میں گفتگو فرما رہے ہوں گے..... وہ کیسا دل سوز منظر ہوگا۔ میں اپنے آقا ﷺ پر قربان کہ ساری رات آپ لمحہ بھر کے لیے نہیں سوئے۔ شاید سیرت مطہرہ میں ایسی اور کوئی رات نہیں آئی کہ جو آنسوؤں اور سسکیوں میں بسی ہو اور رکوع و سجود میں گزری ہو۔

اسی رات کی ہی تو بات ہے کہ جب حضور ﷺ کی ردائے مبارک زمین پر گر پڑی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھایا اور عرض کیا میرے آقا و مولیٰ! میرے حضور! بس کیجیے۔ آپ نے مانگنے کی حد کر دی ہے۔ خاطر جمع رکھیے۔ آپ کا رب آپ کو تنہا

---

❶ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الدلیل علی ان البکاء فی الصلوٰۃ ..... حدیث: ۸۹۹۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں چھوڑے گا۔ پھر آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کی قیادت میں فرشتوں کے لشکر کی آمد اور مشرکین کی ہزیمت کی خوشخبری سنائی۔

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

یہاں لمحے بھر کے لیے رکیے اور اس حدیث مبارکہ پر غور کیجیے!

۱۔ اگر حضرت آقا علیہ السلام کو علم غیب ہوتا..... جیسا کہ پاک و ہند میں آپ ﷺ کے بارے میں ادب و احترام کا پیمانہ ہی ان مسائل کو بنا لیا گیا ہے..... تو آپ ﷺ کو کیا ضرورت تھی کہ ساری رات بارگاہ الٰہ العالمین میں روتے ہوئے، مدد طلب کرتے، دعائیں کرتے اور نماز پڑھتے گذار دی؟ پھر تو آپ آرام فرماتے کہ صبح دم فرشتوں کی فوج مدد کے لیے آ رہی ہے یا آپ شکرانے کے نوافل ادا فرماتے۔ کیا ضرورت تھی آپ ﷺ کو اس قدر گریہ زاری کی؟

۲۔ اگر حضرت نبی کریم ﷺ کو غیب کا علم ہوتا تو آپ کو تو پہلے سے ہی اس معرکے کا انجام معلوم ہونا چاہیے تھا۔ پھر آپ ﷺ کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ اے اللہ! اگر آپ نے مدد نہ فرمائی تو آپ کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ نبی مکرم ﷺ کے لیے عقیدہ علم غیب رکھنے کا بدیہی مطلب ہے کہ آپ کو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی۔ جبرائیل علیہ السلام کی قیادت میں فرشتوں کا نورانی لشکر نازل ہوگا۔ جب آپ کو پہلے سے ہی سب کچھ معلوم تھا تو پھر آپ ﷺ کا اس طرح رات بھر مناجات کا کیا مطلب ہوا؟

۳۔ کتب سیرت میں غزوۂ بدر کا پس منظر پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ بدر کے میدان میں کافروں کے ساتھ لڑائی کے ارادے سے تو گئے ہی نہیں تھے۔ آپ تو قریش کے تجارتی قافلے کا راستہ روکنا چاہتے تھے۔ انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش کر رہے تھے۔

۴۔ جب ہم حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھیں گے تو پھر تسلیم کرنا ہوگا کہ آپ ﷺ کو مدینہ طیبہ سے نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ آپ اپنے مقدس شہر میں ہی یہ ارشاد فرما سکتے تھے کہ اس وقت مشرکین مکہ کا قافلہ فلاں جگہ پہنچ چکا ہے اور ان کی اگلی منزل فلاں ہوگی۔ لیکن آپ ﷺ اپنے ہمراہ کم و بیش تین سو تیرہ جاں نثاروں کو لے کر نکلے اور بدر کے میدان پر پہنچ کر قیام فرمایا۔ مطلب یہ کہ آپ کو حتمی علم نہ تھا کہ مشرکین مکہ کا تجارتی قافلہ کہاں ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے وحی کے ذریعے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کی خبر نہیں دی تھی۔

مندرجہ بالا گذارشات کا مطلوب سیدھے سادے مسلمانوں کے عقاید کی اصلاح ہے۔ سلف صالحین کے منہج سے ہٹ کر، اکابر علمائے اُمت، ائمہ اربعہ بالخصوص حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے تفقہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گنتی کے چند مسائل کو احترام نبوت کا معیار ٹھہرا دیا گیا ہے، اس لیے اس تحریر میں ایسی احادیث مبارکہ جن پر تدبر و تفکر کرنے سے عقاید کی اصلاح ہوتی ہو، بعض مقامات پر ان سے اخذ ہونے والے نتائج و دروس بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴۔ میدان بدر میں آپ ﷺ کو اونگھ آنا:

غزوۂ بدر میں کچھ محیر العقول واقعات بھی رونما ہوئے۔ خصوصاً فرشتوں کا اسلامی لشکر کی اعانت کے لیے نازل ہونا۔ کتب سیرت و مغازی میں ایسا ہی ایک ایمان افروز قصہ درج ہے جو قارئین کرام کے گوش گزار کیا جاتا ہے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

''اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ایک جھپکی آئی۔ پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ابوبکر خوش ہو جاؤ، یہ جبرئیل ہیں۔ گرد و غبار میں اٹے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ ابن اسحاق کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر خوش ہو جاؤ، تمہارے پاس اللہ کی مدد آ گئی۔ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اور اس کے آگے آگے چلتے ہوئے آ رہے ہیں اور گرد و غبار میں اٹے ہوئے ہیں۔'' ❶

۵۔ بدر میں مشرکین کے مقتولین سے کلام:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''بدر کے کنویں کے پاس نبی کریم ﷺ رات کے وقت کھڑے تھے اور مسلمان آپ ﷺ کی آواز سن رہے تھے۔ آپ یہ کہہ رہے تھے:

اے ابوجہل ابن ہشام!

اے شیبہ بن ربیعہ!

اے عتبہ بن ربیعہ!

اے امیہ بن خلف!

کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پا لیا ہے؟

میں نے تو اپنے رب کا وعدہ جو اس نے مجھ سے کیا تھا، سچا پا لیا ہے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں سے مخاطب ہیں جو لاش بن چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر (فرق یہ ہے کہ) وہ سننے کے باوجود جواب نہیں دے سکتے۔'' ❷

---

❶ الرحیق المختوم، اردو ص: ۲۹۶، نیز ملاحظہ فرمایئے: الصادق الامین ص: ۳۳۹۔ البدایہ والنہایہ میں امام ابن کثیر نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

❷ سنن نسائی، کتاب الجنائز، حدیث: ۲۰۷۷۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''بدر کے دن جنگی قیدی رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس رات رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں بہت بے چین تھے۔ آپ ﷺ کو نیند نہیں آ رہی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھانپ لیا کہ آپ ﷺ کو کوئی پریشانی لاحق ہے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کو نیند نہیں آ رہی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے چچا عباس رسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں اور اس حالت میں میں نے ان کے رونے کی آواز سنی ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی رسیاں کھول دیں تو وہ خاموش ہو گئے۔ جب وہ چپ ہو گئے تب اللہ کے رسول ﷺ پُرسکون ہو کر سو گئے۔'' [1]

۷۔ نبی کریم ﷺ کا رات بھر سو نہ سکنا:

معرکہ بدر میں قید ہونے والوں میں نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ مکہ والوں کی طرف سے لڑنے کے لیے آئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کو یہ تاکید کی تھی کہ

''مجھے معلوم ہے کہ بنو ہاشم وغیرہ کے کچھ لوگ زبردستی میدانِ جنگ میں ہانک کر لائے گئے ہیں۔ انھیں ہماری جنگ سے کوئی سروکار نہیں۔ لہٰذا بنو ہاشم کا کوئی آدمی کسی کی زد میں آ جائے تو وہ اسے قتل نہ کرے۔ اگر ابوالبختری کسی کی زد میں آ جائے تو وہ اسے قتل نہ کرے اور عباس بن

[1] سیرت انسائیکلو پیڈیا، ج ۵، ص: ۵۱۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالمطلب اگر کسی کی زد میں آ جائے تو وہ اسے قتل نہ کرے کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہیں۔'' ❶

جنگ کے بعد حضرت عباس قید ہو کر مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے۔ تو ایک انصاری نے انہیں قتل کی دھمکی دی۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

''مستدرک میں امام حاکم نے اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ اسیران بدر میں عباس بھی تھے۔ ان کو ایک انصاری نے گرفتار کیا تھا اور انصار نے عباس کو قتل کی دھمکی دی تھی۔ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں آج شب چچا عباس کی وجہ سے سو نہیں سکا کہ انصار کا خیال تھا کہ وہ اس کو تہ تیغ کر دیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ان کے پاس جاؤں؟ آپ نے ''ہاں'' کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصار کے پاس آئے اور ان سے کہا عباس کو چھوڑ دو۔ انہوں نے کہا واللہ! ہم اس کو نہ چھوڑیں گے۔ یہ سن کر عمر نے ان کو کہا اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ خواہش ہو تو؟ پھر انہوں نے کہا اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ رضا ہے تو آپ ان کو لے جایئے۔ چنانچہ حضرت عمر نے ان کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور کہا جناب عباس! اسلام قبول کر لیجیے! واللہ! آپ کا اسلام قبول کرنا میرے لیے اپنے والد خطاب کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ کا مسلمان ہونا پسند ہے.....''

امام حاکم نے مستدرک میں کہا ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ ❷

---

❶ سیرت انسائیکلو پیڈیا، جلد ۵، ص: ۴۷۸

❷ سیرت النبی لابن کثیر، ج ۱، ص: ۵۹۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ اُحد کے لیے روانگی اور رات کا قیام:

مکہ والے بدر کی ہزیمت کا بدلہ لینے کے لیے مدینہ طیبہ پر چڑھائی کر چکے تھے اور اُحد کے قریب آ گئے۔ نبی کریم ﷺ ان کے مقابلے کے لیے اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ نکلے۔ حضراتِ صحابہ میں سے جو چند ایک بدر میں شرکت کی سعادت سے محروم رہ گئے تھے، وہ بہت پرجوش تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نمازِ عصر معمول کے مطابق پڑھائی اور پھر حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو عمامہ پہنایا اور جنگی لباس زرہیں وغیرہ پہنانے کی سعادت حاصل کی۔ پھر جب آپ لشکر کی قیادت کرتے ہوئے روانہ ہوئے تو ''شیخان'' نامی مقام پر آپ ﷺ رُک گئے۔ وہاں لشکر کا معائنہ فرمایا اور کم سن بچوں اور جنگ کے لیے نا مناسب (مثلاً معذور) افراد کو واپس کر دیا۔ اس دوران شام ڈھل چکی تھی۔ آپ ﷺ نے وہیں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء اپنے اپنے وقت پر ادا فرمائی۔ پھر اس جگہ رات گزارنے کا فیصلہ بھی ہوا۔ حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے زیرِ قیادت پچاس صحابہ کی جماعت لشکر اسلام کی حفاظت اور پہرہ داری کر رہی تھی۔ وہ لوگ رات بھر جاگتے رہے، نبی کریم ﷺ اور آپ کے جاں نثاروں کی نگہبانی میں مصروف رہے۔ رات کے اندھیرے میں ہی طلوع فجر سے پہلے آپ ﷺ روانہ ہو گئے اور مقام ''شوط'' پہنچ کر نماز فجر ادا فرمائی۔ ❶

۹۔ جب میدانِ احد میں صحابہ کرام کو اونگھ نے ڈھانپ لیا تھا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بے ہوش ہو گئے تھے اور ہم احد کے دن لڑائی کے مقام پر تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں اونگھ نے ڈھانپ لیا تھا۔ پھر کہا کہ میری تلوار میرے

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: الرحیق المختوم، ص: ۳٤٤، ۳٤٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے گرنے لگی تھی اور میں نے اسے (مضبوطی سے) پکڑ رکھا تھا۔ اور ایک دوسرا گروہ منافقین کا تھا۔ انہیں اپنی جان کے خوف کے سوا کچھ بھی ڈر نہیں تھا۔ وہ ایک بزدل گروہ تھے۔ بہت زیادہ ڈرنے والے اور حق کی مدد ترک کرنے والے۔ ❶

۱۰۔ غزوۂ خندق کی ایک سرد رات:

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے جہادی اوراق میں خندق کا معرکہ بعض امتیازات کا حامل ہے۔ اس عظیم فتح میں بھی ملائکہ کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کی گئی اور تیز ہواؤں نے لشکر کفار کا ستیاناس کر دیا۔ ان کے خیمے اور ان کی تمام تیاریاں درہم برہم ہوگئیں۔ یہ معرکہ سخت سردی کے دنوں میں پیش آیا۔ جنگی نقطہ نظر سے ایک رات نبی کریم ﷺ نے ضرورت محسوس فرمائی کہ مشرکین کی کوئی خبر لائی جائے تاکہ ان کی آئندہ حکمت عملی کا اندازہ ہو سکے۔ اس رات کڑاکے کی سردی تھی اور یخ بستہ ہوائیں چل رہی تھیں۔ آیئے! حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی زبانی اس بے حد پُر دگداز ایمان کی حرارت سے بھرپور رات کا قصہ سنیں۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز پڑھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کون ہے جو جا کر کافروں کی خبریں جمع کر کے لائے، اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں گا کہ وہ آدمی جنت میں میرا ساتھی ہو، تو بھوک اور ٹھنڈک کی شدت کے سبب کوئی آدمی بھی کھڑا نہیں ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، اور میرے لیے آپ ﷺ کے پکارنے کے بعد کوئی چارۂ کار نہ رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! جاؤ، کافروں کے اندر گھس جاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ اور جب تک تم ہمارے پاس نہ آ جاؤ، اپنی طرف سے کوئی کام نہ کرنا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گیا اور کافروں

❶ جامع ترمذی، ابواب تفسیر، باب ومن سورہ آل عمران، حدیث: ۳۰۰۷، ۸. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بیچ داخل ہوگیا، اور ہوا اور اللہ کے دوسرے لشکر اپنا کام کر رہے تھے، اور کافروں کو کسی طرح قرار حاصل نہیں تھا، نہ ان کی آگ روشن ہوئی، اور نہ کوئی مکان وخیمہ اپنی جگہ محفوظ رہا۔

میں نے ابوسفیان کو کہتے سنا: اے اہلِ قریش! تم لوگ اپنے شہر میں نہیں ہو، اور ہمارے اونٹ اور دیگر جانور ہلاک ہوگئے، اور بنو قریظہ نے معاہدہ توڑ دیا، اور ہمیں ان کے بارے میں بُری خبریں مل چکی ہیں، اور اِس ہوا نے ہمارا حال بُرا بنادیا ہے، نہ ہماری ہانڈی چولہے پر رہتی ہے اور نہ آگ جلتی ہے اور نہ ہمارا کوئی خیمہ اپنی جگہ پر قائم ہے، اس لیے تم لوگ جلد از جلد یہاں سے کوچ کر جاؤ، میں بھی یہاں سے کوچ کر رہا ہوں۔ پھر اپنے اونٹ کے پاس گیا، جو رسی سے بندھا ہوا تھا، اور اس پر بیٹھ کر اسے چابک سے مارنے لگا، جس کے سبب اونٹ نے تین پاؤں پر چھلانگ لگادی، اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے پابند نہ کیا ہوتا کہ میں ان کے پاس آنے سے پہلے اپنی طرف سے کوئی حرکت نہ کروں تو میں اسے قتل کر دیتا۔

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ ﷺ کو تمام حالات سے باخبر کیا، تو آپ نے مجھ پر اس شال کا ایک حصہ ڈال دیا جسے آپ اوڑھ کر نماز پڑھ رہے تھے، اس کے بعد میں صبح تک سوتا رہا، صبح کو جب بیدار ہوا تو آپ ﷺ نے کہا: اُٹھو، اے بہت سونے والے۔'' ❶

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۳۹۲، ۳۹۳، صحیح مسلم، کتاب الجهاد، حدیث: (۱۷۸۸)، مستدرك حاکم: ۳/ ۳۱، اور حاکم نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تائید کی ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے: الصادق الامین، ص: ۴۵۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مبارکہ سے اصلاحِ عقیدہ کے چند نکات

۱۔ نبی کریم ﷺ مشرکین مکہ کے لشکر سے زیادہ سے زیادہ چند فرلانگ کے فاصلے پر تھے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ کے علم میں نہ تھا کہ مشرکین اس وقت کیا کر رہے ہیں؟ ان کی مصروفیات کیا ہیں؟

۲۔ آپ ﷺ مشرکین کے آئندہ کے ارادوں سے بے خبر تھے۔ اسی لیے تو آپ ﷺ نے اصحابِ عزیمت وفضیلت سے کہا کہ کوئی جائے اور دشمن کی خبر لائے۔

۳۔ آپ ﷺ اسلامی لشکر میں تھے۔ اگر آپ کے لیے حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھا جائے تو پھر آپ ﷺ کو بھلا اس کی کیا حاجت تھی کہ آپ نے اپنے ایک جاں نثار کو سخت سردی کے باوجود دشمن کی صفوں میں بھیجا؟

۴۔ آپ ﷺ تو رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ تو رؤوف رحیم تھے۔ کیسے ممکن تھا کہ آپ بلا سبب اپنے کسی ساتھی کی جان خطرے میں ڈالتے؟

۵۔ نبی رحمت ﷺ کے بارے میں ایسا سوچنا بھی شدید گناہ ہے۔

۶۔ حضراتِ صحابہ کا نبی کریم ﷺ کے کہنے کے باوجود بیٹھے رہنا بشری تقاضوں کی بنا پر تھا، موسم کی سختی کی وجہ سے ایک کا خیال تھا کہ دوسرا مشرکین کی خبر لے آئے گا اور دوسرے کا خیال تھا کہ تیسرا چلا جائے گا۔ ورنہ ان کی محبت اور اطاعت تو بے مثال تھی۔

۷۔ حضراتِ صحابہ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اپنی فتح کا کامل یقین تھا۔

۸۔ نبی کریم ﷺ اسباب کو بروئے کار لا کر اپنے معاملات پایہ تکمیل تک پہنچایا کرتے تھے اور ایسا کرنا آپ کی شان کے منافی نہیں تھا۔

۹۔ حضراتِ صحابہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں کسی طرح کی بھی کوتاہی نہیں کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور فرمانِ نبوی کے بعد اپنی رائے اور اپنی عقل کو پس پشت ڈال دیتے تھے۔

۱۰۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی خوش بختی، کہ ہدایت ان کا مقدر تھی ورنہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے انھیں نشانہ بنانا کوئی مشکل نہیں تھا۔

۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کے لیے سراپا رحمت تھے۔ سیّدنا حذیفہ پر سخت سردی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شال ڈالے رکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نیند اور آرام کا بے حد خیال فرمایا۔

۱۲۔ میرے ماں باپ اس رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔

۱۱۔ حضرت عائشہ کو حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہما) کی زجر وتوبیخ اور سیّدہ سلام اللہ علیہا کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند کا خیال کرنا:

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک بے حد اہم قصہ ہے جو حضرت امام بخاری اور دیگر محدثین اپنی اپنی کتب میں لائے ہیں۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند کا بھی ذکر ہے اور چند مزید باتوں کا بھی۔ اس لیے واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر مکمل حدیث شریف ملاحظہ کیجیے اور ساتھ ہی ساتھ اس قصے سے حاصل ہونے والے دروس پر غور وفکر کرتے ہوئے عقاید کی اصلاح بھی فرما لیجیے۔

''ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ جب ہم مقام بیداء یا مقام ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش کے لیے وہاں ٹھہر گئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ ٹھہرے۔ لیکن نہ اس جگہ پانی تھا اور نہ لوگوں کے زاد راہ میں پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آپ ملاحظہ نہیں فرماتے، عائشہ نے کیا کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہیں روک لیا ہے۔ اتنے صحابہ آپ کے ساتھ ہیں، نہ تو یہاں پانی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ لوگ اپنے ساتھ (پانی) لیے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر (خیمے کے) اندر آئے۔

رسول اللہ ﷺ اس وقت اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تمہاری وجہ سے آنحضرت ﷺ کو اور سب لوگوں کو رکنا پڑا۔ اب نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا، انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں کچوکے لگانے لگے۔ میں ضرور تڑپ اٹھتی مگر آنحضرت ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ ﷺ اطمینان سے سوتے رہے۔

جب صبح ہوئی تو پانی نہیں تھا اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے تیمّم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمّم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے سے نکل آیا۔'' ❶

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والے کچھ اہم نکات

۱۔ نبی کریم ﷺ کو مقام بیداء یا مقام ذات الجیش میں غیر متوقع طور پر رکنا پڑا۔

۲۔ اگر آپ کی اہلیہ محترمہ کا ہار گم نہ ہوتا تو آپ ﷺ وہاں پڑاؤ نہ ڈالتے۔

۳۔ اس جگہ پانی نہیں تھا اور نہ قافلے والوں کے پاس پانی تھا۔ اس لیے وہ جگہ پڑاؤ ڈالنے کے لیے قطعی مناسب نہ تھی۔ آپ کو مجبوراً رکنا پڑا۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ، لو کنت متخذاً خلیلا، حدیث: ۳۶۷۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ نبی کریم ﷺ کے اوصاف میں سے ایک امتیازی وصف امت کے لیے آپ کا رؤف و رحیم ہونا بھی ہے۔ اس لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ اپنی خوشی سے اپنے اصحاب کو اس مشقت میں ڈالتے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے ہار کی تلاش کی لیکن بے سود۔ تمام تر کوشش کے باوجود ہار نہ ملا۔

۶۔ آپ ﷺ اس بات سے مکمل طور پر بے خبر تھے کہ سیّدہ کا گم شدہ ہار کہاں ہے۔ اگر آپ کو علم ہوتا تو آپ اس ویران اور پانی سے محروم جگہ پر رکنے کی بجائے صحابہ کو دو لفظوں میں ہی بتا دیتے کہ ہار فلاں جگہ ہے۔ اٹھاؤ اور چلتے رہو۔

۷۔ کیسے ممکن تھا کہ گم شدہ ہار کا علم ہونے کے باوجود آپ اور آپ کے صحابہ اسے تلاش کرتے رہتے؟

۸۔ سیّدہ کا اونٹ نبی کریم ﷺ سے میلوں فاصلے پر نہیں بلکہ چند قدموں کے فاصلے پر تھا لیکن آپ ﷺ کو اس بات کی خبر نہیں تھی کہ گم شدہ ہار اس اونٹ کے نیچے ہے۔

۹۔ واقعہ معراج پر مشرکین مکہ کے شکوک و شبہات اور اعتراضات پر اللہ رب العزت نے حجاب دور فرما دیئے اور ہزاروں میل دور مسجد اقصیٰ کے در و دیوار آپ کے سامنے آ گئے اور آپ صحن حرم میں مشرکین مکہ کو بتا رہے تھے کہ بیت المقدس کا اس طرح کا نقشہ ہے۔ اس کے در و دیوار کا یہ رنگ اور یہ ساخت ہے۔ اس کی محرابیں اس انداز کی ہیں وغیرہ۔ لیکن یہاں اپنے قدموں میں اونٹ کے نیچے گم شدہ ہار پڑا ہوا تھا مگر ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے علم میں نہیں تھا۔

۱۰۔ واضح اور صاف بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کو وحی کے ذریعے جس بات کی خبر دی آپ نے بتا دی اور جس بات کی اللہ رب العزت نے اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوب ﷺ کو خبر نہ دی، آپ کو اس کا علم نہ ہوا۔

۱۱۔ یہ بات پیش نگاہ رہنی چاہیے کہ جمیع مخلوق میں رب العالمین کو سب سے پیارے اور محبوب حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس گم شدہ ہار کی خبر نہ دی اور آپ کو نہ چاہتے ہوئے اس بے آب و گیاہ مقام پر رات بھر رکنا پڑا۔ مطلب یہ کہ یہ سب کچھ مشیت الٰہی کے تحت ہوا۔ اس میں حضرت نبی کریم ﷺ کا اپنا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اللھم صلی علی محمد وعلیٰ آلہ .

۱۲۔ اگر حضور نبی کریم ﷺ کے حق میں عقیدہ علم غیب رکھا جائے تو آپ کا اور آپ کے صحابہ کا ہار تلاش کرنا، آپ کا وہاں رات بھر قیام وغیرہ، یہ سارا قصہ ہی (نعوذ باللہ) ایک بے مقصد مشق معلوم ہوگی۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ۔ حضور ﷺ کے بارے میں تو ایسا تصور ہی ایمان ضائع کرنے اور اعمال برباد کرنے کے مترادف ہے۔

۱۳۔ نبی مکرم رحمت عالم ﷺ کے لیے غیب کا علم نہ ہونے کے اگرچہ بے شمار دلائل ہیں لیکن یہ ایک دلیل ہی کافی ہے۔ بشرطیکہ بندۂ مومن ہر قسم کے قلبی و ذہنی تعصبات وتحفظات سے بالاتر ہوکر اسوۂ رسول اکرم ﷺ پر غور وفکر کرے۔

۱۴۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا اپنی اہلیہ محترمہ سے بے حد محبت ومودت کا ثبوت کہ آپ ان کی گود میں اپنا سر اقدس رکھ کر سو رہے تھے۔

۱۵۔ آپ ﷺ اپنے اہل خانہ سے حسن سلوک میں سب سے بڑھ کر تھے۔ آپ ان کی دل جوئی اس حد تک کرتے تھے کہ اس ویران جگہ رک گئے۔ ورنہ آپ فرما سکتے تھے کہ گم ہونے والی چیز گم ہوئی۔ سفر جاری رہے گا۔ مگر آپ نے خود تکلیف اُٹھاتے ہوئے ہار کی تلاش کو مقدم رکھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ وہ ہار سیّدہ عائشہ کی ہمشیرہ محترمہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا تھا اور ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی امانت تھی۔ اس لیے اس ہار کی تلاش ضروری تھی۔

۱۷۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے محبت نبوی کے پاکیزہ جذبے سے سرشار ہوکر اپنی لخت جگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زجر وتوبیخ کی۔

۱۸۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ ترین ایمان کی دلیل کہ آپ نے اپنی عزیز از جان بیٹی کی محبت پر نبی کریم ﷺ کی محبت کو ترجیح دی۔

۱۹۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا کا اپنے شوہر علیہ السلام سے محبت کا اچھوتا اور دل موہ لینے والا انداز کہ باپ کی ڈانٹ ڈپٹ اور کچوکے برداشت کر رہی ہیں۔ مگر نہ تو زبان سے اف کر رہی ہیں اور نہ معمولی سی بھی حرکت کر رہی ہیں کہ کہیں آقائے کائنات اور سیّدہ کے تاجدار ﷺ بے آرام نہ ہو جائیں۔

۲۰۔ بلاشبہ آپ کی آنکھ سوتی تھی، مگر دل بیدار رہتا تھا۔ کیسے ممکن تھا، آپ جاگتی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہوں اور پھر بھی اپنی اہلیہ کو ان کے والد کی ڈانٹ ڈپٹ وغیرہ سے نہ بچائیں؟

۲۱۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ کے دل کے بیدار رہنے کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ لیکن ہمارا اس پر بلا کم وکاست اور پختہ یقین وایمان ہے کہ آپ کا دل بیدار ہوتا تھا۔

۲۲۔ آل ابوبکر کی عظمت کو سلام کہ ان کی وجہ سے امت کو تیمم ایسی سہولت ملی۔

۲۳۔ سفر کی بے حد تھکاوٹ کی وجہ سے نبی کریم ﷺ اتنی گہری نیند سو رہے تھے کہ آپ ﷺ اپنی موجودگی میں اپنے خیمے میں پیش آنے والے محبت نبوی کے اس عظیم واقعے سے بے خبر تھے۔

۲۴۔ جن کا خمیر نور سے اُٹھا ہو، جو ''نور من نور اللہ'' ہوں، بشر نہ ہوں، ان کو ایسی گہری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیند آ گئی اور اس طرح تھکاوٹ ہو گئی؟ مطلب یہ کہ ایسا ممکن نہیں۔ اس لیے حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق ''نور من نور اللہ'' کا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔ یہ قصہ بھی آپ ﷺ کے بشر ہونے کی دلیل ہے۔

۲۵۔ بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جانوروں (اونٹ، بھیڑیا) کے گفتگو کرنے کے واقعات ذکر ہوئے ہیں۔ اگر رحمۃ للعالمین ﷺ عمومی طور پر جانوروں کی باتیں سمجھتے ہوتے تو وہ اونٹ آپ کو بتا دیتا کہ میرے نیچے ہار پڑا ہوا ہے۔ ماننا پڑے گا کہ آپ جانوروں کا کلام نہیں سمجھتے تھے، سوائے اس کے جو بطور معجزہ اللہ رب العزت نے حبیب کریم ﷺ کو سمجھا دیا تھا۔

خلاصہ کلام

اس قصے میں ہمارے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ ہمارے حضور نبی کریم ﷺ کو تو اپنی اہلیہ محترمہ کے نقصان کا علم نہ ہو سکا مگر ہمارے مرشد اور پیر اپنے مریدوں کے حالات سے ہر آن باخبر ہوتے ہیں اگرچہ وہ میلوں دُور ہوں۔ اس سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ خلفائے راشدین، اصحاب بدر اور حدیبیہ والوں کے علاوہ بھی کثیر تعداد میں اصحاب رضی اللہ عنہم تھے۔ ساری امت مل کر بھی ان میں سے کسی ایک کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتی۔ آپ ﷺ کے عالی مرتبت اصحاب ایسے نفوس قدسیہ اس کائنات میں آئے نہ آئیں گے۔ جب ان لوگوں کو اس گم شدہ ہار کا علم نہ ہو سکا اور بسیار کوشش کے باوجود وہ ہار تلاش کرنے میں ناکام رہے تو آج بعض پیر اور مرشد ..... درحقیقت کاہن..... گم شدہ چیزوں کے بارے میں علم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگ ان کے دعوؤں پر ایمان بھی رکھتے ہیں، ان دعوؤں کے غلط ہونے میں کوئی شک وشبہ ہو سکتا ہے؟

نبی کریم ﷺ آرام فرما رہے تھے اور اس دوران اپنے خیمے میں پیش آنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے واقعے سے بے خبر تھے مگر ہمارے پیر اور مرشد سوتے ہوئے بھی اپنے مریدوں کی نہ صرف پکار سنتے ہیں بلکہ ان کی مدد کو آتے ہیں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟ خود ہی سوچیے!

نبی کریم ﷺ ..... میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان..... آپ تو اپنے وجود کے ایک حصے یعنی اپنی اہلیہ سے پیش آنے والے واقعے سے نہ صرف بے خبر رہے بلکہ اس کا مداوا بھی..... مشیت الٰہی کے تحت..... نہ فرما سکے اور یہ لوگ اپنے مریدوں کی ہر مشکل حتی کہ روزِ آخرت میں بھی دستگیری کریں.....؟ اللہ رب العزت کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں۔

۱۲۔ نبی رحمت ﷺ کی بے قراری اور پھر اطمینان سے سو جانا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

''حضور ﷺ کے مدینہ طیبہ ہجرت کے بعد کی بات ہے۔ ایک رات آپ نے جاگنے میں گزاری۔ آپ فرمانے لگے کاش میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک بخت ایسا ہوتا کہ رات بھر پہرہ دیتا۔ ابھی آپ یہ بات کر رہے تھے کہ اس دوران ہتھیاروں کی جھنکار سنائی دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ میں سعد بن ابی وقاص ہوں اور در اقدس کی چوکیداری کے لیے آیا ہوں۔ نبی رحمت ﷺ نے یہ سنا تو بہت خوش ہوئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی اور اطمینان سے سو گئے۔ [1]

سبحان اللہ! کیا خوش نصیب لوگ تھے کہ جن کے لیے لسان رسالت و نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہ راست دعائیں نکلتی تھیں، جنھیں نبی کریم ﷺ کی چوکیداری کی سعادت حاصل ہوئی۔ خود ہی سوچیے! بھلا اس سے بڑھ کر بھی کوئی اعزاز ہو سکتا ہے؟

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الحراسة فی الغزو فی سبیل الله، حدیث: ۲۸۸۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک آنے والی ذریت آدم میں ایسے عالی مرتبت کہاں!

۱۳۔ بارگاہِ نبوت کی چوکھٹ کے چوکیدار:

ان ہی خوش بختوں میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تھے جو کہ اصحاب بدر میں سے تھے اور جنت کی بشارت حاصل کرنے والوں میں سے تھے۔ وہ بھی ان سعادت مندوں میں سے تھے کہ جنہیں بارگاہ نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری کا شرف حاصل ہوا۔ امام طبرانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بدر کی رات پہرہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی:

((اللّٰهم احفظ أبا قتاده كما حَفِظَ نبيك هذه الليلة))

''اے اللہ! آپ ابوقتادہ کی اسی طرح حفاظت فرمائیں جس طرح اس نے آپ کے نبی کی اس رات حفاظت کی۔'' ❶

ذرا غور فرمایئے! کیا اس کائنات کے تمام تر خزانے اس ایک دُعا پر قربان نہیں کیے جا سکتے؟ بلاشبہ دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی یہ دُعا ہے اور اس سے بڑھ کر کون خوش بخت ہو سکتا ہے کہ جس کے لیے مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرما رہے ہوں۔ اصحاب رسول پر جتنا بھی رشک کیا جائے، کم ہے۔ بلاشبہ اپنی شان وعظمت میں وہ سب سے بڑھ کر تھے۔

۱۴۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہرہ داروں کو پہرے سے ہٹا دیا:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے آپ کے جاں نثار آپ کے پہرے کے لیے مقرر ہوتے تھے۔ پھر جب آیت مبارکہ ﴿وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ: ٦٧) ❷

---

❶ معجم صغير للطبراني، كتاب المناقب، حديث: ٩١٣. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ ''اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے خیمے سے سر اقدس باہر نکالا اور اپنے پہرے پر متعین وفا شعاروں سے کہا کہ واپس چلے جاؤ! میری حفاظت میرا اللہ فرمائے گا۔'' ❶

۱۵۔ ستاروں کی وجہ سے بارش کا عقیدہ رکھنا واضح کفر ہے:

یہ حدیبیہ کے سفر کا قصہ ہے۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''نبی ﷺ کے دور مسعود میں ایک دفعہ (رات کے وقت) بارش ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے نہیں کہ تمہارے رب تعالیٰ نے (گذشتہ) رات کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندوں پر کوئی نعمت (خصوصاً بارش) نازل فرماتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی، البتہ جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور میرے بارش برسانے پر میری تعریف کرتا ہے، وہ حقیقتاً مومن ہے اور ستاروں کا کافر ہے (یعنی ستاروں کی طاقت و اختیار کا منکر ہے) اور جس شخص نے کہا: ہمیں فلاں ستارے سے بارش ہوئی، وہ میرے ساتھ کفر کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔'' ❶

۱۶۔ حدیبیہ کے سفر میں رات کے وقت سورہ فتح نازل ہوئی!

زید بن اسلم سے ان کے والد اسلم (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ

''رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ (یہ حدیبیہ سے واپسی کا قصہ ہے) رات کے وقت سفر جاری تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا مگر رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے

❶ ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورة المائدة، حدیث: ۳۰۴۶۔ اس کی سند حسن درجے کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سوال کیا مگر انہیں جواب نہ ملا۔ پھر تیسری بار سوال کیا، مگر جواب ندارد۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا کہ اے عمر! تیری ماں تجھے گم پائے۔ تم نے تین مرتبہ باصرار رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، مگر تینوں مرتبہ تمہیں کوئی جواب نہیں ملا۔ (ضرور کوئی بات ہے)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز میں نے سنی جو مجھے ہی پکار رہا تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے تو پہلے ہی یہ اندیشہ تھا کہ میرے بارے میں کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ پر آج رات ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس ساری کائنات سے زیادہ عزیز ہے۔ جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ فتح کی تلاوت فرمائی۔" [2]

www.KitaboSunnat.com

[1] سنن النسائی، کتاب الاستسقاء، باب کراهیة الاستمطار بالکوکب، حدیث: ۱۵۲۶۔ یہ حدیث صحیح بخاری: ۸٤٦، صحیح مسلم: ۷۱ میں بھی ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله انا فتحنا لك فتحا مبینا، حدیث: ٤٨٣٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیبر کی راتیں

۱۷۔ رات کے وقت بھی خیبر کی طرف سفر جاری تھا:

غزوۂ خیبر اسلام کی جہادی تاریخ کے اہم معرکوں میں سے ہے۔ اس میں مادی اعتبار سے کمزور مسلمانوں نے یہودیوں کو نتیجہ خیز شکست دی۔ مسلمانوں کو مال غنیمت بھی ملا اور خیبر کی زرخیز زمینیں بھی ہاتھ آئیں۔ یہی وہ عظیم الشان معرکہ تھا کہ جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جزیرۃ العرب سے یہود کے اخراج کی بنیاد بنا۔ کتب حدیث میں جہاد اور مغازی کے ابواب میں فتح خیبر کی جھلکیاں موجود ہیں۔ ان میں سے ایسی احادیث مبارکہ جو ہمارے موضوع سے مطابق ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب (اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ) نے عامر (بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے کہا عامر! اپنے کچھ شعر سناؤ۔ عامر شاعر بھی تھے۔ اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے۔

کہا: ''اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کر سکتے اور نہ ہم نماز پڑھ سکتے۔ پس ہماری جلدی مغفرت فرما دیجیے۔ جب تک ہم زندہ ہیں، ہماری جانیں آپ کے راستے میں فدا ہیں اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھ کر ہم پر سکینت نازل فرما دیجیے۔ ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔''

حضور ﷺ نے پوچھا: ''کون شعر کہہ رہا ہے؟''

لوگوں نے کہا: عامر بن اکوع۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے ..... آخر حدیث تک۔'' ❶

۱۸۔ نبی کریم ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''نبی کریم ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے اور آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ ﷺ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لیے رات کو پہنچتے تو آپ ان پر فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے بلکہ کچھ وقت کے لیے انتظار کرتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔ چنانچہ جب صبح ہوئی اور خیبر کے یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے، اور جب انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو چلا اٹھے: محمد! اللہ کی قسم یہ تو محمد اپنے لشکر کے ساتھ آ گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہو جاتی ہے۔'' ❷

۱۹۔ فتح خیبر سے پہلے خوش خبری والی رات:

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر کے معرکے میں شریک نہیں

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، حدیث: ٤١٩٦.

❷ ایضاً، حدیث: ٤١٩٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پھر جب نبی کریم ﷺ خیبر کو چل پڑے تو انہوں نے سوچا کہ میں اب نبی ﷺ سے پیچھے رہوں گا.....؟ (یہ کیسے ممکن ہے) چنانچہ وہ بھی (مدینہ طیبہ سے آ کر) اسلامی لشکر سے آ ملے۔ پھر جب وہ رات آئی کہ اگلے دن خیبر فتح ہونا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں صبح اس شخص کو لشکر کا علم دوں گا، اللہ اور اس کا رسول جس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے فتح حاصل ہوگی۔ چنانچہ ہم سب اس آرزو اور امید میں تھے کہ شاید یہ خوش بختی ہمارے مقدر میں لکھی ہو۔ لیکن (صبح) کہا گیا یہ علی ہیں، پھر انہیں جھنڈا عطا ہوا اور ان کے ہاتھ پر یہ عظیم فتح ہوئی۔'' ❶

۲۰۔ فتح خیبر کی رات اطاعت نبوی کا ایک خوش نما منظر:

جس روز خیبر فتح ہوا، اس سے پہلے والی رات کی بات ہے، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ:

''اس رات لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہ بولے کہ گوشت پکانے کے لیے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ نے بتایا: پالتو گدھوں کا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کر لیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو لیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی کر لو.....آخر حدیث تک۔'' ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، حدیث: ۴۲۰۹. ❷ ایضاً، ح: ۴۱۹۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ خیبر سے واپسی پر آپ ﷺ کا راستے میں تین راتیں قیام کرنا:

خیبر کی عظیم الشان فتح کے بعد جو عورتیں قیدی بن کر آئیں، ان میں صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ رسول کریم ﷺ نے ان سے نکاح فرما لیا اور وہ بھی امہات المومنین میں شامل ہو گئیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''نبی کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ کے درمیان (سد الصہباء کے مقام پر) تین راتیں گزاریں۔ وہیں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ولیمہ بھی ہوا۔ میں نے حضور کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمے کی دعوت دی۔ آپ ﷺ کے ولیمے میں نہ تو روٹی تھی نہ گوشت۔ صرف اتنا ہوا کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجور، پنیر اور گھی (کا مالیدہ) رکھ دیا۔

مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا امہات المومنین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرت ﷺ نے انہیں پردے میں رکھا تو وہ امہات المومنین میں سے ہوں گی لیکن اگر آپ ﷺ نے انہیں پردے میں نہیں رکھا تو پھر یہ اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے اپنی سواری پر پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی اور ان کے لیے پردہ کیا۔ ❶

۲۲۔ جب حضور ﷺ سوئے رہ گئے اور آپ کی نماز فجر قضا ہوگئی!

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ:

''ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ رات بھر سب لوگ چلتے رہے۔ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پڑاؤ کیا۔ (چونکہ ہم تھکے ہوئے تھے)

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، حدیث: ۴۲۱۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے سب لوگ اتنی گہری نیند سو گئے کہ سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ سو رہے ہوتے تھے، تو بیدار نہیں کیا جاتا تھا، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اٹھ جاتے۔ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بیدار ہو گئے۔ آخر حضرت ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہو گئے۔ اور وہاں سے کوچ کا حکم دیا۔ (پھر کچھ فاصلے کے بعد) آپ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔'' [1]

ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمایئے!

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے لوٹے تو رات کو چلے۔ یہاں تک کہ آخر شب جب آپ نیند سے نڈھال ہو گئے اور اونگھنے لگ گئے تو اپنی سواری سے اتر پڑے اور بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ ''بقیہ رات تم ہمارا پہرہ دو۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے نصیب میں جتنی نماز (تہجد) تھی، وہ انہوں نے ادا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب گہری نیند کے مزے لیتے رہے۔ پھر جب فجر کا وقت قریب آیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگالی۔ (سفر کی تھکاوٹ انہیں بھی تھی) چنانچہ ان کی آنکھوں پر بھی نیند کا غلبہ ہوا اور وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کے سو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بلال یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی بھی (نماز فجر کے وقت) بیدار نہ ہوا۔ سب سوئے رہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، حدیث: ۳۵۷۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے اور آپ ﷺ گھبرا کے اٹھے اور فرمایا: اے بلال!

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا:

اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو (بیدار ہونے سے) روکا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوچ کی تیاری کرو، اونٹوں کو ہانکو۔''

ہم نے کچھ فاصلے تک اپنی سواریوں کو ہانکا۔ پھر وہاں پڑاؤ ڈال دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور بلال کو (اذان دینے کا) حکم کیا۔ انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ پھر آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

''جو نماز ادا کرنا بھول جائے، تو جب اسے یاد آئے، ادا کر لے۔ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ (طٰہٰ: ١٤)

''اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔''[1]

ایک اور حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں اس لیے نماز ادا نہ فرمائی کہ اس جگہ کو آپ نے شیاطین کا مستقر قرار دیا۔[2]

حدیث مبارکہ کی روشنی میں اصلاحِ عقیدہ کے کچھ مقامات

اب ذرا ان احادیث مبارکہ پر غور فرمائیے!

١۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے یہ دو علیحدہ علیحدہ

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلوة.....، حدیث: ١٥٦٠.

[2] ایضاً، حدیث: ١٥٦١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات ہیں۔ پہلے قصے میں ہے کہ آپ ﷺ سو رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے سرہانے اللہ اکبر کہا تا کہ آپ بیدار ہو جائیں۔ دوسرے قصے میں ہے کہ سب سے پہلے آپ ﷺ بیدار ہوئے اور پھر آپ نے دیگر افراد کو اٹھایا۔ ان دونوں واقعات میں آپ ﷺ کی نماز فجر قضا ہوئی۔

۲۔ لازمی بات ہے کہ یہ واقعہ ایک جہت سے آپ ﷺ کے لیے ایک حادثے کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس لیے کہ آپ سے زیادہ کون نمازوں کی حفاظت کرنے والا ہو سکتا تھا..... اور آپ سے بڑھ کر کون نماز کی اہمیت و فرضیت سے آگاہ تھا۔

۳۔ جب حضور نبی کریم ﷺ سفر کی تکان سے چور ہو کر لیٹنے لگے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کا نیند سے بیدار کرنے پر مامور کرنا ہی ظاہر کرتا ہے کہ نبی مکرم ﷺ کو خود پر یہ یقینی اور قطعی اختیار نہ تھا کہ آپ اپنی مرضی سے نماز کے وقت بیدار ہو جائیں گے۔

۴۔ بلکہ آپ کو تو علم ہی نہ تھا کہ آپ سوتے رہ جائیں گے اور آپ کی ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کے جاں نثاروں کی نماز فجر بھی قضا ہو جائے گی۔

۵۔ اگر آپ کو یہ علم ہوتا کہ آپ پر نیند غالب آجائے گی تو آپ ﷺ کبھی نہ سوتے بلکہ بیدار رہتے لیکن آپ ﷺ کا تھکاوٹ کے ہاتھوں بے حال ہو کر محو استراحت ہونا ہی اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ آپ کو خبر نہ تھی کہ چند گھنٹے بعد نماز فجر کے وقت آپ بیدار نہ ہو سکیں گے۔

۶۔ بھلا یہ ممکن تھا کہ (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) آپ دانستہ ایک ایسا کام کرتے، جس کا نتیجہ آپ کی نماز کے ضائع ہونے کی شکل میں ظاہر ہونے والا تھا؟ حاشاً و کلاً ایسا ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔ بلکہ ایسا سوچنا بھی اپنی بربادی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ارادۂ نبوی پر تقدیر الٰہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالب آ گئی تھی۔

ان واقعات کو ایک اور پہلو سے دیکھیے:

۷۔ نبی کریم ﷺ کی یہ چاہت تھی کہ آپ نماز فجر کے لیے بیدار ہوں۔ لیکن آپ کی تقدیر میں لکھا تھا کہ آپ سوتے رہیں گے۔ چنانچہ آپ وقت پر بیدار نہ ہو سکے۔ گویا آپ ﷺ کی چاہت پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ اب ذرا اس حدیث شریف کو اپنے ذہن میں تازہ کیجیے جس میں ہے کہ ایک بدو نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا:

((مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ .))

''جو اللہ تعالیٰ چاہیں اور جو آپ چاہیں۔''

آپ ﷺ کے کانوں سے اس کا یہ جملہ ٹکرایا تو آپ نے اسی وقت اس کی درستگی فرما دی کہ ''تم نے تو یہ بات کہہ کر مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا دیا۔''

تم صرف یہ کہو:

((بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ))

''ہوگا صرف وہی جو اللہ وحدہ چاہیں گے۔'' [1]

یعنی صرف اور صرف وہی ہوگا جو اللہ رب العزت کی چاہت اور مرضی ہو گی۔ آپ ﷺ کو اتنا بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی شخص آپ کے سامنے عقیدے کی گمراہی کا ایک لفظ بھی کہہ دیتا۔ اب اگر کوئی شخص اس فرمانِ نبوی ﷺ کی روشنی میں یہ کہہ دے کہ ''جو اللہ اور اس کا رسول چاہیں، وہ ہوگا'' کا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔ کیونکہ خود نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہے، تو انصاف سے کہیے! کیا یہ بات غلط ہو گی؟ کیا ہم فرمانِ نبوی کا اکرام کرنے والے کو بے ادب اور گستاخِ رسول کہہ دیں گے؟

[1] عمل اليوم والليلة للنسائي، ح: ۹۸۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر پھر بھی کسی کو اصرار ہو کہ ''جو اللہ چاہے اور نبی کریم ﷺ چاہیں، وہی ہو گا'' تو مندرجہ بالا فرمانِ نبوی کہ جس میں شفیع المذنبین ﷺ نے ایسا کہنے کو شرک قرار دیا، کیا یہ اس کا انکار نہیں ہو گا؟ یہ عقیدت یا جذبات کا مسئلہ نہیں بلکہ سیّد الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانِ عالی شان کی قبولیت کا مرحلہ ہے۔

نبی کریم ﷺ سے ہمارا یہ کیسا ''عشق'' ہے کہ جو خوش نصیب آپ کے فرمانِ عالی شان کو اپنی آنکھوں کا نور اور دل کا قرار بنا رہے ہیں، انہیں بدعقیدہ اور گستاخِ رسول کے بے ہودہ القاب دیے جاتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی بشریت پر بھی دلائل ملتے ہیں:

۸۔ آپ ﷺ کا تھکاوٹ سے چور ہونا آپ ﷺ کے بشری اوصاف میں سے ہے۔

۹۔ آپ ﷺ کا اتنی گہری نیند سونا کہ نماز کے لیے بھی بیدار نہ ہو سکے، آپ کے بشر ہونے کی دلیل تھی۔

۱۰۔ آپ ﷺ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نیند سے بیدار کرنے پر متعین کرنا، حضرتِ نبی رحمت ﷺ کی بشریت کی علامت تھی۔

۱۱۔ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کو علم غیب نہ ہونے کی صاف اور واضح دلیل ہے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ نے اس جگہ کو شیاطین کا مستقر قرار دیا۔ اگر آپ ﷺ کو پہلے سے ہی علم ہوتا تو آپ ﷺ کبھی ایسی بری جگہ پڑاؤ کے لیے منتخب نہ فرماتے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ آپ ﷺ نے وہاں اکیلے قیام نہیں کرنا تھا بلکہ آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی تھے کہ جن کی ذمہ داری آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی۔ اور آپ سے بڑھ کر صادق اور امین تو کوئی نہ تھا۔ آپ سے زیادہ تو اس کائنات میں کوئی رؤوف و رحیم نبی مبعوث ہی نہیں ہوئے کہ جنہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ذات سے زیادہ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کا خیال ہو۔

۱۲۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جواب عقیدہ توحید کی کیسی خوبصورت عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ''میری جان کو بھی اس نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑ لیا'' مطلب یہ کہ ہم تو اپنی جان کے بھی مالک نہیں، سونے جاگنے پر کسی کا کوئی اختیار نہیں۔ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا۔

۲۳۔ نبی رحمت ﷺ سو رہے تھے کہ ایک بدو نے آپ پر تلوار سونت لی:

غزوہ ذات الرقاع کی یہ بات ہے کہ سفر کے دوران قیلولے کے وقت آپ ﷺ ایک وادی میں پہنچے۔ وہاں بیری کے درخت کافی تعداد میں تھے۔ اسلامی لشکر اس وادی میں بکھر گیا اور درختوں کے سائے تلے آرام کے لیے لیٹ گیا۔ ایک گھنے درخت کو حضرات صحابہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے مخصوص کر دیا۔ آپ اس درخت کے نیچے سو گئے اور تلوار درخت کی ایک شاخ سے لٹکا دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''ابھی ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں پکارا۔ جب ہم خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ایک بدو بیٹھا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہو گیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچتے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ (پھر کہنے لگا) آج مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ آپ ﷺ کے اس طرح کہنے پر وہ بہت خوف زدہ اور مرعوب ہو گیا اور تلوار چھوڑ کر بیٹھ گیا۔'' ❶

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات الرقاع، حدیث: ۴۱۳۵، ۴۱۳۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔ فتح مکہ کی ایک یادگار رات:

اسلامی تاریخ کے فیصلہ کن معرکوں میں مکہ مکرمہ کی فتح کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس بے مثال فتح کے بعد تمام عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی اور قبائل جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔ جب اسلامی لشکر مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا تو مر الظہران کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ یہ رات کا وقت تھا۔ اس کی تفصیل کتب حدیث وسیرت میں ملتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:

''جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی خبر مل گئی تھی۔ چنانچہ ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نبی کریم ﷺ کے بارے میں معلومات کے لیے (رات کی تاریکی میں) مکہ مکرمہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے چلتے ''مر الظہران'' پر جب پہنچے تو انہیں جگہ جگہ آگ جلتی ہوئی دکھائی دی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ مقام عرفات کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے پوچھا کہ (رات کے وقت) یہ آگ کیسی ہے؟ یہ تو عرفات کی آگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ بنی عمرو یعنی قبا کے قبیلے کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اتنے میں حضور ﷺ کے محافظ دستے نے انہیں دیکھ لیا اور انہیں پکڑ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے .....آخر حدیث تک۔ ❶

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ نے الرحیق المختوم میں اس قصے کو دیگر کتب حدیث وسیرت سے اخذ کرتے ہوئے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''(حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) میں نے اس کی (یعنی ابوسفیان کی)

❶ صحیح بخاری، کتاب المازی، باب این رکز النبی ﷺ الرایة یوم الفتح، حدیث: ۴۲۸۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز پہچان لی ..... میں نے کہا واللہ اگر (مسلمان) تمہیں پا گئے تو تمہاری گردن مار دیں گے۔ لہٰذا اس خچر پر پیچھے بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلتا ہوں اور تمہارے لیے امان طلب کیے دیتا ہوں۔ اس کے بعد ابوسفیان میرے پیچھے بیٹھ گیا اور اس کے دونوں ساتھی واپس چلے گئے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابوسفیان کو لے کر چلا۔ جب کسی الاؤ کے پاس سے گزرتا تو لوگ کہتے کون ہے؟ مگر جب دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ کا خچر ہے اور میں اس پر سوار ہوں تو کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور آپ کے خچر پر ہیں۔ یہاں تک کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے الاؤ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا کون ہے اور اٹھ کر میری طرف آئے۔ جب پیچھے ابوسفیان کو دیکھا تو کہنے لگے ابوسفیان؟ اللہ کا دشمن؟ اللہ کے لیے ہی حمد ہے کہ اس نے بغیر عہد و پیمان کے تجھے ہمارے قابو میں کر دیا۔ اس کے بعد وہ نکل کر رسول اللہ ﷺ کی طرف دوڑے اور میں نے بھی خچر کو ایڑ لگائی۔ میں آگے بڑھ گیا اور خچر سے کود کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جا گھسا۔ اتنے میں عمر بن خطاب بھی گھس آئے اور بولے کہ اے اللہ کے رسول! یہ ابوسفیان ہے۔ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے اسے پناہ دی ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر آپ کا سر پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم! آج رات میرے سوا کوئی اور آپ سے سرگوشی نہ کرے گا۔'' [1]

اس طرح اس رات حضرت ابوسفیان کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے امان ملی۔

---

[1] الرحيق المختوم اردو، ص: ٥٤٤، ٥٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت عباس سے کہا کہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں اور صبح دوبارہ لائیں۔ چنانچہ اگلے روز صبح حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ اس طرح حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو نہ صرف امان ملی بلکہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے ہدایت بھی ملی۔ یہ بنی امیہ پر بنو ہاشم کا ایک عظیم احسان تھا۔

۲۵۔ وادی حنین میں اسلامی لشکر کی رات کے وقت آمد:

فتح مکہ کے فوری بعد نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ہوازن کا رُخ کیا۔ راستے میں اسلامی لشکر نے جب قیام کیا تو ایک رات نبی کریم ﷺ نے حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کو ایک پہاڑ کی چوٹی پر متعین کیا کہ دشمن کی نقل وحرکت سے باخبر رہا جا سکے۔ انھوں نے نہایت مستعدی سے اپنا فرض انجام دیا۔ اس خدمت کے عوض آپ ﷺ نے انھیں جنت کی بشارت دی۔ ❶

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

''اسلامی لشکر منگل اور بدھ کی درمیانی رات دس شوال کو حنین پہنچا لیکن مالک بن عوف یہاں پہلے ہی پہنچ کر اور اپنا لشکر رات کی تاریکی میں اس وادی کے اندر اُتار کر اسے راستوں، گذرگاہوں، گھاٹیوں، پوشیدہ جگہوں اور درّوں میں پھیلا چکا تھا اور اسے یہ حکم دے چکا تھا کہ مسلمان جونہی نمودار ہوں، انھیں تیروں سے چھلنی کر دینا، پھر ان پر یک دَم اکٹھے ٹوٹ پڑنا۔

ادھر سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ نے لشکر کی ترتیب وتنظیم فرمائی اور پرچم باندھ کر لوگوں میں تقسیم کیے، پھر صبح کے جھٹپٹے میں مسلمانوں نے آگے بڑھ کر وادی حنین میں قدم رکھا۔'' ❷

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الجهاد، حدیث: ۲۵۰۱۔ اس کی سند صحیح ہے۔

❷ الرحیق المختوم، ص: ٥٦٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر لقمان سلفی لکھتے ہیں:

''صبح کے وقت نبی کریم ﷺ نے جنگ شروع کی۔ ابتداء میں ہوازن کے پیش قدمی کرنے والے مقاتلین مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہ لاکر پیچھے ہٹے، جس کے بعد اسلامی فوج کے افراد اموالِ غنیمت جمع کرنے لگے، انہیں گمان ہوا کہ ہوازن شکست کھا کر بھاگ پڑے ہیں، اب واپس نہیں آئیں گے۔ لیکن دشمنوں نے وادی کی گھاٹیوں اور تنگنائیوں میں مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے فوجی دستے چھپا رکھے تھے، اُن دستوں نے مسلمانوں پر یکبارگی حملہ کر دیا، اور پھر فجر سے عشاء تک بلکہ ساری رات جنگ ہوتی رہی۔''[1]

۲۶۔ سفر تبوک میں رات کے وقت ایک سوار نبی کریم ﷺ سے آ ٹکرایا:

حضرت ابو رہم رضی اللہ عنہ ان عالی قدر اصحاب میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

''میں غزوہ تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ ایک رات اخضر (پہاڑ) کے پاس میں نے قیام کیا۔ میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا۔ ہم پر اونگھ چھا گئی۔ میں جاگنے کی کوشش کرتا رہا اور میری سواری آپ ﷺ کی سواری کے قریب ہو گئی۔ مجھے سواری کے قریب ہونے نے خوف میں ڈال دیا۔ خوف اس بات کا کہ کہیں میری سواری آپ ﷺ کی سواری سے نہ ٹکرا جائے اور آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کو رکاب میں تکلیف پہنچا دے۔ میں اپنی سواری کو پیچھے ہٹاتا رہا۔ یہاں تک کہ رات دوران سفر سواری پر ہی کسی وقت میری آنکھ لگ گئی اور وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔

[1] الصادق الامین، ص: ۵۹۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری سواری آپ کے ساتھ جا ٹکرائی۔ آپ کا پاؤں رکاب میں تھا اور میں آپ کے پاؤں سے جا لگا۔ آپ کے ''حس'' کہنے کی وجہ سے میں بیدار ہو گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میرے لیے استغفار فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔ چلتے رہو۔ (یعنی آپ نے میری یہ نادانستہ خطا نظر انداز فرما دی)۔'' ❶

۲۷۔ تبوک میں حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی وفات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''میں تبوک میں آدھی رات کو بیدار ہوا تو فوجی پڑاؤ کے ایک کنارے روشنی نظر آئی۔ اسے دیکھنے کے لیے آگے بڑھا تو دیکھا کہ وہاں رسول اللہ ﷺ ہیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ایک میت کو آپ ﷺ سے قریب کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ تم دونوں اپنے بھائی کو مجھ سے قریب کرو۔ دونوں حضرات نے ان کو آپ ﷺ سے قریب کر دیا اور آپ ﷺ نے جب انھیں لٹانا چاہا تو فرمایا:

''اے اللہ! میں اس سے راضی رہا ہوں، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں نے دل میں سوچا، کاش میں اس (قبر) میں دفن ہوا ہوتا۔'' ❷

۲۸۔ تبوک میں رات کے وقت تیز آندھی:

مولانا صفی الرحمٰن لکھتے ہیں:

''راستے ہی میں یا تبوک پہنچ کر..... روایات میں جزوی سا اختلاف ہے.....

---

❶ الادب المفرد للامام بخاری، حدیث: ۷۵٤۔

❷ الصادق الامین، ص: ٦٢٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آج رات تم پر سخت آندھی چلے گی لہٰذا کوئی نہ اُٹھے اور جس کے پاس اونٹ ہو، وہ اس کی رسّی مضبوطی سے باندھ دے۔''

چنانچہ سخت آندھی چلی۔ ایک شخص کھڑا ہو گیا تو آندھی نے اسے اُڑا کر مل کی دو پہاڑیوں کے پاس پھینک دیا۔'' ❶

۲۹۔ لیلۃ البعیر یعنی اونٹ والی رات:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اونٹ والی رات نبی کریم ﷺ نے میرے لیے پچیس بار دعائے مغفرت فرمائی۔ ❷

جامع ترمذی کی یہ حدیث جس میں رات کا ذکر ہے، سنداً ضعیف ہے، لیکن اکثر کتب حدیث میں یہ قصہ مذکور ہے۔ مثلاً صحیح بخاری میں ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''میں ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ پھر جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر جانا چاہے، اسے اجازت ہے۔ میں اپنے ایک بے داغ سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ چلتے چلتے میرا اونٹ تھک کر رک گیا۔ حضور ﷺ میرے اونٹ کے پاس آئے، اسے ہلکی سی ضرب لگائی اور اونٹ رواں دواں ہو گیا۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے کہا: ہاں۔ پھر جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں رک گئے۔ میں

---

❶ الرحیق المختوم، ص: ۵۸۵۔

❷ جامع الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حدیث: ۳۸۵۱۔ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس میں ایک راوی ابوہریرہ مدلس ہے اور اس کے سماع کی صراحت نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مسجد نبوی میں آیا۔ وہاں ایک کونے میں اونٹ باندھا اور حضور ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا کہ آپ کا اونٹ میں نے باندھ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اونٹ تو ہمارا ہی ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کو گھماتے ہوئے فرمانے لگے: ہاں! اونٹ تو ہمارا ہی ہے۔ پھر آپ نے کچھ سونا منگوایا اور مجھے دیا کہ یہ اونٹ کی قیمت ہے۔ پھر فرمایا کہ اونٹ بھی تمہارا اور قیمت بھی تمہاری ہے۔'' ❶

اگرچہ اس حدیث مبارکہ میں رات کا تذکرہ نہیں، لیکن ترمذی شریف کی مذکورہ بالا روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رات کے وقت کا یہ قصہ ہے۔

۳۰۔ جب سید البشر ﷺ نیند کی وجہ سے اپنی سواری سے گرتے گرتے بچے:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں اور امام مسلم نے اپنی کتاب میں اسے درج فرمایا ہے:

ایک سفر میں نبی مکرم ﷺ نے اپنے جاں نثاروں کو ہدایت فرمائی کہ تم آج زوال کے بعد اور پھر ساری رات چلتے رہو گے۔ اگر اللہ رب العزت کا فضل و کرم شامل حال ہوا تو ان شاء اللہ کل صبح ہم پانی تک پہنچ جائیں گے۔ اب اتنی طول طویل مسافت..... سب اپنے دھیان میں تھے۔ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ تھا۔

سبحان اللہ!

ذرا تصور کی نگاہ سے دیکھئے تو سہی۔ وہ کیسا عمدہ سفر ہوگا کہ جس میں اصحاب رضی اللہ عنہم کے امیر سفر رسول کریم رحمۃ للعالمین ﷺ ہوں گے۔ ان لوگوں کی اس خوش بختی میں کوئی بھی تو ان کا شریک نہیں۔ اللّٰھم صلی علی محمد وعلی آل محمد وصحبہ اجمعین۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد و السیر، باب من ضرب دابة غیره فی الغزو، حدیث: ۲۸۶۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہمارا سفر جاری تھا۔ چلتے چلتے نصف شب بیت گئی۔ میں حضرت نبی رحمت ﷺ کے پہلو میں اپنی سواری پر تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر اونگھ رہے ہیں اور ایک طرف کو جھکے جا رہے ہیں۔ میں نے قریب ہو کر بصد ادب و احترام آپ کو سہارا دیا اور سواری پر آپ کی کمر سیدھی کر دی۔ اتنی احتیاط سے کہ آپ کے آرام میں خلل نہ آئے۔

اللہ اکبر!

میرے ماں باپ اس رحمت والے نبی اور ان کے اصحاب پر قربان۔ اصحاب رسول کی عظمت و رأفت کا کیا کہنا کہ انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل تھی۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو ہلکا سا سہارا دیا اور آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ سفر اسی طرح جاری تھا۔ کچھ دیر بعد پھر میری نگاہ پڑی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بار پھر نیند کے غلبے سے اپنی سواری پر ایک طرف کو جھکے جا رہے ہیں۔ میں فوراً آگے ہوا۔ آپ ﷺ کی نیند کا خیال کرتے ہوئے آپ کو سہارا دیا تو آپ دوبارہ اپنی سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر کافی رات بیت گئی۔ سحر کا وقت قریب تھا۔ میری نگاہوں کا مرکز آپ ﷺ ہی کی ذات بابرکات تھی۔

ایک بار پھر آپ اپنی سواری پر سوتے سوتے ایک طرف جھک گئے اور اس بار آپ کا جھکنا پہلی دونوں مرتبہ کی نسبت زیادہ تھا۔ اتنا زیادہ کہ مجھے اندیشہ ہوا، آپ سواری سے نیچے ہی گر پڑیں گے۔ میں جلدی سے آگے بڑھا اور آپ کو گرنے سے روک دیا۔ اس مرتبہ آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔

آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟

میں نے عرض کی آپ کا خادم ابو قتادہ۔

فرمایا: کب سے میرے پہلو بہ پہلو چل رہے ہو؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی آقا! میں تو رات سے ہی آپ کی حفاظت میں لگا اپنے لیے جنت سمیٹ رہا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے جاں نثار کی یہ ادا ملاحظہ فرمائی تو اسے ان الفاظ میں دعا دی:

((حفظك الله بما حفظت به نبيه))

''اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں، جس طرح تم نے ان کے نبی (ﷺ) کا دھیان رکھا ہے۔'' ❶

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا شمار بہترین شہسواروں میں ہوتا تھا۔ اس لیے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سواری سے آسانی سے گرنے سے روک لیا۔ حالانکہ وہ خود بھی اس وقت اپنی سواری پر تھے۔ نبی رحمت ﷺ نے ایک مرتبہ ان کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا:

''ہمارے بہترین سواروں میں ابو قتادہ ہیں اور بہترین پیدل چلنے والوں میں سلمہ بن اکوع۔'' ❷

۳۱۔ایک تاریک رات میں صحابہ کا نبی کریم ﷺ کی معیت میں نماز ادا کرنا:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ

''ایک گھپ اندھیری رات میں ہم نبی رحمت ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے۔ ہم میں سے کوئی بھی قبلہ کی سمت سے آگاہ نہیں تھا۔ پس ہر شخص نے اپنے سامنے کی طرف (سمت قبلہ سمجھتے ہوئے) نماز ادا کر لی۔ پھر جب رات کے اندھیرے چھٹے، صبح ہوئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے حضور یہ مسئلہ پیش کیا۔ اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلوٰة..... حديث: ١٥٧٢.

❷ معجم صغير للطبراني، كتاب المناقب، حديث: ٩١٢. علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ❶

اس حدیث سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

۱۔ گروہ انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل ترین گروہ اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔ لیکن رات کے اندھیرے میں انہیں علم نہ ہو سکا کہ قبلہ کی درست سمت کون سی ہے۔

۲۔ اپنے تئیں علم روحانیت کے بعض ماہرین کا دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ ایسا بہت کچھ جانتے ہیں جو لوگوں سے مخفی ہوتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ بہر حال قبلہ کے تعین میں ناکام رہے۔

۳۔ سب سے اہم بات یہ کہ سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں میر کارواں تھے۔ لیکن رب کائنات نے اس شب ظلمات میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سمت کعبہ سے بے خبر رکھا۔

۴۔ ورنہ کیسے ممکن تھا کہ جاں نثاران رسالت مآب فرض نماز سمت کعبہ سے ہٹ کر ادا کر رہے ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح سمت کا علم ہونے کے باوجود ان کی رہنمائی نہ فرمائیں۔ رب کعبہ کی قسم! ایسا ہونا امر محال ہے۔

۵۔ شاید کوئی یہ کہے کہ اصحاب رسول نے رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یہ مسئلہ پیش نہیں کیا، ورنہ اسی وقت سمت قبلہ کا تعین فرما دیا جاتا۔ گویا اس بات کا مطلب یہ ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے اصحاب کو سمت کعبہ کا علم نہیں اور وہ اندازے سے سمت کعبہ کا تعین کر کے نماز ادا کر رہے ہیں۔

۶۔ دین اسلام کی تعلیمات انسانیت کی آسانی پر مشتمل ہیں۔ اسی لیے تو شب ظلمات

---

❶ جامع ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ البقرۃ، حدیث: ۲۹۵۷۔ یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اندازے سے نماز ادا فرمائی۔ کسی کو نماز دہرانے کا نہ کہا گیا۔ مطلب یہ کہ عبادات و معاملات میں وسعت انسانی کا لحاظ رکھا جائے گا۔

حجۃ الوداع کی برکت والی راتیں

۳۲۔ نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں رات کے وقت داخل ہونا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو مقام ذی طویٰ میں رات گزارتے حتیٰ کہ وہیں صبح کی نماز پڑھتے۔ ❶

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

''حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مقام جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ کرنے کے لیے نکلے اور صبح سے پہلے واپس جعرانہ میں آ گئے۔ گویا کہ رات وہیں رہے ہوں حتیٰ کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ جعرانہ سے نکل کر وادی سرف میں آ گئے اور سرف سے مدینہ طیبہ کا راستہ اختیار فرمایا۔'' ❷

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایسی رات میں نکلے جو پگھلی ہوئی چاندنی کی طرح سفید تھی۔ ❸

۳۳۔ عرفہ کی رات جب منیٰ میں سانپ نکل آیا:

حضرت ابوعبیدہ کے والد (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ

❶ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب دخول مكة، حديث: ٢٨٦٥. یہ حدیث صحیح ہے۔
❷ ایضاً، حدیث: ٢٨٦٦. اس کی سند حسن ہے۔
❸ ایضاً، حدیث: ٢٨٦٧. اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عرفہ کی رات سے۔جو یوم عرفہ سے پہلے ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے کہ اچانک آپ نے ایک سانپ کی آہٹ محسوس کی تو فرمایا: ''اسے مار ڈالو۔'' لیکن وہ اپنے بل میں گھس گیا۔ ہم نے بل میں لکڑی داخل کی اور بل کو کچھ اکھاڑا۔ پھر اس میں کچھ خشک شاخیں (یا بھوسا) ڈال کر آگ لگا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے شر سے بچا لیا اور اسے تمہارے شر سے بچا لیا۔'' ❶

۳۴۔عرفہ کی رات اترنے والی ایک عظیم آیت مبارکہ:

طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر یہ آیت ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ....﴾ یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو ایک یادگار دن بنا لیتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے بہت اچھی طرح وہ دن یاد ہے جس روز یہ آیت نازل ہوئی اور جمعۃ المبارک کی وہ رات بھی یاد ہے کہ جس رات یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تھی اور ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں عرفات میں تھے۔ ❷

۳۵۔ نبی کریم ﷺ کا مزدلفہ میں رات بسر کرنا:

حضرت کریب سے منقول ہے کہ

''میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیونکہ وہ عرفہ کی شام (واپسی کے وقت) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے، میں نے کہا آپ نے کیسے کیا؟ انہوں نے فرمایا ہم چلتے آئے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ آپ ﷺ سواری سے اترے اور مغرب کی نماز (تاخیر سے)

---

❶ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب قتل الحية فی الحرم، حدیث: ۲۸۸۷. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، باب ما ذكرنی يوم عرفة، حدیث: ۳۰۰۵. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو پیغام بھیجا تو انہوں نے اپنے اونٹوں کو اپنی قیام گاہوں میں بٹھایا۔ لیکن انہوں نے سامان نہیں اتارا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں نے اپنا سامان اتارا اور اپنی قیام گاہوں کا رخ کیا۔ جب صبح ہوئی تو میں قریش کے جلد چلے جانے والوں میں پیدل چل پڑا اور حضرت فضل آپ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھ گئے۔'' ❶

۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو محصب والی رات تنعیم احرام کے لیے بھیجنا:

ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

''حجۃ الوداع کے موقع پر مدینہ طیبہ سے روانگی کے وقت ہم نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ جو اپنی قربانی ساتھ نہیں لایا، وہ حلال ہو جائے۔ چنانچہ جو لوگ اپنی قربانیاں لے کر نہیں آئے تھے، وہ حلال ہو گئے۔ ❷ آپ ﷺ کی بیویاں بھی قربانیاں ہمراہ نہیں لائی تھیں، اس لیے وہ بھی حالت احرام سے نکل آئیں۔''

ام المؤمنین نے فرمایا:

''میں اپنے شرعی عذر کے سبب بیت اللہ الحرام کا طواف نہیں کر سکتی تھی۔ پھر جب محصب والی رات آئی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ تو عمرہ اور حج کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے؟

---

❶ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفه، حديث: ۳۰۳٤۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ یعنی احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے پوچھا: جب ہم مکہ مکرمہ آئے تھے تو تم نے ان راتوں کو طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ۔ وہاں سے عمرے کا احرام باندھو، پھر (عمرے سے فراغت کے بعد) فلاں جگہ پہنچ جانا۔'' ❶

۳۷۔ وادی محصب میں نبی کریم ﷺ کا آرام فرمانا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور پھر وادی محصب میں کچھ دیر سوئے۔ پھر بیت اللہ کا قصد فرمایا اور اس کا طواف کیا۔ ❷

❶ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدى، حديث: ۲۸۰۵۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحيح ابن خزيمه، كتاب المناسك، باب وقت النفر من منىٰ.....، حديث: ۲۹۸۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 19

نبی کریم ﷺ کی مثالی گھریلو زندگی

۵۰۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر بستر کے نشانات:

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بوریے پر سوئے ہوئے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ کے پہلو پر بستر کے نشانات تھے۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہ ہم آپ کے لیے کوئی آرام دہ بستر بنا دیں (تاکہ اس بوریے کے نشانات وجود اقدس پر نہ پڑیں) آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے دنیا سے کیا لینا دینا۔ میری اور دنیا کی مثال تو اس سوار کی ہے جو سایہ کے لیے ایک درخت کے نیچے اترا۔ پھر وہ (کچھ دیر آرام کے بعد) وہاں سے چلا گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔'' ❶

۵۱۔ نبی کریم ﷺ کا بستر مبارک جس پر آپ استراحت فرماتے تھے:

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے اس کائنات کے تاجدار کا بستر تہہ کیا ہوا تھا۔ بستر کیا تھا؟ ایک عام سی چادر تھی جس پر سید الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام استراحت فرماتے تھے۔ اس صحابیہ نے جب اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کا اتنا سادہ اور غیر آرام دہ بستر دیکھا تو خاموشی سے واپس چلی گئیں اور نبی مکرم ﷺ سے اپنی محبت کا عملی نمونہ یوں پیش کیا کہ ایک ایسا بستر آپ ﷺ کے

---

❶ جامع ترمذی، ابواب الزهد، باب حدیث: ما الدنیا الا کراکب استظل، حدیث: ۲۳۷۷. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرام کے لیے بھیجا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ آپ آج کے رواج کے مطابق اسے رضائی کہہ لیں۔ جب نبی مکرم ﷺ گھر تشریف لائے اور انصاری خاتون کا بھیجا ہوا ہدیہ ملاحظہ فرمایا تو پوچھا یہ کیا؟

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ فلاں خاتون آئی تھیں اور انہوں نے آپ کا بستر دیکھا تو آپ کے لیے یہ بستر بھیج دیا۔ نبی مکرم ﷺ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا کو بستر واپس بھیجنے کی ہدایت فرمائی۔ مگر حضرت عائشہ کو نبی کریم ﷺ کے لیے یہ بستر پسند آ گیا اور انہوں نے واپس بھیجنے میں پس و پیش کی۔

اس پر نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ ان سے کہا کہ اسے واپس کر دو اور فرمایا:

''اے عائشہ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو اللہ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔'' ❶

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ استراحت فرماتے تھے، چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔'' ❷

البتہ بعض احادیث میں آپ ﷺ کا کسی بچھونے کے بغیر چارپائی پر لیٹنا بھی آیا ہے۔ جیسا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ ایک کوٹھڑی میں تھے۔ بان کے ایک پلنگ پر جس پر کوئی بچھونا وغیرہ بھی نہ تھا اور (آپ کے لیٹنے کی وجہ سے) بان کا نشان آپ ﷺ کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا۔'' ❸

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ جلد ۳، حدیث: ۱۳۰۱.

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب التواضع فی اللباس، حدیث: ۵۴۴۷.

❸ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابی موسیٰ.....، حدیث: ۶۴۰۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۔ نیند کے معاملے میں انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت:

عطاء کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ہم انبیاء کی جماعت کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتے۔'' ❶

۵۳۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے محبت و اُلفت کے چند مناظر:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:

''نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ قرعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نام کا نکلا اور نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ وہ رات کے وقت سیدہ عائشہ سے باتیں کرتے ہوئے چلتے تھے۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کیوں نہ آج رات ہم اپنی سواری بدل لیں۔ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تم بھی نئے مناظر دیکھنا اور میں بھی۔ حضرت عائشہ نے کہا کیوں نہیں۔ چنانچہ انہوں نے سواری بدل لی۔

پھر نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے اور اس پر سیدہ حفصہ سوار تھیں۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور چلتے رہے۔ پھر جب پڑاؤ پر پہنچے تو آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ عائشہ اپنے اونٹ پر نہیں۔ جب لوگ اپنی سواریوں سے اترے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی غلطی پر شدید رنج تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی رفاقت سے محروم رہی تھیں۔ انہوں نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں ڈال دیئے اور دعا کرنے لگیں کہ کوئی سانپ یا بچھو مجھے ڈس لے۔ غلطی تو میری اپنی تھی۔ میں حضور سے تو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔'' ❷

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، جلد ۳، حدیث: ۳۱۳۳، طبع مکتبہ قدوسیہ

❷ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب القرعة بین النساء اذا اراد سفرا، حدیث: ۵۲۱۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۔ اہل بقیع کے لیے دعائے مغفرت کا حکم:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''ایک رات رسول اللہ ﷺ اٹھے، اپنے کپڑے پہنے اور پھر نکل گئے۔ میں نے اپنی لونڈی بریرہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ آپ کے پیچھے جائے۔ اس نے آپ کا پیچھا کیا حتیٰ کہ آپ بقیع میں پہنچ گئے اور اس کے ابتدائی حصے میں کھڑے (دعا کرتے) رہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر واپس چل پڑے۔ بریرہ آپ سے پہلے پہنچ گئی اور مجھے سب کچھ بتا دیا۔ میں نے آپ سے کچھ نہ کہا حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو پھر میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا۔ آپ نے فرمایا:

''مجھے کہا گیا تھا کہ میں بقیع میں مدفون لوگوں کے لیے دعا کروں۔'' ❶

۵۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری والی رات نبی کریم ﷺ کا بقیع جانا:

ام المومنین سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ

''جب بھی رسول اللہ ﷺ کی جانب سے میری باری والی رات ہوتی تو آپ رات کے آخری حصے میں بقیع تشریف لے جاتے اور یوں فرماتے:

((السلام علیکم دار قوم مومنین، و انا و ایاکم متواعدون غداً و متواکلون، و إنا ان شاء الله بکم لاحقون، اللّٰهم! اغفر لاهل بقیع الغرقد.))

''اے مومنین قبرستان! تم پر سلامتی ہو۔ ہم اور تم کل کو وقت مقررہ پر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے والے ہیں اور یقیناً جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع الغرقد میں مدفون مسلمانوں کی

❶ سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمؤمنین، حدیث: ۲۰۴۰ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت فرما۔'' ❶

۵۶۔ نبی مکرم ﷺ کا رات کو نیند سے بیدار ہو کر بقیع الغرقد جانا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ قصہ بیان کیا اور نبی مکرم رحمت عالم ﷺ کی ازدواجی زندگی کا یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ ام المومنین سلام اللہ علیہا کی زبانی یہ قصہ سنئے، وہ فرماتی ہیں:

''ایک رات نبی کریم ﷺ میرے ہاں سو رہے تھے کہ آپ نے آہستگی سے کروٹ بدلی۔ پھر آپ نے چادر لی، جوتے نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھے اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا۔ کچھ دیر لیٹے رہے اور اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ میں اچھی طرح سو جاؤں۔ پھر آپ نے یہ گمان کرلیا کہ میں سوگئی ہوں۔ (حالانکہ میں جاگ رہی تھی) پھر آہستہ سے اپنی چادر اوڑھی، خاموشی سے جوتے پہنے، بڑی احتیاط سے دروازہ کھولا، باہر نکلے اور اسی طرح آہستگی سے دروازہ بند کر دیا۔ (میں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی) میں نے بھی اپنی چادر اوڑھی اور آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑی۔

آپ کا رخ بقیع کی طرف تھا۔ وہاں آپ دیر تک کھڑے رہے اور تین بار دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ واپس گھر کی طرف مڑ گئے۔ آپ نے تیز تیز قدم اٹھائے تو میں بھی تیز ہوگئی اور جب آپ دوڑے تو میں بھی دوڑنے لگی۔ پھر آپ ﷺ گھر پہنچے سے پہلے میں گھر آ گئی اور اسی طرح بستر پر لیٹ گئی جیسے پہلے تھی۔

آپ جب گھر میں داخل ہوئے تو پوچھنے لگے عائشہ! کیا بات ہے کہ تمہارا

❶ سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنین، حدیث: ۲۰۴۱۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانس بھی پھولا ہوا ہے اور پیٹ بھی پھول رہا ہے؟

میں نے عرض کیا: ایسا تو کچھ بھی نہیں۔

آپ نے فرمایا: تم مجھے حقیقت حال سے آگاہ کرو گی یا اللہ باریک بین خبر دار مجھے حقیقت سے آگاہ کرے گا؟

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! پھر میں نے آپ کو ساری بات سے آگاہ کیا۔

آپ فرمانے لگے! اچھا تو وہ سیاہ ہیولا تم تھی جو میرے آگے آگے جا رہا تھا؟

میں نے کہا جی ہاں!

آپ نے محبت سے میرے سینے پر مکا سا مارا، جس کی مجھے معمولی سی تکلیف بھی ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا: تیرا کیا خیال تھا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تیرا حق دبا لیں گے؟

میں نے کہا (یہ بات نہیں لیکن) اگر لوگ کسی بات کو چھپانا بھی چاہیں تو اللہ تعالیٰ تو باخبر ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل اس وقت میرے پاس آئے تھے، جب تو نے دیکھا تھا۔

انہوں نے تم سے چھپاتے ہوئے مجھے آواز دی، اس لیے میں نے بھی چاہا کہ تم سے چھپاؤں۔ اور وہ تمہارے پاس (یعنی تمہاری موجودگی میں) اس وقت نہیں آتے کہ تم نے کپڑا اتارا ہوا ہو۔ میں سمجھا کہ تم سو چکی ہو۔ تو مجھے اچھا نہ لگا کہ میں تمہیں بیدار کروں۔ مجھے یہ ڈر بھی تھا کہ تم متوحش ہو جاؤ گی (کہ معلوم نہیں کیا معاملہ ہے) پھر جبرائیل نے کہا کہ آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کی مغفرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دعا کریں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بقیع والوں کے لیے میں کیسے دعا کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو:

((اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.))

''سلام ہے گھر والوں پر جو اہل ایمان میں سے ہیں اور مسلمانوں میں سے اور اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں ہم میں سے ان پر جو گزر چکے اور جو پیچھے آنے والے ہیں۔ اور ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔'' ❶

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والے کچھ اہم نکات

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بالکل چھوٹے سے حجرے کے مختصر سے بستر پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہمارے پرتعیش انداز کا جہازی سائز ڈبل بیڈ نہیں تھا۔ بلکہ عام سا بچھونا تھا جس پر بمشکل دو افراد ہی سو سکتے تھے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بستر سے اٹھتے وقت بہت احتیاط کی کہ سیّدہ کہیں بے آرام نہ ہو جائیں۔ لیکن سیّدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تر احتیاط کے باوجود نیند سے بیدار ہو گئیں۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کے باوجود سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیدار ہو جانا کیا یہ واضح نہیں کر رہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو چاہیں، وہی ہو، ایسا ہونا لازمی نہیں۔ آپ کی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبر والدعا لِاَهْلِهَا، حديث: ٢٢٥٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہت اور خواہش اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر غالب نہ آسکی۔ یہ صرف اللہ رب العالمین کی صفت ہے کہ جن کی مشیت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ جن کی مشیت ہی تقدیر ہے اور وہ تنہا" علی کل شیءٍ قدیر" ہیں۔

۴۔ بظاہر یہ ایک عام سا واقعہ ہے لیکن اس پر غور کرنے سے عقیدے کی درستگی کے کتنے ہی امکانات واضح ہو رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی بشریت کی یہ بین دلیل ہے۔ آپ اگر "نور مجسم" ہوتے یا "نور من نور اللہ" ہوتے تو کیا ایک بشر (یعنی آپ ﷺ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا) آپ کی کوشش کے باوجود بیدار رہتیں؟ ایسا ممکن ہی نہ ہوتا۔ اس لیے کہ یہ ایک بشر کی "نور من نور اللہ" پر فوقیت کی دلیل ہوتی جو کہ محال ہے۔

۵۔ اس قصے سے ہمیں نبی مکرم ﷺ کے اختیارات کے بارے میں بھی آگاہی ہوتی ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء و رسل کے سردار تھے۔ سید ولد آدم تھے۔ محبوب رب العالمین تھے لیکن..... اس "لیکن" کے بعد اللہ رب العزت کے مختار کل ہونے کی شہادت دینی پڑے گی۔ اس لیے کہ یہ شہادت اخروی نجات کے لیے لازمی ہے۔ اور جس نے اس مقام عالی شان کی تفہیم میں ٹھوکر کھائی، وہ بدنصیب خائب و خاسر ٹھہرا کہ اس نے مقام نبوت کی معرفت بھی حاصل نہ کی اور توحید الٰہ العالمین کے تقاضوں سے بھی بے خبر رہا۔ اللھم لا تجعلنا منھم۔

۶۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے گہری نیند میں جانے کا نبی رحمت، ﷺ نے انتظار کیا اور جب آپ ﷺ کو یقین ہوگیا کہ میری اہلیہ محترمہ سو چکی ہیں تو آپ بستر سے بے حد آہستگی سے اٹھ گئے۔ مگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت بیدار تھیں اور آپ ﷺ اپنی اہلیہ کی کیفیت کے متعلق بے خبر تھے۔ یاد رہے کہ ام المومنین سلام اللہ علیہا کسی دوسرے کمرے میں نہیں تھیں بلکہ اسی حجرے میں، اسی بستر پر نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کے پاس ہی تھیں۔ اس کے باوجود آپ ﷺ کو علم نہ تھا کہ وہ جاگ رہی ہیں۔

۷۔ بقیع الغرقد کے مکینوں کے لیے دعائے مغفرت کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ کوئی میرے تعاقب میں آ رہا ہے جبکہ آنے والی کوئی اور نہیں، آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں اور وہ آپ سے میلوں دور نہیں تھیں بلکہ کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر تھیں۔

۸۔ جب رحمۃ للعالمین ﷺ نے اہل بقیع کے لیے دعا مکمل فرمائی اور اپنا رخ انور حجرۂ مبارک کی طرف فرمایا اور گھر کو چل دیئے تو اس وقت آپ ﷺ نے ایک سیاہ ہیولا دیکھا۔ لیکن رات کی تاریکی میں آپ کو معلوم نہ ہو سکا کہ یہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ اس لیے کہ یہ صفت تو اللہ رب العالمین کی ہے کہ تاریک رات میں سیاہ پتھر کے نیچے رینگنے والی سیاہ چیونٹی کو بھی اگر دیکھ سکتے ہیں تو وہ صرف اور صرف اللہ رب العالمین ہیں۔ نبی محترم ﷺ کی مدح و منقبت کرتے ہوئے لوگوں نے خالق و مخلوق کا فرق مٹا دیا۔ جب کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے تو صاف صاف فرما دیا تھا کہ میری مدح کرتے ہوئے غلو سے بچنا۔ مجھے اس طرح نہ بنا دینا جیسے نصاریٰ نے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو کیا۔ [1] یہ کیسی محبت ہے کہ جس میں محبوب کے ارشادات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جاتی ہے؟

۹۔ نبی کریم ﷺ نے سیّدہ عائشہ سلام اللہ علیہا سے حجرے میں واپس آنے کے بعد

[1] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ انہوں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ ''میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ مجھے میرے مرتبے سے نہ بڑھاؤ۔ جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم علیہما السلام کو ان کے مرتبے سے بڑھا دیا ہے۔ میں تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اللہ کا بندہ ہوں۔ اس لیے تم مجھے یہ کہا کرو: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالیٰ..... ، حدیث: ۳۴۴۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو سوال کیا، وہ اپنے اندر عقاید کی اصلاح کا سبق رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے ان الفاظ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

تم مجھے حقیقت حال سے آگاہ کرو گی یا اللہ اللطیف الخبیر یعنی اللہ باریک بین خبردار مجھے حقیقت سے آگاہ کرے گا؟

یعنی اگر تم مجھے نہیں بھی بتاؤ گی تو اللہ تعالیٰ کہ جن سے کچھ بھی مخفی نہیں، وہ تو ضرور بتلا دیں گے۔ دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ نے جہاں اپنی لاعلمی کا اظہار فرمایا وہیں اپنے علم کی وسعتوں کو اللہ رب العزت کی طرف سے آنے والی وحی تک محدود فرما دیا۔

۱۰۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو ساری بات بتائی تو آپ ﷺ نے استفہامیہ فرمایا: تو پھر وہ سیاہ ہیولا تم تھیں جو مجھ سے آگے چل رہی تھیں؟ آپ ﷺ کا سیّدہ سلام اللہ علیہا سے یہ پوچھنا ہی واضح کر رہا ہے کہ آپ کو معلوم نہ تھا کہ آپ کے آگے آگے کون چل رہا تھا۔ آپ اللہ کے رسول ﷺ تھے، کیا یہ ممکن تھا کہ آپ کوئی ایسی بات فرماتے کہ جو حقیقت حال کے برعکس ہوتی؟

۱۱۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب بھی غور طلب ہے کہ اگر لوگ کچھ چھپائیں گے تو اللہ تعالیٰ تو باخبر ہیں وہ آپ ﷺ کو حقیقت سے آگاہ کر دیں گے۔ یعنی سیّدہ رضی اللہ عنہا نے بھی براہِ راست نبی کریم ﷺ سے یہ نہیں کہا کہ آپ مخفی اُمور کو جان لیں گے، یا آپ سے بھلا کچھ پوشیدہ رہ سکتا ہے، بلکہ یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ باخبر ہیں۔ وہ آپ کو آگاہ فرما دیں گے۔

۵۷۔ نبی کریم ﷺ کے لیے خاص نصرتِ الٰہی:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے لگی۔ ہاتھوں سے ٹٹول رہی تھی کہ میرا ہاتھ آپ کے بالوں میں داخل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آ گیا ہے؟

میں نے عرض کیا: کیا آپ کے لیے کوئی شیطان نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے اور اس سے میں محفوظ ہوں۔'' (یعنی اس کو آپ ﷺ کے تابع کر دیا گیا تھا)۔ ❶

۵۸۔ دیگر ازواج مطہرات کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق شکایت:

یہ حدیث مبارکہ بھی اپنے متن کے اعتبار سے بے حد اہم ہے، اور آپ ﷺ کی پاکیزہ تر ازدواجی زندگی کی بعض باریکیوں کو نمایاں کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی جو فطرت تخلیق فرمائی ہے، اس حدیث مبارکہ سے اس کی عکاسی ہوتی ہے۔ چونکہ اس واقعے میں نبی کریم ﷺ کے بارے میں آیا ہے کہ آپ ﷺ اپنے بستر میں آرام فرما تھے..... اس لیے اس کو بھی قارئین کے استفادہ کے لیے کتاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا۔ ❷ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ اس وقت میرے ساتھ میری

---

❶ سنن نسائی، کتاب عشرة النساء، باب الغیرة، حدیث: ۳۴۱۲. یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سفارش اس لیے کروائی کہ وہ جانتی تھیں کہ جیسی محبت ہمارے آقا و مولیٰ کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تھی، ایسی کسی اور سے نہ تھی۔ اس لیے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے تکلیف دی، اس نے محمد (ﷺ) کو تکلیف دی۔'' ہمارے ماں باپ اہل بیت رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام پر قربان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اجازت دی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ چاہتی ہیں آپ ان کے ساتھ ابوقحافہ کی بیٹی میں انصاف کریں [1] اور میں خاموش تھی۔ آپ نے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں؟ وہ بولیں یارسول اللہ! میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تو عائشہ سے محبت رکھ۔

یہ سنتے ہی فاطمہ اٹھیں اور ازواج مطہرات کے پاس گئیں۔ ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانا بیان کیا۔ وہ کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں آپ ہمارے کچھ کام نہ آئیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس دوبارہ جائیں اور کہیں آپ کی بیویاں ابوقحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ نے کہا واللہ! میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں اب کبھی رسول اللہ ﷺ سے گفتگو نہ کروں گی۔

حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی بیویوں نے ام المومنین زینب بنت جحش کو آپ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ کے سامنے وہی ایک تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچی بات کہنے والی، ناتا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی۔ فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا) وہ بھی بہت جلد دور ہو جاتا اور وہ اپنے غصے پر نادم ہو جاتیں۔ انہوں نے

---

[1] یعنی آپ ﷺ جتنی محبت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رکھتے ہیں اتنی ہی دیگر ازواج سے رکھیں۔ یہ امر اختیاری نہ تھا البتہ دوسری تمام باتوں میں آپ ﷺ اپنے اہل خانہ میں بدرجہ کمال انصاف کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دی اسی حال میں جس حال میں فاطمہ آئی تھیں کہ آپ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ کی ازواج ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں انصاف چاہتی ہیں۔

پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ پاک دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ (زینب رضی اللہ عنہا کو) جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے۔ تب تو میں نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا اور انہیں خاموش کرادیا۔ (یہ منظر دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا یہ بھی ابوبکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جائے)۔'' ❶

۵۹۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اہل خانہ کی راتوں کا حال:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ کی پے در پے راتیں ایسی ہوتی تھیں کہ آپ خالی پیٹ ہوتے تھے۔ گھر میں رات کے کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا اور اگر کبھی میسر بھی آتا تو سوکھی روٹی۔'' ❷

۶۰۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کا رات کے وقت نبی کریم ﷺ کی ملاقات کے لیے آنا:

حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث: ۶۲۹۰.

❷ جامع ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی معیشة النبی ﷺ و اهله، حدیث: ۲۳۶۰. یہ حدیث حسن ہے۔ ملاحظہ فرمایئے: سلسلة احادیث صحیحة: ۲۱۱۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں (معتکف) تھے اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات بھی آپ کے پاس تھیں۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ نے حضرت صفیہ سے کہا کہ جلدی نہ کرو، میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں اور سیدہ صفیہ کا گھر دار اسامہ میں تھا۔ نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ مسجد سے باہر نکلے۔ جب آپ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا والے دروازے کے پاس پہنچے تو وہاں دو انصاری صحابی (حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما) موجود تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ آتے دیکھا تو سلام کیا اور وہاں سے جانے لگے۔ لیکن آپ ﷺ نے انہیں آواز دے کر روک لیا اور فرمایا کہ یہ میرے ساتھ صفیہ ہیں۔ انہوں نے حیرت سے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ۔ آپ کا یہ وضاحت فرمانا انہیں اچھا نہ لگا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ مجھے ڈر ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں بھی کوئی بات نہ ڈال دے۔

راوی حدیث علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے پوچھا ام المومنین سلام اللہ علیہا رات کے وقت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی ہوں گی؟ تو انہوں نے کہا بلاشبہ رات کے علاوہ بھلا کون سا وقت ہوگا۔'' [1]

۶۱۔ ازواج مطہرات سے انتیس راتوں کی علیحدگی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر موچ آئی ہوئی تھی اور آپ بالا خانے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارة المرأة زوجها فی اعتکاف، باب هل یدرأ المعتکف عن نفسه، وغیره، حدیث: ۲۰۳۵، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مقیم تھے۔ آپ اپنی بیویوں سے انتیس راتوں تک علیحدہ رہے۔ پھر آپ بالا خانے سے نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے تک جدا رہنے کا عہد کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ کبھی انتیس کا بھی تو ہوتا ہے۔'' ❶

ہوا یہ تھا کہ سیدہ حفصہ نے سیدہ عائشہ سے راز کی کوئی بات کہہ دی تھی، جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ بہت ناراض ہوئے اور اس ناراضی کے سبب آپ نے قسم کھالی کہ میں ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اس قصے کی تفصیل کتب تفسیر میں سورۃ التحریم کے تحت اور صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں ملتی ہے۔

۶۲۔ نبی کریم ﷺ کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کرنا:

امیر المومنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے، ہمارے ہاں رات گزاری۔ حسن و حسین بھی سو رہے تھے۔ (رات کو) حسن نے پانی مانگا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے مشکیزے کی طرف گئے۔ اس سے پیالے میں پانی نکالا، پھر اسے پلانے کے لیے لے آئے، (حسن کی بجائے وہ پیالہ) حسین نے پینے کے لیے پکڑنا چاہا لیکن آپ نے نہ پینے دیا۔ پھر حسن سے ابتدا کی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے لگتا ہے کہ آپ کو حسین کی نسبت حسن زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ بات نہیں ہے، (دراصل) حسن نے پہلے پانی طلب کیا تھا (اس لیے پہلے پینے کا حق بھی اسی کا ہے)۔'' پھر فرمایا: میں، تم، یہ دونوں اور یہ سونے والے (یعنی علی رضی اللہ عنہ) روزِ قیامت ایک مقام میں ہوں گے۔''

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الھلال .....، حدیث: ۱۹۱۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں سے مراد سیّدہ فاطمہ کے بیٹے حسن و حسین ہیں (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ ❶

فوائد: .....سبحان اللہ! چشم فلک نے ایسا انصاف پرور انسان دیکھا ہی نہیں جیسے ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ آپ کے لیے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما دونوں ہی برابر تھے۔ لیکن سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہما کو اس لیے ترجیح دی کہ حق ان کا تھا، انہوں نے پہلے پانی مانگا تھا۔ اتنی معمولی سی بات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناانصافی اور حق تلفی گوارا نہیں تھی تو کیسے ممکن تھا کہ خلافت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہوتی اور آپ اس حق تلفی کو گوارا کر لیتے؟ اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ یقیناً دوٹوک اور واضح الفاظ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان فرما دیتے اور اپنے حین حیات مسلمانوں کے مصلّی امامت پر خلیفۃ المسلمین ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بجائے علی رضی اللہ عنہ کو مامور فرماتے۔ خصوصاً جبکہ آپ کو ''علم غیب'' بھی تھا جیسا کہ خلافت علی کے قائلین کا عقیدہ ہے۔

اللہ رب العزت ہمارے دلوں میں اہل بیت عظام کی سچی محبت نصیب فرمائے اور ہمیں ازواج مطہرات، خلفائے ثلاثہ و دیگر اصحاب رسول اور امیر المؤمنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں گالیاں دینے اور ان پر طعن و تشنیع کرنے سے بچائے اور ان سب کے دشمنوں کو رب العزت ذلیل و رسوا کریں۔

جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما معصوم بچے تھے۔ ذرا سوچیے! وہ کس قدر خوبصورت منظر ہوگا جب ہمارے پیارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پھولوں کو رات کے وقت پانی پلا رہے ہوں گے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہوں گے اور ہاتھ بڑھا کر کہہ رہے ہوں گے کہ نانا جان پہلے مجھے پہلے مجھے اور سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہوں گے نانا جان میں نے پہلے مانگا تھا۔ مجھے پہلے دیں۔ اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد۔

---

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، حدیث: ۳۴۵۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت و الفت کا ایک اور دل کش منظر:

نبی کریم ﷺ کے ایک محبوب صحابی کہ آقا علیہ السلام جن سے بہت ہی شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے اور جنہیں سعادت حاصل تھی کہ بچپن میں گہوارۂ نبوت میں حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھیلا کرتے تھے، یعنی سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ..... وہ بیان فرماتے ہیں کہ

''ایک رات میں نبی کریم ﷺ کے پاس اپنی کسی ضرورت کے لیے گیا اور آپ باہر نکلے۔ آپ نے کمر پر کچھ لپیٹا ہوا تھا اور مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا تھا۔ پھر جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے رسول رحمت ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ کمر پر کیا لپیٹا ہوا ہے؟ آپ نے (وہ کپڑا) کھولا تو میں نے دیکھا وہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہ تھے آپ کی پشت پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ میرے بیٹے ہیں، میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، پس آپ بھی انہیں اپنا محبوب بنا لیں اور جو ان سے محبت کرے، اسے بھی۔'' ❶

۶۴۔ آپ ﷺ محو استراحت تھے کہ عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے:

ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں بستر پر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ کی پنڈلیاں یا ران کا کچھ حصہ نظر آ رہا تھا، آپ نے انہیں آنے کی اجازت دے دی۔ آپ ان

---

❶ جامع الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب و الحسین بن علی بن ابی طالب، حدیث: ۳۷۶۹. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اسی طرح باتیں بھی کرتے رہے (کہ آپ کا کپڑا کچھ ہٹا ہوا تھا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی اور ان سے بھی باتیں کرتے رہے۔ اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے بھی آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے ان کی آمد کا سنا تو اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اپنے کپڑے درست کیے۔ پھر وہ آئے اور آپ ﷺ سے باتیں کرتے رہے۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، آپ اسی حالت میں رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، آپ اسی طرح لیٹے رہے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گئے بلکہ اپنے کپڑے بھی درست کیے.....؟

اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ألا استحيي من رجل تستحيي منه الملائكة))

''کیا میں اس شخص کی حیا نہ کروں کہ فرشتے بھی جس سے حیا کرتے ہیں؟''[1]

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان عالی شان پر میں دل و جان سے قربان! حضرت آقا علیہ السلام نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حیا فرمائی۔ فرشتوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حیا کا پاس و لحاظ رکھا۔ اس کے باوجود جو سیاہ رو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنی آبرو باختہ اور بے حیا زبانیں دراز کرتے ہیں، ان سے بڑھ کر کون شرم و حیا سے عاری ہوگا؟ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہ آسمان کے ملائکہ نے جن کی حیا کی، محبوب رب العالمین،

[1] صحيح مسلم، باب من فضائل عثمان بن عفانؓ، حديث: ٦٢٠٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید الاولین والآخرین ﷺ نے جن کی حیا کی، اگر کوئی کم نصیب ان کا تذکرہ بے حیائی سے کرتا ہے تو بلاشبہ اس سے زیادہ بے حیا کوئی نہیں۔ اس لیے وہ لوگ کہ حضرات صحابہ پر سب وشتم کیے بغیر جن کا ایمان مکمل نہیں ہوتا، وہ ذرا سوچیں کہ سیدنا علی، سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہم نے تو کبھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی نہیں دی تھی۔ اگر یہ نعوذ باللہ ''نیکی کا کام'' تھا تو ''ائمہ معصومین'' کیوں اس ''سعادت'' سے محروم رہے، انہوں نے کیوں اس کا حکم نہیں دیا؟ انہوں نے تو فتنے کے وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہرہ دیا تھا۔

۶۵۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت:

محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھے میری دادی ام کلثوم بنت ثمامہ نے یہ خبر دی کہ وہ حج کے لیے آئیں۔ ان کے بھائی مخارق بن ثمامہ نے ان سے کہا کہ تم حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھو۔ کیونکہ ہمارے پاس لوگ حضرت عثمان کے بارے میں بہت باتیں کرتے ہیں۔ ام کلثوم کہتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور میں نے عرض کیا آپ کا ایک بیٹا آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپ سے عثمان بن عفان کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور فرمایا میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ

> ''میں نے اس گھر میں سخت گرمی کی رات کو حضرت عثمان اور آپ ﷺ کو دیکھا جبکہ جبریل علیہ السلام آپ پر وحی لے کر نازل ہوئے تھے۔ نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہتھیلی یا کندھے پر ہلکا سا مار رہے تھے اور فرما رہے تھے اے عثم! لکھو ..... اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے اس درجے کے نزدیک صرف اس آدمی کو پہنچاتے ہیں جس پر کرم فرماتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس لیے جو حضرت عثمان کو سب وشتم کرے، برا بھلا کہے، گالیاں دے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔'' ❶

٦٦۔ نبی کریم ﷺ کے سونے کے دوران آپ کا پسینہ مبارک جمع کرنا:

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے۔ وہ وہاں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو رہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ آپ کے گھر آپ کے بستر پر سو رہے ہیں۔ انہوں نے سنا تو اسی وقت گھر آگئیں۔ (دیکھا کہ) نبی کریم ﷺ محو استراحت ہیں اور پسینے سے شرابور ہیں اور آپ کا پسینہ چمڑے کے بستر پر بھی ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک ڈبی کھولی اور اس میں آپ کے پسینے کے قطرات جمع کرنے لگیں۔ آپ کے جسم اطہر سے پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں۔ رسول کریم ﷺ گھبرا کے اٹھ گئے۔ فرمایا: ام سلیم! آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ وہ کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! آپ کے پسینے کے قطرات سے میں اپنے بچوں کے لیے برکات سمیٹ رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے صحیح کہا ہے۔'' ❷

ایک اور روایت میں ہے کہ: ''ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ ہم اپنی خوشبو میں آپ کے پسینے کے قطرات شامل کرتے ہیں۔'' ❸

---

❶ الادب المفرد، حدیث: ٨٢٧.

❷ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرة النبی ﷺ والتبرك به حدیث: ٦٠٥٦.

❸ ایضاً.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

۱۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خالہ تھیں، اس لیے آپ ﷺ کی محرم تھیں۔ آپ جب ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لیے کھال کا بچھونا بچھاتیں۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا اور اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کا پسینہ خوشبودار بنایا ہوا تھا۔ یہ حضرت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعجازات میں سے ہے۔

۳۔ مزید اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پسینہ اس کثرت سے آنا نبی محترم ﷺ کے بشری اوصاف میں سے تھا۔ اگر آپ نور من نور اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے نور میں سے نور ہوتے تو آپ ﷺ کو اس طرح پسینہ نہ آتا۔ اس لیے کہ نور کو پسینہ کیوں آئے؟ یہ تو بشری خصائص ہیں۔

۴۔ آپ ﷺ کا گھبرا کے اٹھ جانا بھی ظاہر کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کو علم نہیں تھا کہ آپ کی خالہ آپ کے سونے کے دوران آپ کے جسد اطہر سے پسینہ پونچھ رہی تھیں۔ ورنہ آپ بھلا کیوں گھبرا کے اٹھتے؟

۵۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کیا کرتے تھے۔ مثلاً آپ ﷺ کے بال پانی میں بھگو کر اس پانی کو استعمال میں لانا اور اس سے شفا کا حاصل کرنا۔ درج بالا حدیث مبارکہ کے مطابق آپ کے پسینہ مبارک سے برکت حاصل کرنا، اس طرح ایک صحابی کا آپ ﷺ کے کرتے کو اپنا کفن بنانا وغیرہ۔ یہ احادیث حضرات صحابہ کے عقیدے کو واضح کر رہی ہیں اور ان کی پیروی میں ہمارا بھی عقیدہ اور ایمان ہے کہ آثار نبوی سے برکت حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن اب ان آثار کی موجودگی حتمی نہیں کہی جا سکتی۔ مختلف ممالک میں بعض اشیاء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ سے منسوب کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ انتساب دلیل کا محتاج ہے۔
واللہ اعلم

۶۷۔ محبت نبوی ﷺ کی ایک دل موہ لینے والی ادا:

نبی کریم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا ذکر ایمان کی حلاوت کا ذریعہ ہے۔ وہ کیا عظیم اور ناقابل فراموش لوگ تھے کہ تاریخ عالم ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان کے حضور اظہارِ عقیدت کے لیے ہمارے پاس وہ الفاظ کہاں کہ ان کا حق ادا کر سکیں۔ انہوں نے اپنی جانوں سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے محبت کی۔ ہماری محبت زبان سے ہے اور ان کی محبت دل سے تھی۔ اب آپ ایک ایسے ہی جانثار کا حال سنیے! وہ رات کو جب سونے لگتے تو مسنون اذکار کے بعد ذرا دیکھیے تو سہی کس طرح نبی کریم ﷺ کو یاد کرتے!

عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''جب بھی خالد رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹتے تو وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر ان کے ساتھ اپنا شوق ملاقات ذکر کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ میری اصل اور نسل (یعنی حسب و نسب) ہیں اور بس انہی کی طرف میرا دل مائل رہتا ہے۔ میرا شوق ملاقات ان کی طرف طویل ہے۔ پس اے میرے رب! مجھے جلد اپنے پاس بلا (تاکہ ملاقات محبوب ﷺ کا کچھ سامان ہو) یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آ جاتی۔''[1]

۶۸۔ خود رات بھر بھوکے رہے لیکن مہمان کی مدارات میں کمی نہ آنے دی:

ہمارے ماں باپ قربان نبی کریم رحمۃ للعالمین ﷺ کے خوش بخت اور

[1] حلیة الاولیاء: ۵/۲۱۰۔ سیر اعلام النبلاء: ۴/۵۳۹ وغیرہ بحوالہ صحیفہ ہمام بن منبہ، ص: ۲۵۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیم الفطرت، ایثار کیش اور نیک خصال اصحاب رضی اللہ عنہم پر۔ کتب حدیث میں اصحاب رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات جا بجا ملتے ہیں کہ ان کا خمیر ہی خیر خواہی اور قربانی کے جذبات سے گندھا ہوا تھا۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ مشہور واقعہ اپنے ذہنوں میں تازہ کیجیے اور لذت ایمانی کا مزہ چکھیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے نہ صرف راوی ہیں بلکہ یہ واقعہ بھی انہی کے ساتھ پیش آیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار (رات کے وقت) بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے:

یا رسول اللہ!

میں فاقے سے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں ازواج مطہرات کے پاس بھیجا (کہ وہ آپ کی دعوت کریں) لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا۔''

اس پر ایک انصاری صحابی (ابو طلحہ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں۔ کوئی چیز ان سے بچا کر نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس اس وقت بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا اگر بچے کھانا مانگیں تو انہیں سلا دو اور آؤ یہ چراغ بھی بجھا دو۔ آج رات ہم بھوکے ہی رہ لیں گے۔

ان کی بیوی نے چراغ درست کرنے کے بہانے چراغ گل کر دیا۔ مہمان سمجھتا رہا کہ کھانے میں میرے ساتھ میزبان بھی شریک ہے۔ صبح (نماز فجر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں) وہ انصاری صحابی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں اور ان کی بیوی کے عمل کو پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ مسکرائے ہیں۔ پھر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر: ۹) [1]

''اور اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ انھیں سخت حاجت ہو اور جو کوئی اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله و یؤثرون علی انفسهم.....، حدیث: ٤٨٨٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی بے ہوشی کے واقعات

۶۹۔ نبی کریم ﷺ تعمیر کعبہ کے وقت بے ہوش ہو گئے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

''جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر پتھر ڈھو رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ اپنا ازار (شلوار، تہہ بند وغیرہ) اتار کر گردن پر رکھ لو، تاکہ پتھر اٹھاتے وقت کوئی چوٹ نہ لگ جائے۔ (رگڑ وغیرہ سے بچ جاؤ گے) آپ نے ایسے ہی کیا تو بے ہوش ہو کر نیچے گر گئے اور آپ کی نظر آسمان پر ہو گئی۔ پھر جب آپ کو ہوش آیا تو آپ بار بار کہنے لگے مجھے میرا ازار دے دو، میرا ازار دے دو۔ پھر آپ نے اپنا ازار خوب اچھی طرح باندھ لیا۔'' ❶

سنن کبریٰ بیہقی میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''قریش نے دو دو آدمیوں کی ٹولیاں بنا دی تھیں۔ مرد پتھر اٹھاتے تھے، عورتیں چونا اور گارا۔ میں اور میرا بھتیجا محمد دونوں کندھوں پر پتھر اٹھا رہے تھے۔ ہمارے تہ بند پتھروں کے نیچے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔ جب ہم لوگوں میں آتے، تہ بند پہن لیتے۔ اسی دوران میں پیچھے چل رہا تھا اور

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب بنیان الکعبة، حدیث: ۳۸۲۹.
بظاہر یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے لیکن ازار اُتارنے کا معنی یہ نہیں کہ نچلا حصہ برہنہ ہو گیا، کیونکہ عربوں کا لباس ٹخنوں تک لمبا ہوتا ہے، اگر تہ بند اُتار بھی لیا جائے تو ضروری نہیں کہ لوگ دیکھ سکیں۔ اس سے متصل حدیث میں یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جب آپ لوگوں کے قریب آتے تو تہ بند پہن لیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد (ﷺ) آگے تھے۔ آپ منہ کے بل گر پڑے۔ میں اپنا پتھر پھینک کر رسول اللہ ﷺ کی طرف دوڑا۔ آپ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ تو آپ نے کھڑے ہو کر اپنا تہ بند پہن لیا اور فرمایا:

((اِنِّیْ نُهِیْتُ أَنْ اَمْشِ عُرْیَانًا))

''مجھے برہنہ ہو کر چلنے سے منع فرما دیا گیا ہے۔''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کے اس مقولے کو لوگوں سے چھپاتا تھا، مبادا وہ آپ کو دیوانہ کہیں۔'' ❶

اللہ رب العزت کو آپ ﷺ کی بے پردگی منظور ہی نہیں تھی۔ اس لیے آپ ﷺ کو اجنبی نگاہوں سے محفوظ رکھنے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

۷۰۔ طائف میں نبی کریم ﷺ کا زخموں کی شدت سے بے ہوش ہو جانا:

نبی کریم ﷺ کی دعوتی زندگی میں سفر طائف کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ اس سفر میں آپ ﷺ کو سخت اذیت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ دس روز تک طائف میں رہے۔ مکہ مکرمہ سے پیدل طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ بنو ثقیف کے اوباش آپ کے پیچھے ہوتے، وہ تالیاں بجاتے، گالیاں دیتے اور آپ پر پتھر پھینکتے۔ ایک روز تو انہوں نے ایذا رسانی کی حد کر دی۔ صاحبِ ''رحمۃ للعالمین'' قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں:

''اس مقام پر ایک دفعہ وعظ کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ کے اتنی چوٹیں لگیں کہ حضور ﷺ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ زید رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی پیٹھ پر اٹھایا، آبادی سے باہر لے گئے، پانی کے چھینٹے دینے سے ہوش آیا۔'' ❷

---

❶ سیرت النبی لابن کثیر، ج ۱، ص: ۱۷۳. ❷ رحمۃ للعالمین، ج ۱، ص: ۹۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود نبی کریم ﷺ نے اس اذیت ناک سفر کی سنگینی ان الفاظ میں بیان فرمائی:

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا۔ یہ وہ موقع تھا جب میں نے (طائف کے سردار) کنانہ ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن اس نے میری دعوت کو رد کر دیا۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا، تب مجھے کچھ ہوش آیا۔ میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ کیے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ حضرت جبریل اس میں موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا اور جو انہوں نے ردّ کیا ہے، وہ بھی سن چکا۔ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، آپ ان کے بارے میں جو چاہیں، اس کا اسے حکم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، اس نے مجھے سلام کیا اور کہا اے محمد! پھر اس نے بھی وہی بات کہی، آپ جو چاہیں (اس کا مجھے حکم فرمائیں) اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔'' ❶

❶ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین ....، حدیث: ۳۲۳۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ طیبہ کے آخری ایام

۷۱۔ آج کی رات کے سو برس بعد کوئی زندہ نہیں رہے گا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

''ایک رات رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز عشاء ادا فرمائی۔ یہ آپ کی زندگی کے آخری ایام کی بات ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''تم اپنی اس رات کو دیکھو، (یعنی یاد رکھو) کہ اس کے سو برس بعد اس زمین کی پشت پر ان میں سے جو آج موجود ہیں، کوئی ذی نفس موجود نہیں ہوگا۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر لوگوں کو اس فرمان نبوی کے سمجھنے میں ٹھوکر لگی کہ سو برس کا کیا مفہوم ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے بعد کوئی زمین کی پشت پر باقی نہیں بچے گا، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس زمانے کے لوگ باقی نہیں رہیں گے۔ وہ فوت ہو چکے ہوں گے۔ ❶

۷۲۔ نبی کریم ﷺ کے مرض الموت کی ابتدا:

اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کے لیے جو قاعدہ قانون بنایا، اس میں مخلوق کا فنا ہونا بھی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی مشہور آیت مبارکہ ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ (الرحمن: ۲۶)

''ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔''

---

❶ ترمذی، کتاب الفتن، باب لا تاتی مأة سنة .....، حدیث: ۲۲۵۱. یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنا ہونا مخلوق کا مقدر ہے۔ اسی قانون قدرت کے تحت انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنے اپنے مقررہ وقت پر وفات پا گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی، اس کا آغاز بھی رات کے وقت ہوا۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

''میرے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آغاز مرض اس طرح ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات ''بقیع الغرقد'' تشریف لے گئے۔ ان کے لیے استغفار و مغفرت کی دعا کی۔ پھر واپس چلے آئے۔ صبح ہوئی تو اس روز آپ کو تکلیف شروع ہو گئی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو مویہبہ نے بیان کیا:

''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھی رات کو اٹھا کر فرمایا اے ابو مویہبہ! مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس (بقیع) قبرستان والوں کے لیے مغفرت کی دعا کروں۔ میرے ہمراہ چلو۔ چنانچہ میں آپ کے ہمراہ ہو لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا:

''السلام علیکم اے قبرستان والو!''

''تمہارے حالات بہتر اور خوش گوار ہوں، زندہ لوگوں کی نسبت کہ دنیا میں تاریک رات کے ٹکڑوں اور گوشوں کی طرح فتنے یکے بعد دیگرے آ رہے ہیں۔ دوسرا پہلے سے بدتر ہوگا۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ''مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔ اس میں سدا رہنے اور پھر جنت میں جانے کا اختیار دیا گیا کہ موت اور حیات جاوداں میں سے جس کو چاہوں پسند کر لوں۔''

ابو مویہبہ نے کہا میں نے گزارش کی: میرے ماں باپ آپ پر صدقے! دنیا کے خزانوں کی چابیاں، سدا رہنے اور جنت کو پسند فرما لیجیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بالکل نہیں۔ اے ابو مویہبہ! میں نے موت اور جنت کو پسند کر لیا ہے۔''

پھر آپ ﷺ قبرستان بقیع والوں کے لیے استغفار کے بعد واپس تشریف لے آئے۔

پھر آپ کے اس مرض کا آغاز ہوا، جس سے آپ کی وفات ہوئی۔'' ❶

۷۳۔ مرض الموت میں نبی کریم ﷺ کا بار بار بے ہوش ہونا:

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ:

''میں ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے حالات دریافت کیے جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی، تو ام المومنین سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

''جب آنحضرت ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو (ایک روز) آپ ﷺ نے پوچھا کہ لوگوں نے نماز ادا کر لی؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں، وہ تو آپ کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میرے لیے ایک لگن میں پانی کا انتظام کرو۔'' ہم نے آپ کے لیے پانی رکھا۔ پھر آپ نے غسل کیا۔ غسل کے بعد آپ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟

ہم نے عرض کیا: نہیں، وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ ''میرے لیے ٹب میں پانی رکھو۔''

پھر آپ نے بیٹھ کر غسل کیا اور ایک بار پھر آپ بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب

❶ سیرت النبی، ابن کثیر، ج ۳، ص: ۱۳۱۔ اس حدیث کی شاہد بعض اور روایات بھی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتری ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ لوگوں نے نماز ادا کر لی؟
ہم نے کہا کہ نہیں، اللہ کے رسول! وہ تو آپ کے ہی منتظر ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے پانی کا انتظام کرو۔'' ہم نے ٹب میں پانی کا انتظام کیا۔ آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ غسل کے بعد جب آپ اٹھنے لگے تو (بیماری کی وجہ سے اٹھ نہ سکے اور) بے ہوش ہو گئے۔
جب آپ کو افاقہ ہوا، ہوش آیا تو لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ ''انہوں نے نماز ادا کر لی؟''

ہم نے بتایا کہ ان کی نگاہیں آپ کی منتظر ہیں اور لوگ نماز عشاء کے لیے مسجد میں نبی کریم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے بالآخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس (کسی کو) بھیجا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں..... آخر حدیث تک۔'' ❶

۴۷۔ نبی کریم ﷺ کا حالت نزع میں بے ہوش ہونا:

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
''تندرستی کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی گئی تو پہلے جنت میں اس کی قیام گاہ اسے ضرور دکھا دی گئی، پھر اسے اختیار دیا گیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ بیمار پڑے اور وقت قریب آ گیا تو سر مبارک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا اور آپ پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ جب کچھ ہوش ہوا تو آپ کی آنکھیں گھر کی چھت کی طرف اُٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى..... میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ﷺ ہمیں (یعنی دُنیاوی زندگی کو) پسند نہیں

❶ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به، حديث: ٦٨٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے۔ مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ نے تندرستی کے زمانے میں فرمائی تھی۔'' ❶

۷۵۔ جب کائنات کے ملجا و ماویٰ ہمیشہ کی نیند سو گئے: ❷

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا:

''(جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جو (مدینہ کے نواح) سنح میں تھا، گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور اترتے ہی مسجد میں تشریف لے گئے۔ پھر آپ کسی سے گفتگو کیے بغیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں آئے اور نبی کریم ﷺ (کی نعش مبارک) کا رخ کیا۔ آپ ﷺ کے جسد اطہر کو یمن کی بنی ہوئی ایک دھاری دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹائی اور جھک کر آپ کی پیشانی اقدس کا بوسہ لیا، رونے لگ گئے اور فرمایا:

((بِأَبِيْ أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةَ الَّتِيْ كَتَبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.))

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا، سوائے ایک موت کے جو آپ کے مقدر

---

❶ صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب مرض النبي و وفاته، حديث: ٤٤٣٧۔

❷ یعنی حضرت نبی کریم ﷺ نے موت کا ذائقہ چکھ لیا اور آپ عالم دنیا سے عالم برزخ میں چلے گئے۔ وہاں آپ ﷺ کی روح مبارک اور جسد اطہر کی کیا کیفیت و ماہیت ہے یہ اللہ رب العزت بہتر جانتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ نصوص قرآنی ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ و ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ و ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ إِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ کے مطابق حضرت نبی کریم ﷺ وفات پا چکے ہیں۔ اب آپ کی برزخی زندگی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تھی۔ پس آپ اب وفات پا چکے ہیں۔''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ):

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے آئے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ بیٹھ جاؤ، لیکن وہ نہ بیٹھے۔ پھر کہا مگر وہ نہ بیٹھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توجہ ہٹا لی۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (تاریخی) جملے ارشاد فرمائے:

''اگر تم میں سے کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہے اور تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہیں، انہیں موت نہیں آنی۔ اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیۃ مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَائِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۴۴)

''اور نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، بے شک ان سے پہلے کئی رسول گزر چکے تو کیا اگر وہ فوت ہو جائیں، یا قتل کر دیے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا۔''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں):

اللہ کی قسم! ایسا معلوم ہوا کہ جیسے لوگوں کو اس آیت مبارکہ کا علم ہی نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یاد دلانے سے یاد آئی ہے۔ اب سب کی زبان پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی آیت مبارکہ تھی۔ (گویا وہ ایک دوسرے کو اس آیت سے تسلی و تشفی دے رہے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان ہے کہ جب میں نے یہ آیت مبارکہ سنی تو میں سکتے میں آ گیا۔ میرے قدم بوجھل ہو گئے۔ مجھے ایسے لگا کہ میں اپنے قدموں پر کھڑا نہیں رہ سکوں گا۔ میں وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔ ❶

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی کچھ باتیں

۱۔ یہ حدیث شریف تصحیح عقائد میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ صحابہ کا نبی کریم ﷺ کی وفات کے بارے میں کیا عقیدہ تھا، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اصحاب رسول میں سب سے نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے فولادی عزم اور مضبوط اعصاب کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسا جری اور دلیر انسان غم کی شدت میں حوصلہ ہار گیا تھا، اس وقت بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نہ صرف حواس قائم تھے بلکہ انہوں نے رب العزت کی خصوصی توفیق سے امت کی عظیم راہنمائی فرمائی۔

۳۔ اصحاب رسول نبی کریم ﷺ کی وفات کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اس کے لیے ان کے پاس قرآن کریم سے دلائل موجود تھے۔

۴۔ اس لیے وفات النبی ﷺ کا عقیدہ رکھنا بے ادبی یا گستاخی نہیں بلکہ یہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا عقیدہ ہے۔

۵۔ اگر کوئی شخص شدت غلو میں نبی کریم ﷺ کی وفات کا عقیدہ نہیں رکھتا، وہ سمجھتا ہے کہ حضور تو فوت ہی نہیں ہوئے تھے، اس کا عقیدہ اس کو مبارک لیکن وہ جان

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت .....، حدیث: ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ و وفاته، حدیث: ۴۴۵۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کہ اس کا عقیدہ نبی کریم ﷺ کے بلند مرتبہ اور عالی شان اصحاب رضی اللہ عنہم کے برعکس ہے۔

۶۔ وہ کوئی بھی فتویٰ عاید کرنے سے پہلے سوچ لے کہ اس کے گمراہ عقائد اور باطل فتوے کی زد میں امت کی سب سے برگزیدہ شخصیات بھی آتی ہیں۔

۷۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بہت ہی جامع بات کی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا۔

۸۔ اصحاب رسول ﷺ کی عظمت کو سلام کہ جب ان کے سامنے آیت قرآنی پڑھی گئی تو انہوں نے اپنی رائے [حیات النبی ﷺ] سے فوراً رجوع کر لیا اور آیت قرآنی کی کسی قسم کی تاویل نہ کی۔

۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت میں کوئی شک ہی نہیں۔ جب ان ایسا جلیل القدر صحابی ایک بڑے فکری مغالطے کا شکار ہو سکتا ہے تو کسی اور کی کیا حیثیت ہے۔

۱۰۔ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔

۱۱۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ فوت نہیں ہوئے وہ جان لے کہ اس کا عقیدہ قرآن کریم کی درج ذیل نصوص سے بھی متصادم ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

''ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔''

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ﴾ (الزمر: ۳۰)

''بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔''

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝﴾ (الرحمن: ۲۶، ۲۷)

''ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے رب کا چہرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔''

۷۶۔ نبی کریم ﷺ کے غسل وفات کے وقت صحابہ پر نیند کا غلبہ ہونا:

جب نبی کریم ﷺ نے داعی اجل کو لبیک کہا، آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور تجہیز وتکفین کے مراحل شروع ہوئے تو اصحاب رسول ﷺ میں اختلاف پیدا ہوگیا کہ آپ ﷺ کو غسل کس طرح دیا جائے۔ ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:

''جب انہوں (صحابہ) نے نبی ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں تو معلوم نہیں کہ جس طرح غسل کے وقت ہم اپنے فوت شدگان کے کپڑے اتار دیتے ہیں، کیا رسول اللہ ﷺ کو بھی کپڑے اتار کر غسل دیں یا کپڑوں (لباس) سمیت؟ پس جب ان میں اختلاف پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب پر نیند طاری کر دی اور وہ سب سو گئے۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی نے بات کی لیکن انہیں پتا نہ چل سکا کہ وہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ نبی ﷺ کو ان کے لباس سمیت غسل دو۔ یہ سن کر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے اور انہیں ان کی قمیض سمیت غسل دیا۔ وہ قمیض کے اوپر پانی ڈالتے اور آپ کے جسد اطہر کو قمیض کے اوپر سے ملتے تھے (یعنی جسم کو براہ راست ہاتھ نہیں لگاتے تھے) اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جس بات کا مجھے بعد میں پتا چلا، اگر پہلے علم ہو جاتا تو آپ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کو غسل دیتیں۔'' [1]

سبحان اللہ! رب العزت کو اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر پوشی کا کس قدر خیال تھا کہ ان کی وفات کے بعد بھی اجنبی نگاہوں سے انہیں اسی طرح محفوظ رکھا۔ بات تقابل کی

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی ستر المیت عند غسلہ، حدیث: ۳۱۴۱. یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کی جمیع انسانیت پر افضلیت کی دلیل ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کا خلق عظیم تو ملاحظہ فرمایئے کہ آپ ﷺ نے اہل ایمان کو منع فرما دیا کہ آپ ﷺ کا دیگر انبیاء سے شرف و بزرگی میں تقابل نہ کیا جائے۔ اگر چہ ہمارا ایمان ہے کہ علو مراتب کے اعتبار سے فوقیت آپ ﷺ کی ہی ہے۔

۳۔ اس نکتے پر بھی غور فرمایئے! کہ حضرت نبی کریم ﷺ واضح طور پر فرما رہے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے بھی پہلے بیدار ہوں گے یا وہ بے ہوش ہی نہیں ہوں گے۔ بلاشبہ کامل و اکمل علم صرف اور صرف عالم الغیب والشہادۃ یعنی اللہ رب العزت کا ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو؟ رسول اللہ ﷺ کے حضور یہ سارا قصہ گوش گزار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ﴾ (الزمر ٦٨)

''اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان اور زمین والے سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔''

''(نبی کریم ﷺ نے فرمایا) پھر (تمام مخلوقات میں) سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام (مجھ سے پہلے) عرش الٰہی کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا ہوگا (یعنی وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے ہوں گے) یا پھر وہ ان میں شامل ہوں گے جنہیں اللہ عزوجل نے (بے ہوشی سے) مستثنیٰ رکھا۔ اور جو شخص یہ کہے کہ میں (یعنی نبی کریم ﷺ) حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں تو بلاشبہ اس نے جھوٹ بولا۔'' ❶

حدیث مبارکہ سے معلوم ہونے والی چند باتیں

۱۔ اللہ رب العزت کا امر تمام مخلوق پر غالب آئے گا کہ جب صور پھونکا جائے گا تو حضرت نبی کریم ﷺ بھی بحکم ربی بے ہوشی کی حالت میں چلے جائیں گے اور پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے پہلے بیدار ہوں گے۔ اس

❶ سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب ذكر البعث، حديث: ٤٢٧٠ اس کی سند حسن ہے اور اس کے شواہد صحیحین میں بھی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غسل کرنا اور پتھر کا ان کے کپڑے لے کر بھاگنا یاد آ رہا ہے۔ بہر حال وہ بھی مشیت الٰہی تھی۔ ❶

آقا علیہ السلام کی شرم و حیا کے بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کتنا خوبصورت اور جامع تبصرہ فرمایا:

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو شرم و حیا میں پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی بڑھ کر تھے۔'' ❷

کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غیر محرم عورت کو نہ چھوا تھا۔ کسی اجنبی خاتون سے مصافحہ نہیں کیا تھا، نگاہ نبوت کی پاکیزگی کا بیان..... سچی بات ہے کہ ہم گناہ گاروں سے ممکن ہی نہیں، لیکن اتنا ضرور عرض کیے دیتا ہوں کہ اس کائنات کی پاکیزہ ترین آنکھ کسی اجنبی عورت پر کبھی اُٹھی ہی نہیں تھی۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کی کیا بات کی جائے کہ وہ تو زم زم سے زیادہ شفاف تھا۔ اس کی پاکیزگی تو سلسبیل کے آب مصفی سے بڑھ کر تھی۔ ایسے طاہر و مطہر نبی کا جسد خاکی تجہیز و تکفین کا منتظر ہو اور اس پر کسی اجنبی نگاہ کا سایہ بھی پڑ جائے..... رب العزت کی قسم! ایسا ممکن ہی نہ تھا۔

۷۷۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت سب سے پہلے بیدار ہوں گے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''مدینہ طیبہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جمیع انسانیت پر فضیلت عطا فرمائی۔ ایک انصاری مسلمان نے اس کی یہ بات سنی تو اسے ایک زور دار تھپڑ رسید کیا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ابھی موجود ہیں اور تم یہ بات کہہ رہے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث: ۳۴۰۴۔

❷ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، حدیث: ۳۵۶۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 20

کچھ ضعیف اور موضوع روایات

ہمارے موضوع سے مطابقت رکھنے والی احادیث میں صحیح اور حسن کے ساتھ ساتھ ضعیف اور موضوع روایات بھی ہیں۔ راقم السطور نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ مسائل کا استخراج و استنباط صرف صحیح اور حسن احادیث سے ہو۔ البتہ قارئین کی معلومات کے لیے کچھ ضعیف اور موضوع روایات علیحدہ سے درج کر رہا ہوں۔ واضح رہے کہ ضعیف روایات سے احکام و مسائل اخذ کرنا ایک واضح غلطی ہے اور ایسے مسائل کی شریعت میں کوئی اہمیت نہیں۔ فضائل میں کچھ لوگ نسبتاً نرم رویہ اختیار کرتے ہیں۔ پسند یا ترجیح اپنی اپنی لیکن صحیح احادیث کی موجودگی میں غیر صحیح اور غیر ثابت شدہ مشکوک روایات سے استدلال کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ یہ فکر و فہم کی ایک بڑی خطاء ہے۔

اگر آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو شریعت محمدی کی اساس سمجھتے ہیں اور آپ محدثین کرام رحمہم اللہ کے مرتب کردہ اصول و ضوابط کی روشنی میں حدیث شریف کی چھان پھٹک پر اعتماد کرتے ہیں تو پھر ضعیف اور موضوع روایات سے کسی طرح بھی استشہاد کی کوئی گنجائش نہیں۔ پھر استرداد کا مسئلہ صرف عقاید و ایمانیات تک محدود نہیں رہے گا بلکہ فروعی مسائل اور فضائل و مناقب میں بھی ضعیف روایات کو مسترد کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر پھر جس کے جی میں جو آئے، وہ کرے۔ البتہ ایک بات ضرور ہوگی کہ اس کا منہج سلف صالحین کی راہ صواب سے ہٹ کر ہوگا اور ''خیر'' بہرحال حضرات صحابہ و محدثین عظام کے منہج میں ہی ہے جو کہ اس امت کے اسلاف تھے۔

اب آپ چند ایسی روایات ملاحظہ فرمایئے، جو اگرچہ ضعیف یا موضوع ہیں لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا ہمارے مضمون سے تعلق ہے:

۱۔ رات کو زیادہ نماز سے چہرہ خوبصورت ہونا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رات کو زیادہ نماز پڑھے، اس کا چہرہ دن کو خوبصورت ہو جاتا ہے۔'' ❶

۲۔ دن کے وقت سونا:

حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دن کے وقت سونا عقل و دانش کی علامت ہے، اور دن کے درمیانی وقت سونا بس مناسب سی بات ہے اور دن کے اختتام پر سونا تو نری بے وقوفی ہے۔ ❷

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر کے لیے سورج کا واپس آنا:

چوتھے خلیفہ راشد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت ہم ایسے خطا کاروں کے زور قلم کی محتاج نہیں۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے، سیّدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے والد تھے۔ آپ کی عظمت کا تو کوئی جاہل ہی منکر ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا ضروری ہے کہ آپ کی فضیلت و بزرگی ثابت کرنے کے لیے من گھڑت قصے اور موضوع روایات بیان کی جائیں؟

ایک معروف قصہ سنئے! جس کی بنیاد ایک جھوٹی روایت ہے:

---

❶ سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء فی قيام الليل، روايت: ۱۳۳۳، اسے ابن جوزی نے الموضوعات میں درج کیا ہے۔ بُرا ہو جہالت کا، کچھ ایسے واعظین بھی ہیں جو اپنی تقریر کو موضوع روایات سے مزین کرتے ہیں اور دلیل کے طور پر ''موضوعات کبیر شریف'' کا حوالہ بیان کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

❷ مستدرك للحاكم، كتاب الادب، روايت: ۷۷۹۷، اس پر امام حاکم نے بھی کوئی تبصرہ نہیں کیا اور امام ذہبی نے بھی سکوت کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں نبی مکرم ﷺ سر رکھے ہوئے محو استراحت تھے اور وحی نازل ہو رہی تھی۔ اس میں اتنی تاخیر ہوئی کہ سورج غروب ہوگیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر رہ گئی۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! سورج بھی تیرا مطیع ہے اور علی بھی تیرے نبی کی اطاعت میں تھا۔ اس کی نماز عصر رہ گئی ہے۔

اس لیے سورج کو حکم فرما کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ سورج واپس آیا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی۔''[1]

ہمارے ہاں دین کے نام پر جو بھی کہہ دیا جائے، اسے بلا تحقیق ماننے کا رواج ہے۔ دوسرے یہ کہ قصہ گو واعظین کے لیے اس قسم کے بے سروپا قصوں میں لوگوں کے دلوں کو لبھانے کے لیے بہت سامان ہوتا ہے، اس لیے لوگ سوچے سمجھے بغیر اس قسم کی باتوں کو سچ مان لیتے ہیں اور سر دھنتے ہیں۔ حالانکہ معمولی سی عقل رکھنے والا بھی سرسری سا غور و فکر کرنے کے بعد اس قصے کو بے سروپا سمجھ لے گا۔ سنداً تو یہ جھوٹے قصوں میں ہے ہی، درایتاً بھی اس کا موضوع ہونا واضح ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ اس روز نبی کریم ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی تھی؟ بلاشبہ آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی تو اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہاں تھے؟ کیا وہ جماعت سے غیر حاضر تھے؟ یہ تو ہوسکتا ہے کہ روپے پیسے کے لالچ میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانے والے قصہ گو نماز باجماعت سے غافل ہوں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز

---

[1] مختلف کتب میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے سورج کے واپس آنے کی یہ روایات آئی ہیں اور ساری کی ساری غیر ثابت شدہ اور موضوع روایات ہیں۔ ان روایات کے متن اور اسانید پر مفصل بحث کے لیے ملاحظہ فرمائیے:

سیرت النبی ﷺ از امام ابن کثیر جلد ۳، ص: ۳۸۱ تا ۳۹۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے غافل ہوں.....؟ اللہ کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں۔ اس لیے یقیناً حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس نمازِ عصر میں حاضر ہوں گے جو نبی کریم ﷺ نے ادا فرمائی ہوگی۔

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز باجماعت سے کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے، تو جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کی گود میں سر رکھنے لگے، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیوں نہ فرمایا کہ ابھی میری نماز عصر رہتی ہے؟ جبکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس کی نماز عصر فوت ہوگئی گویا اس نے اپنے اہل وعیال اور مال و دولت کو تباہ و برباد کرلیا۔ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسے فرمانِ نبوی کا پاس ولحاظ تھا؟ اگر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے عرض کرتے کہ ابھی میری نماز عصر رہتی ہے تو کیا ایسا ممکن تھا کہ نبی کریم ﷺ انھیں نمازِ عصر سے روکتے اور کہتے کہ بعد میں پڑھ لینا؟ ناممکن.....قطعاً ناممکن۔

آپ ان احادیث کا مطالعہ کریں، جن میں وحی الٰہی کے نزول کا ذکر ہے، کوئی وحی آپ کو اتنی طویل نہیں ملے گی کہ جس کا دورانیہ دو سے تین گھنٹے ہو۔ جبکہ نماز عصر کا کم سے کم دورانیہ بھی سردیوں میں دو گھنٹے سے زائد ہوتا ہے۔ اب کیا نبی کریم ﷺ اتنی دیر حضرت علی کی گود میں سر رکھ کر سوئے رہے یا آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی؟

اگر لمحے بھر کے لیے مان بھی لیا جائے کہ ایسا ہی ہوا تھا تو سوال یہ ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ اور آپ کے کچھ اصحاب کو مشرکین نے اس حد تک مشغول رکھا کہ آپ ﷺ کی نماز عصر قضا ہوگئی۔ سورج غروب ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے پہلے نماز عصر ادا فرمائی اور پھر نماز مغرب۔ اگر حضرت نبی کریم ﷺ کی دعا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج واپس آسکتا تھا تو خود

❶ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب اثم من فاتته العصر، حدیث: ۵۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے خندق کے روز کیوں واپس نہ آیا؟ اس بات کو سمجھنے کے لیے فہم وفراست کے کس درجے کی ضرورت ہے؟

اگر مان بھی لیا جائے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج واپس آیا تھا تو سوال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کم وبیش دو مرتبہ نماز فجر قضا ہوئی کہ آپ سفر میں تھے، بیدار نہ ہو سکے اور سوئے رہ گئے۔ اس وقت آپ ﷺ کے لیے سورج واپس کیوں نہ گیا؟ اور رات کیوں نہ لوٹ آئی کہ اللہ کے حبیب ﷺ نماز فجر اپنے وقت پر ادا فرما لیتے؟

یہ بات یاد رہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی نماز فجر اور نماز عصر قضا ہوئیں تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس وقت سورج کی گردش کیوں نہ تھمی؟

اس لیے قصہ گو واعظین اور من گھڑت واقعات کے دلدادہ ذاکرین کی باتوں پر سر دھننے کی بجائے کچھ غور وفکر کر لیا جائے تو ان لوگوں کی پھیلائی ہوئی بہت سی گمراہیوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

۴۔ باوضو سونے والے کی موت شہادت؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے، اس حدیث کے متن کا کچھ حصہ صحیح سند سے بھی مروی ہے لیکن ساری حدیث ضعیف سند سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ ہجرت کر کے آئے تو انصار نے آپ کی خدمت میں مختلف تحائف پیش کیے۔ میری والدہ محترمہ بھی مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں۔ میں اس وقت آٹھ سال کا تھا۔ والدہ عرض کرنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں نے تو آپ کو قسما قسم کے تحائف پیش کیے ہیں لیکن میرے پاس آپ کو دینے کے لیے اور کچھ نہیں، صرف یہ میرا بیٹا ہی ہے اور آپ کی خدمت کے لیے وقف ہے۔ یہ آپ کو شکایت اور غم نہیں دے گا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔ اس عظیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعزاز پر اس کائنات کی ساری دولت قربان۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے میری کسی فروگذاشت پر کبھی مجھے مارا نہ ڈانٹا۔ نہ کبھی خلق مجسم ﷺ کے ماتھے پر شکن آئی۔ حالانکہ انس رضی اللہ عنہ نے آٹھ سے اٹھارہ سال تک کا لڑکپن اور نوجوانی کا زمانہ نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں گزارا۔ اس عمر میں ایک خادم سے آقا کی خدمت میں کمی کوتاہی ہونا تو عام سی بات ہے۔ اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ نبی مشفق ﷺ مجھے کسی کام سے بھیجتے تو میں باہر آ کر اپنے ہم جولیوں سے کھیلنے لگ جاتا۔ آقا ﷺ میرا انتظار کرنے کے بعد باہر تشریف لاتے۔ مجھے کھیلتے دیکھ کر پیار سے میرا کان مروڑتے اور فرماتے: تم ابھی تک یہیں ہو.....''

سبحان اللہ! اب تو یہ صرف باتیں ہی رہ گئی ہیں۔ ہمارا عمل اسوۂ حسنہ کے برعکس ہو چکا ہے۔ نہ خادموں کو تمیز اور نہ مالکوں میں تحمل و بردباری۔ بہرحال ایمان کو جلا بخشنے والے اس قصے کو سمیٹتے ہوئے اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آقا علیہ السلام نے مجھے ان الفاظ میں وصیت فرمائی:

''بیٹا! وضو مکمل کرو، تیری عمر میں اضافہ ہوگا، اور تیرے فرشتے محافظ ونگہبان تجھ سے محبت کریں گے۔

بیٹا! اگر طاقت رکھتے ہو کہ باوضو ہو کر سو جاؤ تو اس طرح ضرور کرو کیونکہ جس کو باوضو حالت میں موت آ جائے تو اسے شہادت کا مرتبہ ملے گا..... آخر حدیث تک۔'' [1]

---

[1] معجم صغیر للطبرانی، کتاب المناقب، حدیث: ۸۹۳، لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ قابل استدلال نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ روزے کی حالت میں سرمہ لگانا؟

امام ابو داؤد نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت معبد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اثمد سرمہ خوشبو ملا ہوا رات سوتے وقت لگایا جائے اور فرمایا: کہ روزہ دار اس سے اجتناب کرے یعنی روزے کی حالت میں سرمہ نہ لگائے۔'' ❶

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس لیے یہ دلیل نہیں بن سکتی۔ صحابہ اور تابعین کا عمل بھی اس کے برعکس ملتا ہے۔ اس لیے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ عام دنوں میں نبی کریم ﷺ کا سونے سے پہلے معمول اثمد سرمہ لگانا تھا۔ جیسا کہ حدیث شریف سے معلوم ہو رہا ہے۔ ❷

۶۔ رات کو زیادہ سونا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا: اے سلیمان! رات کو بہت زیادہ نہ سویا کرو، بے شک رات کو زیادہ سونا بندے کو قیامت کے دن فقیر کر کے چھوڑ دے گا۔'' ❸

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب فی المکحل عندالنوم للصائم، حدیث: ۲۳۷۷. یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں نعمان بن معبد راوی مجہول الحال ہے۔

❷ ملاحظہ فرمائیے اس کتاب کا صفحہ نمبر ۳۱۔

❸ معجم صغیر للطبرانی، کتاب الأدب، حدیث: ۷۶۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 21

سوتے وقت کے کچھ عملیات

اللہ رب العزت کی توفیق سے گذشتہ صفحات میں کتاب وسنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی۔ اس بات کا شدت سے اہتمام کیا گیا کہ کوئی غیر مستند یا ضعیف روایت شامل نہ ہو۔ اب آپ ملاحظہ فرمایئے ''روحانیت'' کے نام پر چند معروف مصنفین کی کتب میں موجود ایسے عملیات جو سوتے وقت یا نصف شب کے بعد کیے جاتے ہیں یا جن کا تعلق نیند سے ہے۔ پھر آپ یہ بھی سوچئے کہ ان عملیات کا اسلام جیسے پاکیزہ دین کی پاکیزہ تعلیمات سے کیا تعلق اور واسطہ ہے؟

ان عملیات کے حوالے نہیں دیے جا رہے۔ اس لیے کہ تعویذات کی دُنیا میں یہ چلن عام ہے۔ آپ کوئی بھی کتاب اُٹھائیں۔ آپ کو ان میں وہ کچھ ملے گا کہ اللہ کی پناہ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عملیات کی دُنیا میں کمال درجے کی فرقہ وارانہ یکجہتی پائی جاتی ہے۔ کسی بھی مسلک کے عامل کی تصنیف ہو، اس میں ملتے جلتے عملیات پائے جاتے ہیں۔ ان چند عملیات کے حوالوں سے گریز اس لیے بھی مناسب سمجھا کہ براہِ کرم اس تحریر کو فرقہ وارانہ تناظر میں نہ دیکھا جائے۔

ا۔ (عمل برائے) محبت وخواب بندی:

اس دعا کو لکھ کر روئی کی شاخ میں کر کے آب جاری میں ڈالے، محبوب عاشق ہوگا اور اس کی نیند ختم ہو جائے گی۔

﴿فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام وهو على من ربه فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله ان اعطينك الكوثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر﴾

اب آپ ذرا اس عربی عبارت پر غور فرمایئے!

﴿فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام﴾

یہ سورۃ الانعام کی آیت مبارکہ ۱۲۵ کے ابتدائی الفاظ ہیں۔ اس کے بعد وھو علی من ربه فویل یہ اس آیت میں نہیں۔ بلکہ کسی اور آیت مبارکہ میں بھی نہیں۔

اس کے بعد سورۃ الحج کی آیت مبارکہ ۵۳ میں یہ دو لفظ والقاسیه قلوبهم تو ملتے ہیں لیکن من ذکر اللّٰه یہ کسی بھی آیت میں نہیں۔ اس کے بعد سورۃ الکوثر اپنے محبوب کو اپنا عاشق بنانے اور اس کی نیندیں اڑانے والے اس عمل کا حصہ بنائی گئی ہے۔

آیاتِ قرآنیہ کی اہانت

قارئین کرام!

قطع نظر اس کے کہ یہ عمل کس کتاب میں درج ہے اور کون اس عمل کا اختراع کرنے والا ہے، سوال یہ ہے کہ آیات قرآنیہ کے ساتھ اس قسم کا سلوک قرآن کریم میں تحریف کے مترادف نہیں؟ اگر یہودی ''الفرقان'' نامی کتاب میں ایسا کریں تو وہ مجرم اور مسلمان مولوی تعویذات وعملیات کے نام پر آیات قرآنیہ مبارکہ مقدسہ کے پرخچے اڑا دیں، مختلف آیاتِ مبارکہ کو ایک دوسرے سے خلط ملط کرلیں تو ہم پھر بھی حاجی نمازی متقی مسلمان..... اللہ رب العزت کی پناہ ایسے عمل سے۔

کیا قرآن کریم اس مقصد کے لیے نازل ہوا تھا کہ لوگوں کی نیندیں ختم کر دی جائیں اور نیند بھی عشق و عاشقی کے لیے؟ تف ہے ان لوگوں پر جو قرآن کریم کی آیات مبارکہ کے ساتھ ایسا گھناؤنا سلوک کرتے ہیں۔ یہ تو انسانیت کے بھی خلاف ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق کے بھی منافی۔ رہی بات محبت کی تو اس پاکیزہ جذبے میں ایسے سفلی اور منفی رجحانات، ان عاملوں پر شیطان کے غلبے، ان کی دماغی خرابی اور ذہنی افلاس کی عکاسی کرتے ہیں۔

۲۔عمل خاص درخواب:

رات سوتے وقت کا یہ خاص عمل ہے جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔اور یہ عمل ''ان'' کا ہے، جن کے ہاں اپنے مخالفین کو بے ادب، گستاخ، بدعقیدہ اور کافر کہنے کا چلن عام ہے۔ اب آپ درج ذیل عمل ملاحظہ فرمائیے، جو اعلیٰ حضرت کے ہاں ''عمل خاص'' کا درجہ رکھتا ہے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ بے ادبی اور گستاخی کس کے ہاں پائی جاتی ہے۔ لکھتے ہیں:

''یہ نقش ۴ عدد لکھ کر چار پائی کے پایوں کے نیچے ایک ایک رکھے اور ۴۱ بار کہے [کالی چمڑی بس بھری انت فی امری] پھر کہے: اے ہم زاد! اگر خواب میں آ گاہ نہ کیا تو قیامت میں دامن گیر ہوں گا۔''

اس نقش میں اپنا اور والدہ کا نام لکھنا ہوگا اور اپنا منصب بھی درج کرنا ہوگا۔

اب اگر کسی شخص کا نام شیخ عبدالقادر جیلانی کی نسبت سے عبدالقادر ہو اور اس کی والدہ کا نام امہات المؤمنین یا بنات رسول یا کسی اور محترم ہستی کے نام پر ہو تو پھر اس نقش پر عمل کیسے کیا جائے گا؟ ذرا سوچیے!

چار پائی کے ہر پاؤں کے نیچے (نعوذ باللہ) ایک کاغذ جس پر نام عبدالقادر، والدہ کا نام عائشہ، حفصہ یا فاطمہ درج ہو، تو پھر اسے کیا کہیں گے؟ دنیا میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ''محمد'' ہے۔ مسلمانوں کے نام محمد، عبداللہ اور عبدالرحمٰن وغیرہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح خواتین کے نام بھی ہیں۔اب بتلائیے چار پائی کے چاروں پایوں کے نیچے اس طرح کے نقش رکھنا بے ادبی، گستاخی اور توہین ہے یا نہیں؟ یہ کسی اہل حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی کا تجویز کردہ نقش تو نہیں۔ یہ تو انہوں نے تجویز فرمایا کہ جن ایسا ''با ادب'' شاید ہی کوئی ہو۔ حضرت کا پاس ادب ہے، اس لیے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں لکھتا۔

اس نقش میں اپنے ہم زاد سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم نے آگاہ نہ کیا تو روزِ قیامت تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ۔ سبحان اللہ!

ہم زاد کسے کہتے ہیں؟

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی.....؟ فرمایا: ہاں۔ میرے ساتھ بھی شیطان تھا لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی، اب وہ میرا مطیع و فرماں بردار ہے، یعنی وہ مسلمان ہے۔'' [1]

اب.....؟؟؟

اب ہم کیا لکھیں؟؟

اللہ کے بندو! اس شیطان کو ہی تو ہم زاد کہتے ہیں اور اس ''تعویذ مبارک'' میں، رات کے اس خاص عمل میں اس شیطان سے مدد طلب کی جارہی ہے کہ اے ہم زاد (یعنی شیطان)! تو ہمیں ہمارے خواب میں آگاہ کردے۔

اللہ رب العزت کی ایک بار نہیں، ہزار بار پناہ ایسے نقش اور ایسے خاص عمل سے۔

۳۔ برائے افشائے راز:

یہ نقش لکھ کر اس کے نیچے یہ آیت لکھے اور سوتی ہوئی عورت کے سینے پر رکھے۔ عورت سب راز کہہ دے گی۔ آیت یہ ہے:

[1] صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلوٰۃ، باب ضم العقبین فی السجود، حدیث: ٦٥٤۔ اس کی سند صحیح ہے۔ (شیخ البانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ○ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ○﴾ (البقرۃ: ۷۲، ۷۳)

نقش کے چاروں اضلاع میں خلفاء راشدین کے اسماء گرامی درج ہیں اور چاروں کونوں میں یا جبرائیل، یا عزرائیل، یا اسرافیل، یا میکائیل درج ہے۔ اس کے علاوہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ، لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ، لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ درج ہے۔

ہم اس بات پر بھی تبصرہ نہیں کرتے کہ جبرائیل علیہ السلام و دیگر ملائکہ کے اسماء حرف نداء کے ساتھ نقش کا حصہ بنانے کا مطلب کیا ہے؟ نہ ہی ہم ملک الموت کو عزرائیل کے نام سے پکارنے پر یہ سوال کریں گے کہ کس کتاب میں ملک الموت کا نام عزرائیل ہے۔ اس لیے کہ ہم کم علم ان معرفت کی باتوں کو کیا جانیں۔

لیکن جو بات پوچھنے کی ہے وہ یہ کہ سوئی ہوئی عورت کے سینے پر نقش رکھنا کیسا ہو گا؟ کون یہ کام کرے گا؟ عورت کون ہو گی؟ وہ نقش رکھنے والے کی ماں ہو گی یا بہن؟ بیوی ہو گی یا بیٹی؟ ظاہری بات ہے کہ سوئی ہوئی عورت برقعہ پہن کر، نقاب اوڑھ کر تو نہیں سو رہی ہو گی۔ وہ تو اپنے شب خوابی کے لباس میں ہو گی یا عام کپڑوں میں۔ اس حالت میں کیا شرعی اعتبار سے یہ مناسب ہو گا کہ اس کے سینے پر نقش رکھا جائے؟ اگر وہ شادی شدہ ہو تو چلیں یہ فرض کر لیتے ہیں کہ اس کا شوہر یہ نقش رکھ دے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی ماں، بہن یا بیٹی کی نیند کے دوران یہ عمل کرے تو کیسا لگے گا؟ ایسا سوچتے وقت ہی حیا آتی ہے۔ مگر عملیات و تعویزات کی دنیا میں ان احساسات کا کیا کام؟ شاید اسی لیے یہ نقش عملیات کی کتب میں پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ پردۂ غیب تک رسائی:

جب انسان سنت سے روگردانی کرتا ہے تو وہ لامحالہ شیطان کے لیے ایک آسان شکاری بن جاتا ہے۔ پھر سنت کی جگہ بدعت اور مسنون عمل کی جگہ من گھڑت عملیات لے لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے رات کے معمولات اور مسنون ادعیہ و اذکار آپ گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما چکے۔ اب درج ذیل ''روحانی عمل'' ملاحظہ فرمایئے اور خود ہی سوچئے کہ ایسے عملیات کا سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا واسطہ ہے؟

''آیت کریمہ سلام قولا من رب الرحیم باوضو پاک بستر پر تین سو مرتبہ، اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سو جائیں۔ خواب میں ظاہر ہوگا۔''

اس کے علاوہ بھی سوتے وقت کے عملیات ہیں، جن میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مریض کا حال معلوم ہوگا کہ صحت ہوگی یا نہیں۔ حاملہ کا حال معلوم ہوگا، خزانہ کہاں دفن ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کے عملیات کا جو بھی نتیجہ ظاہر ہو، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

یہ سب خواب اور خیال کی باتیں ہیں جن کی کوئی بنیاد کتاب و سنت سے نہیں ملتی۔

۵۔ مسنون اور من گھڑت استخارہ میں فرق:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی دعا اس طرح یاد کراتے تھے جیسے قرآن کریم کی آیت مبارکہ۔

اب مسنون استخارہ تو یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کی جائے اور استخارہ کی وہ دعا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی جائے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو یاد کرائی۔ ❶ لیکن جب مسنون اعمال سے گریز کی راہ اختیار کی جائے تو پھر جس کے جی میں جو آئے وہ کرے۔ پھر تو دین نبوی تعلیمات کا نام نہ رہا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) تعویذات وعملیات کی کتب میں آپ کو ایسی بے شمار مثالیں ملیں گی، جن میں مسنون اوراد و وظائف کی بجائے خدا جانے کس کے گھڑے ہوئے وظائف کی طرف لوگوں کو ترغیب دی جاتی ہے۔ مثلاً ''استخارہ'' کے عنوان سے ایک کتاب میں درج ہے کہ:

---

❶ استخارہ کی نبوی دعا درج ذیل ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ))

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر و بھلائی کا طالب ہوں، اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم کا طلب گار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھ میں کوئی قدرت نہیں، اور (ہر قسم کا) علم تجھ کو ہی ہے، اور میں کچھ نہیں جانتا، اور تو تمام پوشیدہ باتوں سے باخبر ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے بہتر ہے، یا میرے لیے وقتی طور پر یا انجام کے اعتبار سے یہ (خیر ہے) تو اسے میرے مقدر میں کر، اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر، اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے، یا پھر میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور میرے انجام کے اعتبار سے برا ہے، تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے بھی اس سے دور کر دے، پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے جہاں بھی وہ ہو، اور اس سے مجھے اطمینان قلب بھی نصیب فرما۔''

صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، حدیث: ٦٣٨٢.

اب خدا جانے اس میں کیا مصلحت، حکمت یا معرفت اور صحیح ترین الفاظ میں ''جہالت'' ہے کہ ان ''ادب شناس'' لوگوں نے رسول رحمت ﷺ کی سکھلائی ہوئی دعا کے متبادل خود ساختہ استخارے تراش لیے۔ اللہ رب العزت کی پناہ اس بے ادبی سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''۱۵ بار درود شریف پڑھیے اور ثواب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح کو بخشیے بروز جمعرات یہ عمل کرے کہ غسل کر کے لباس تبدیل کرے، خوشبو لگائے، دن میں روزہ رکھے تو زیادہ بہتر ہے۔ ۱۱ بار درود شریف پڑھ کر یا بدیع العجائب یاکاشف الغرائب ۱۱ سو بار پڑھے۔ پھر بغیر کلام کے سو جائے۔ جو مقصد ہو ان شاء اللہ خواب میں معلوم ہو جائے۔''

اب بتایئے اس عمل کا کتاب وسنت سے کیا تعلق ہے؟ اس کو استخارہ کہنا درست ہے؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو رات سوتے وقت اس قسم کے استخارے کی تعلیم دی؟ یہ کس شریعت کا ''استخارہ'' ہے؟ شریعت محمدیہ میں تو ایسے کسی استخارے کا پتا نہیں چلتا۔ شیخ جیلانی سے پہلے جو مسلمان اس دنیا میں آئے، انہوں نے کس کی روح کو استخارہ کے لیے ثواب بخشا؟ وہ بے چارے تو پھر محروم ہی رہے۔ اس لیے کہ انہیں کیا معلوم شیخ جیلانی کون تھے۔

افسوس! ان لوگوں نے اسلام کی پاکیزہ اور مصفّٰی تعلیمات میں قدم قدم پر ملاوٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔ شاید ان کے لیے نبوی تعلیمات کافی نہیں۔ لیکن الحمد للہ ہمیں کتاب وسنت سے باہر قدم رکھنے کی بھی حاجت نہیں۔ ہمارے تمام مسائل کا حل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوراد و وظائف میں موجود ہے۔ ہمارے لیے یہی بہت ہے۔

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراجع ومصادر

اس کتاب کی تیاری میں توفیقِ الٰہی سے درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا:

۱۔ قرآن کریم

۲۔ تفسیر ابن کثیر، ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی، طبع مکتبہ قدوسیہ، لاہور

۳۔ تیسیر القرآن، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، مکتبۃ السلام، لاہور

۴۔ تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن، ڈاکٹر لقمان سلفی، دار الداعی الریاض، سعودی عرب۔

۵۔ توضیح القرآن، مولانا عبدالرشید، نظر ثانی مفتی عبید اللہ عفیف، طبع مکتبہ قدوسیہ

۶۔ صحیح بخاری طبع دار السلام

۷۔ صحیح بخاری ترجمہ وشرح مولانا داؤد راز دہلوی طبع مکتبہ قدوسیہ لاہور۔

۸۔ صحیح مسلم طبع دار السلام

۹۔ صحیح مسلم شرح نووی، طبع دار ابن حزم، بیروت

۱۰۔ صحیح مسلم ترجمہ وفوائد علامہ وحید الزماں، طبع مکتبہ اسلامیہ لاہور

۱۱۔ جائزۃ الاحوذی فی التعلیقات علی سنن الترمذی، طبع ادارۃ البحوث الاسلامیۃ بالجامعۃ السلفیہ، بنارس الہند۔

۱۲۔ جامع ترمذی ترجمہ علامہ وحید الزماں، طبع نعمانی کتب خانہ لاہور

۱۳۔ سنن ابو داود، تحقیق شیخ زبیر علی زئی، طبع دار السلام

۱۴۔ سنن ابو داود، ترجمہ ابو انس سرور گوہر، طبع مکتبہ قدوسیہ لاہور

۱۵۔ سنن نسائی، تحقیق شیخ زبیر علی زئی، طبع دار السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ سنن ابن ماجہ تحقیق شیخ زبیر علی زئی، طبع دار السلام
۱۷۔ موطا امام مالک طبع نعمانی کتب خانہ، لاہور
۱۸۔ الفتح الربانی (مسند امام احمد بن حنبل) طبعہ انصار السنہ، لاہور
۱۹۔ صحیح ابن خزیمہ، طبع دار الکتب السلفیہ، اردو بازار لاہور
۲۰۔ مسند حمیدی مترجم، طبع مکتبہ رحمانیہ، لاہور
۲۱۔ مستدرک للحاکم، طبع شبیر برادرز، لاہور
۲۲۔ سنن دارمی، تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی، طبع دار المغنی، سعودی عرب
۲۳۔ سنن دارمی اردو، طبع الفرقان ٹرسٹ، لاہور
۲۴۔ معجم صغیر طبرانی، طبع انصار السنہ، لاہور۔
۲۵۔ صحیفہ ہمام بن منبہ، طبع انصار السنہ، لاہور
۲۶۔ شمائل ترمذی، طبع انصار السنہ، لاہور
۲۷۔ السنہ امام مروزی، طبع انصار السنہ، لاہور
۲۸۔ مختصر ترغیب والترہیب، طبع رضیہ شریف ٹرسٹ، لاہور
۲۹۔ الادب المفرد، طبع مکتبہ اسلامیہ، لاہور
۳۰۔ نبوی اخلاق واداب زندگی، ترجمہ الادب المفرد طبع مکتبہ رحمانیہ، لاہور
۳۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ، طبع انصار السنہ، لاہور
۳۲۔ صحیح الجامع الصغیر
۳۳۔ عمل الیوم واللیلۃ، امام نسائی، طبع بیروت
۳۴۔ مشکوۃ المصابیح، طبع مکتبہ محمدیہ لاہور
۳۵۔ سلسلہ الاحادیث الصحیحہ، طبع مکتبہ قدوسیہ، لاہور
۳۶۔ سلسلہ احادیث صحیحہ، طبع انصار السنہ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔ سیرت النبی، امام ابن کثیر، طبع مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور
۳۸۔ سیرت ابن ہشام، طبع مکتبہ رحمانیہ، لاہور
۳۹۔ رحمۃ للعالمین، قاضی سلیمان منصور پوری، ادارہ الحرمین، فیصل آباد
۴۰۔ الرحیق المختوم اردو، طبع مکتبہ سلفیہ، لاہور
۴۱۔ الصادق الامین، ڈاکٹر لقمان سلفی، طبع مکتبہ الفرقان، لاہور
۴۲۔ سیرت انسائیکلو پیڈیا، طبع دار السلام، الریاض
۴۳۔ سیرت النبی، ڈاکٹر علی محمد صلابی، طبع: دار السلام الریاض
۴۴۔ اطلس سیرت النبی ﷺ، ڈاکٹر شوقی ضیف، دار السلام، الریاض
۴۵۔ حدیث وفا، تالیف مفتی محمد سعید خان، طبع ندوۃ المصنفین، ٹریٹ (مری)
۴۶۔ عالم آخرت، تالیف، ڈاکٹر عبدالرحمٰن العریفی، طبع دار السلام، الریاض
۴۷۔ غایۃ المرید فی شرح کتاب التوحید، طبع دار السلام
۸۸۔ اذکارِ نافعہ، تالیف پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، طبع دار النور، اسلام آباد
۴۹۔ رزق کی کنجیاں، تالیف پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، طبع دار النور، اسلام آباد
۵۰۔ جھوٹ کی سنگینی، تالیف پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، طبع دار النور، اسلام آباد
۵۱۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے، تالیف پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، طبع دار النور، اسلام آباد
۵۲۔ الاوفاق، تالیف امام غزالی، ترجمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

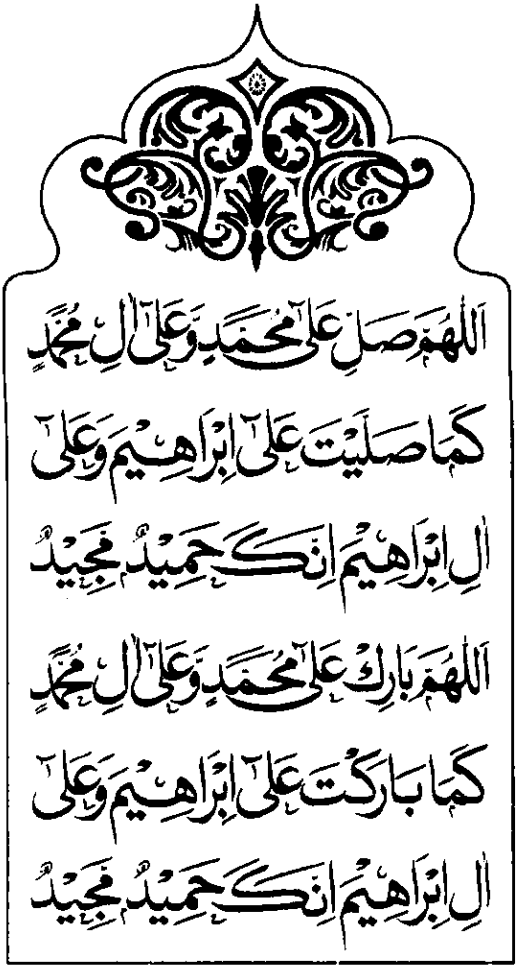

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کتاب کے کچھ موضوعات

- سونے سے پہلے کچھ ضروری کام
- سونے کے آداب
- بستر پر جانے کے بعد معمولاتِ نبوی
- بستر پر جانے کے بعد مسنون اذکار
- نیند سے بیداری
- نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز اور آپ ﷺ کے رات کے معمولات
- نمازِ تہجد، نمازِ وتر اور نیند کے احکام و مسائل
- جادو، جنات اور شیاطین سے بچاؤ کی نبوی تدابیر
- نبی کریم ﷺ کے خواب اور بعض خوابوں سے اصلاحِ عقیدہ کے کچھ اہم نکات
- نبی رحمت ﷺ کی راتیں
- نبی کریم ﷺ میدانِ جہاد میں
- بعض راتوں میں پیش آنے والے واقعات سے فکر و عقیدہ کی اصلاح کے مقامات کا بیان

DAR-UL-MARIFA

ISBN: 978-969-9852-08-4